آیاتِ ربّانی و فرامینِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

لعنتی کون

عبدالمنان راسخ

60

لعنتی کون؟

فرموداتِ ربانیہ ☆ ارشاداتِ نبویہ

کی روشنی میں

فرامین ربانی اور ارشادات نبوی ﷺ کی روشنی میں

عبدالمنان راسخ

العبد المفتقر الی اللہ الغنی

فہرس

استاذ المشائخ کے قلم سے

حامداً ومصلیاً ومسلماً

عزیزم جناب مولانا عبدالمنان راسخ فیصل آبادی حفظہ اللہ تعالیٰ نوعمری میں ہی تالیف وتصنیف کی طرف راغب ہیں اور الحمدللہ صحت کا التزام کرتے ہوئے علمی وتحقیقی مواد سپرد قلم کرنا ان کی امتیازی خوبی ہے۔ زادہ اللہ علماً

مولانا موصوف نے مجھے زحمت دی کہ میں ان کی زیر نظر کتاب کو دیکھوں اور اس اہم مسئلہ کے متعلق کچھ احباب کے سامنے عرض کروں۔ جس مسئلہ کو انہوں نے اس وقت مسلم معاشرہ کے سامنے پیش کیا ہے یہ ہر گھر اور ہر فرد کا مسئلہ ہے۔ مولانا نے اس مسئلہ پر قلم اٹھا کر لوگوں کو دعوت فکر دی ہے کہ وہ لعنت کے اسباب سے مکمل اجتناب واحتراز کریں۔ بعض اوقات ہمیں کسی مسئلہ کی اہمیت کا احساس نہیں ہوتا مگر جب کوئی مضمون، رسالہ یا کتاب نگاہ سے گذرتی ہے تو پھر احساس ہوتا ہے کہ ہمیں یہ گناہ نہیں کرنے چاہئیں اور اگر ہو جائیں تو فوراً توبہ کر کے گناہ صاف کر لینے چاہئیں۔

خصوصیات کتاب: زیر نظر کتاب میں مولانا نے علمی وتحقیقی انداز کو مدنظر رکھتے ہوئے چند اہم خصوصیات کا التزام کیا ہے۔

1)...... انہوں نے جو احادیث جمع کی ہیں وہ سب کی سب صحیح ہیں، ضعیف حدیث سے انہوں نے مکمل اجتناب کیا ہے، اور اس پر فاضل نوجوان کو جتنی شاباش دی جائے کم ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے ہاں اس بات کا بہت کم خیال رکھا جاتا ہے اور خصوصاً واعظ حضرات تو اس امر کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے سٹیج پر وہ کیفیت نہیں جو اس سے ربع صدی قبل ہوا کرتی تھی اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

2)...... حوالہ جات کا انہوں نے بڑی خصوصیت سے اہتمام کیا ہے کتاب، باب اور حدیث کی نمبرنگ کا بھی انہوں نے خاصا خیال رکھا ہے جس سے اصل مصدر تک پہنچنا آسان ہوتا ہے۔ اور اس کا عموماً خیال نہیں رکھا جاتا۔

3)...... فاضل مؤلف نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے جامعیت وافادیت کا بھی مکمل خیال

رکھا ہے۔

4)......طباعت کی بھی ایک خوبی ہے، اغلاط سے بھی تالیف محفوظ ہے اور پھر انہوں نے حدیث کی عبارت کی تصحیح کا بھی اہتمام کیا ہے اور ضروری اعراب لگا کر عوام الناس کے لئے ایک سہولت پیدا فرمائی ہے۔

آخر میں احباب اور دوستوں کو دعوت عمل دیتا ہوں کہ وہ لعنت کے اسباب اختیار کرنے سے مکمل اجتناب کریں اور یہ ملحوظ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ، جناب نبی کریم ﷺ، ملائکہ اور عام لوگوں کی جس پر لعنت ہوگی اس کا بھلا کیسے ہوگا......؟

اس ضمن میں ایک بات کی مزید توضیح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں جذباتی طور پر عموماً کہہ دیا جاتا ہے کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہے تو میرے اوپر خدا کی لعنت ہو یا کسی کو کہنا کہ فلاں آدمی لعنتی ہے، یا کہنا کہ جا بھائی تو تو لعنتی آدمی ہے یا لکھ دی لعنت یا اس قسم کے دیگر جملے اور محاورے بولے جاتے ہیں ان سے مکمل پرہیز ضروری ہے۔ کیونکہ لعنت کا معنی ہے ﴿اَلْبُعْدُ عَنِ الرَّحْمَةِ﴾ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہونا اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوگا وہ تو ایک لمحہ کے لئے بھی سکون و راحت میں نہیں رہ سکتا اور اب ہمارے ہاں اکثر لوگ بے اطمینانی و بے سکونی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ بھلا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہ کر کون زندہ رہ سکتا ہے۔ ہمیں وہ اسباب اختیار کرنے چاہیں جن سے رحمت الٰہی ہماری معاون ثابت ہو میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت مولانا راسخ حفظہ اللہ تعالیٰ کو مزید ہمت و توفیق عنایت فرمائیں کہ وہ دین حنیف کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں اور ہمیں ارشادات ربانی و نبوی ﷺ پر عمل کی توفیق ملتی رہے اور ہم عمل کرتے رہیں اور ان کی جملہ تالیفات کو رب تعالیٰ قبول فرما کر آخرت کا ذخیرہ بنائیں۔

این دعاء از من واز جملہ جہاں آمین باد

العبد

محمد الیاس اثری ☆

6 ذوالحجہ 1424ھ

29 جنوری 2004ء

☆استاذ الخطباء والمدرسين ☆بقية السلف ☆شيخ الحديث والتفسير

☆رئیس ادارۃ العلوم الاثریہ و مرکز الاصلاح گوجرنوالہ

انتساب

اس عظیم نابغہ عصر شخصیت کے نام کہ
جنہوں نے مجھے قلم وقرطاس سے آشنا کیا
اور علم وتحقیق کے ذوق سے روشناس کرتے ہوئے
میدان تصنیف وتالیف کا خادم بنایا
میری مراد
اصولیٔ دوراں، مجتہد زمان، فائق الاقران

حافظ ثناء اللہ الزاهدی

دامت برکاتہم العالیۃ

اللہ تعالیٰ استاذ مشفق ومکرم کی تمام خدمات جلیلہ قبول فرما کر دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائے۔ آمین

عبدالمنان الراسخ
07-01-04

گزارشاتِ راسخ

إنّ الحمدللّٰه والصلوٰة والسلام علی رسول اللّٰہ وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ اجمعین امابعد ....

یہ کتاب بھی میری پہلی کتابوں کی طرح اللہ کے خاص فضل وکرم کا نتیجہ ہے اسی کی کرم نوازی اور توفیق نے مجھے کلمہ خیر لکھنے کی ہمت اور سعادت مرحمت فرمائی۔ فالحمدللّٰہ حمدًا کثیراً

یہ کتاب محض اللہ کی خوشنودی اور رضا کے بعد اس جذبۂ خیر سے مرتب کی گئی ہے کہ امت مسلمہ اور امت محمدیہ کے ہر فرد کو اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی ولعنت سے بچایا جائے۔

اور ایسے افراد جو دنیا کی رنگ رلیوں میں مست حدود اللہ کو پامال کر رہے ہیں اُن کو خبردار کیا جائے تاکہ وہ لعنت کی بجائے رحمت کے مستحق ٹھہریں۔ بحیثیت مسلم ہم سب پر لازم ہے کہ ہم ملعون کام کرنا تو درکنار اُن کی طرف دیکھنا بھی برداشت نہ کریں۔ کیونکہ جن اعمال واشیاء اور حرکات سے اللہ اور اس کے رسول کو نفرت ہے، اس سے نفرت کرنا ہم سب پر فرض ہے۔ اور جزوایمان ہونے کے ساتھ ساتھ تکمیل ایمان کے لئے شرط ہے۔ لیکن اس کے باوجود مسلم معاشرہ جس طرح لعنتِ الٰہی کی لپیٹ میں ہے ہر اہل فکر اُس سے اچھی طرح آگاہ ہے اور مزید آپ کتاب پڑھ کر حیران ہوں گے کہ ہم کس قدر رحمت الٰہی سے دور ہیں اور لعنت کے قریب تر ہیں۔ بلکہ اللہ اور اس کے قوانین و احکام کو چھوڑ کر ہم ملعونین کے پیروکار اور فرمانبردار ہیں اور لعنتیوں سے میل

ملاپ بہت بڑی سعادت سمجھتے ہیں جبکہ ہمیں وَالْبُغْضُ فِي اللهِ (اورنفرت اللہ کیلئے) کے تحت اظہار بیزاری کرنا چاہیے۔

مولائے رحمان ورحیم کی توفیق سے میں نے محدثین کرام رحمہم اللہ اجمعین کی محنتوں، کوششوں، کاوشوں اور قربانیوں کی قدر کرتے ہوئے مکمل طور پر صحیح احادیث کا التزام کیا ہے۔ بے لگام ہوتے ہوئے کتاب کی قیمت یا ضخامت بڑھانے کے لئے رطب ویابس اکٹھا نہیں کیا۔ اس رسالہ میں محدثین کرام کی جہود طیبہ، مساعی جمیلہ اور آراء صحیحہ کا مکمل احترام اور ادب کیا گیا ہے۔

آخر میں اپنے محترم بھائی محمد ابوبکر قدوسی، محمد عمر فاروق قدوسی حفظہما اللہ کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے حسب سابق خصوصی شفقت ومحبت فرماتے ہوئے دوسرے ایڈیشن کی طباعت کا اہتمام فرمایا۔ مولائے کریم ان کو ساتھیوں سمیت سلامت رکھے اور ان کے علم وعمل میں برکت فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیب علیہ السلام کی لعنت سے محفوظ فرمائے۔ ملعونین کی صحبت سے بچا کے رکھے اور اپنی رحمتوں، برکتوں، نوازشوں اور سعادتوں کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

أخوكم في الاسلام

العبد الفقير الى الله الغني

عبدالمنان بن عبدالرحمن راسخ

خادم السنة النبوية الشريفة

فيصل آباد، پاکستان

لعنت کیا ہے؟

یہ دھتکار اور پھٹکار کا عربی نام ہے اور اس کا مطلب اللہ کی رحمت سے دوری، بھلائی اور بہتری سے محرومی اور لوگوں کی طرف سے بیزاری و ملامت ہے۔ جس شخص پر اللہ اور اس کے رسول کی لعنت ہو اس کی دنیوی و اُخروی ذلت و رسوائی میں قطعاً کوئی شک وشبہ نہیں اور وہ خسارے ہی خسارے میں ہے۔

اور سورہ نساء آیت نمبر 52 میں فرمایا: ”اے پیغمبر! جس پر اللہ لعنت کر دے تو اس کا کوئی حامی و ناصر اور مددگار نہیں پائیگا“۔

امام مجد الدین مبارک المعروف امام ابن اُثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

﴿واصلُ اللّعنِ، الطّرْدُ وَالإبْعادُ مِنَ اللّٰهِ﴾ [1]

لعنت کا اصل مفہوم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری اور پھٹکار ہے۔

اہل لغت لکھتے ہیں کہ ﴿لَعَنَهُ اللّٰهُ ای طَرَدہ وابْعَدَهٗ مِنَ الْخَيْرِ﴾ فلاں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، یعنی اس کو اپنی رحمت سے دھتکار دیا اور بھلائی سے دور کر دیا ﴿واستحقَ العذاب فصار هَالكاً﴾ [2] اور وہ عذاب کا مستحق ٹھہرا اور ہلاک ہو گیا۔

اللہ ہم سب کو اپنی اور اپنے آخری رسول سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت سے محفوظ فرمائے اور جن کاموں کے کرنے پر لعنت پڑتی ہے اللہ تعالیٰ اُن سے بچنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے اور رحمتیں ہی رحمتیں حاصل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

---

[1] النهاية فی غريب الحديث ، مادہ لعن ج 4 ص 255، الموسوعة الفقهية جلد 35 صفحہ 272۔ [2] لسان العرب جلد 17 صفحہ 273، المعجم الوسيط جلد 2 صفحہ 835

لعنتی افراد اور مردود اشخاص

1 ابلیس پر لعنت:

ہمارے رحیم و کریم مولا نے سب سے پہلے سرکش و متکبر اور نافرمان جن، ابلیس پر لعنت کی جو کہ شیطان کے لقب سے بھی مشہور ہے۔ فرمان عالی شان ہے:

﴿وإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا o لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾ 1

''اور نہیں یہ پوجتے مگر مردود شیطان کو، اس پر اللہ نے لعنت کی، اور اس نے کہا میں تیرے بندوں میں سے مقرر حصہ ضرور لوں گا (یعنی گمراہ کروں گا)۔''

دوسرے مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ o وَّإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ﴾ 2

''اللہ نے کہا تو یہاں سے نکل جا، تو مردود ہے اور تجھ پر پھٹکار ہے روزِ جزاء تک''۔

مقامِ ثالث پر فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ﴾ 3

''اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت ہے''

---

1 سورۃ نساء، آیت 118، 2 سورہ حجر، آیت 34-35 3 سورہ ص، آیت 78

ان قرآنی نصوص سے واضح ہوا کہ ابلیس ملعون من اللہ ہے اور اس کے لعنتی ہونے میں کوئی شک نہیں ...... لیکن

مقامِ غور ہے کہ ابلیس پر لعنت کیوں ہوئی؟

قرآن وحدیث کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ وجہ لعنت صرف اور صرف نافرمانی تھی حکم الٰہی کے سامنے جھکنے کی بجائے سرکشی وتکبر سے کام لیا جس کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے رحمت الٰہی سے محروم ہوگیا۔ تو کیا جس جرم کی پاداش میں وہ ملعون ٹھہرا وہ ہم میں تو نہیں؟ کیا ہم احکامات الٰہیہ کی نافرمانی تو نہیں کرتے؟ اگر کرتے ہیں تو ہمیں باز آجانا چاہیے کیونکہ نافرمانی سے لعنت پڑتی ہے۔ اور رحمت دور کردی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں تکبر، سرکشی اور نافرمانی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

پھر اگر ابلیس لعنتی ہے تو رب رحمٰن کے مقابلہ میں لعنتی کی بات نہیں ماننی چاہیے اور جو کام لعنتی کو پسند ہیں وہ نہیں کرنے چاہیں۔

مگر افسوس کہ آج ہم ہر وہ کام کرتے ہیں جس سے لعنتی خوش ہو اور خالق ومالک رحمٰن ناراض ہو۔

یاد رہے! حدود اللہ کو پامال کرنے والے، اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑانے والے، فحاشی وبے حیائی کو فروغ دے کر اللہ تعالیٰ کے واضح حکم ٹھکرانے والے اور اس پر اترانے والے قیامت کے روز ابلیس کے ساتھ ہوں گے اور ذلت سے ان کی آنکھیں جھکی ہونگی۔ اور چہرے سیاہ ہوں گے اللہ تعالیٰ دنیا کی رو میں بہتے ہوئے آوارگی کی زندگی سے محفوظ فرمائے اور باضابطہ حکم الٰہی کا پابند اور فرمانبردار بننے کی توفیق عطا فرمائے............ آمین ثم آمین

2 ھود علیہ السلام کی قوم عاد پر لعنت:

اللہ جل شانہ قوم عاد کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ، اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ، اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ﴾ 1

"اور دنیا میں بھی انکے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دِن بھی، خبردار یقیناً قوم عاد نے اپنے رب کا انکار کیا، ھود کی قوم عاد پر دوری ہو۔"

اللہ تعالیٰ سبب لعنت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے میری آیات کا انکار اور میرے رسولوں کی نافرمانی کی، اور سرکش و ظالم سرداروں کا کہا مانا جس کی وجہ لعنت کے ساتھ ساتھ سخت ترین عذاب میں مبتلاء کر دیئے گئے۔ آج مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہے ہر طرف آیات قرآنیہ کی بے قدری اور تعلیمات اسلامیہ سے روگردانی ہو رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو مندرجہ بالا جرائم سے محفوظ فرمائے...... آمین

3 فرعون اور اسکے سرداروں پر لعنت:

ہر انسان کا فرض تو یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرے اس کے بھیجے ہوئے انبیاء و رسل کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرے۔ لیکن کچھ بدنصیب ایسے بھی ہوتے ہیں جو دنیا کی رنگ رلیوں، فراوانیوں اور آسائشوں کے ہوتے ہوئے، گھمنڈ، فخر، غرور اور تکبر کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انہیں بدنصیبوں میں سے ایک شخص فرعون بھی تھا جو سلطنت، حکومت

---

1 سورۃ ھود، آیت: 60

اور اختیار کے باوجود اپنے محسن حقیقی، خالق و مالک رب تعالیٰ کو راضی نہ کر سکا بلکہ سرکشی، نافرمانی اور بغاوت پر اتر آیا۔ دنیا کے نشے نے دماغ میں ایسا فتور پیدا کر دیا کہ وہ اپنے آپ کو ہی خدا سمجھ بیٹھا۔ رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرعون اور آل فرعون کی کارستانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیَامَةِ، بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ﴾ 1

”اور دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی ہے اور قیامت کے دن بھی، برا انعام ہے جو وہ دیئے گئے ہیں“

اور دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

﴿وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیَامَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ﴾ 2

”اور ہم نے اس دنیا میں بھی اُن کے پیچھے لعنت لگا دی اور روزِ قیامت بھی وہ بدحال لوگوں میں ہوں گے۔“

ان کی وجہ ہلاکت ولعنت کو بھی رب تعالیٰ نے بیان فرمایا:

کہ وہ میری نعمتوں، نوازشوں اور عنائتوں پر شکر کرنے کی بجائے حد درجہ تکبر کرنے لگے اور عقیدہ آخرت ہی کا انکار کر دیا، چنانچہ لعنت ان پر مار دی گئی۔

افسوس! کہ آج بھی کئی افراد کو دنیا کی فراوانی نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے وہ روزِ آخرت سے بالکل غافل اور بے خبر ہیں۔ بلکہ ان کی سوچ اور ان کے

---

1 سورۃ ہود، آیت 60 2 سورۃ ھود، آیت 99

کردار سے فرعونی بو آتی ہے۔

قارئین کرام! یاد رکھیں دولت، عزت اور مقام ملنے کے بعد شکر گزاری کی بجائے اپنی اصلیت کو بھول جانا اور تکبر و گھمنڈ پر اُتر آنا حد درجہ احسان فراموشی ہے اور ایسے نمک حرام اور احسان فراموش کو بدتر انجام سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔ شاعر نے کیا خوب کہا۔

حباب بحر کو دیکھو وہ کیسے سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے جو فوراً ٹوٹ جاتا ہے

اللہ تعالیٰ نعمتوں پر اپنا شکر اور آخرت پر یقین رکھتے ہوئے اس کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

4 شرک کرنے والے مردوں، عورتوں پر لعنت:

سب سے بڑا اور بُرا گناہ شرک ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ﴾ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ایک مقام پر جلیل القدر، رفیع الشان انبیاء و رسل کا تذکرہ کرتے ہوئے آخر میں ارشاد فرمایا: ﴿وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ اگر وہ بھی شرک کرتے تو اُن کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے اور سورۃ زمر میں واشگاف الفاظ میں یہاں تک ارشاد فرمادیا ﴿وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ﴾ اور اے محمدؐ تیری طرف اور اُن پیغمبروں کی طرف جو تجھ سے پہلے تھے یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم نقصان پانیوالوں میں ہو جاؤ گے۔

اسی طرح آپ قرآن کا مطالعہ فرمائیں سب سے زیادہ مذمت اور سب سے زیادہ سزا شرک پر سنائی گئی ہے ایسے بدنصیب پر اللہ کا غضب اور لعنت ہے اور وہ کبھی جنت میں نہیں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر غضب اور لعنت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

﴿والمشركين والمشركاتِ الظّآنين بِاللهِ ظَنَّ السَّوءِ عَلَيْهِمْ دآئرةُ السَّوءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّلهم جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيرًا﴾ 1

''اور شرک کرنے والے مرد اور شرک کرنے والی عورتوں (کو عذاب دے گا) جو اللہ تعالیٰ کے بارے بدگمانیاں رکھنے والے ہیں انہیں پر برائی کا پھیرا ہے اللہ ان سے ناراض ہوا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لئے دوزخ تیار کی اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے''۔

قارئین کرام! اندازہ فرمائیں اللہ وحدہ لاشریک مشرک مرد اور مشرکہ عورت پر کس قدر ناراض ہے، اُس پر غضب بھی، لعنت بھی اور اس کیلئے آتش دوزخ بھی اور یہ سزا صرف مشرکین مکہ کیلئے نہیں بلکہ ہر اُس شخص کیلئے جو اس کی ذات یا صفات یا اختیارات میں کسی نبی، ولی یا پیر وغیرہ کو شریک کرے۔ اور یاد رکھیں ہر گناہ کی معافی ہو سکتی ہے مگر شرک کبھی معاف نہیں ہوگا اگر دنیا میں توبہ کئے بغیر موت آ گئی تو سلگتی ہوئی آگ سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔

مروّجہ شرکیہ امور:

آج کل ہمارے ملک میں شرک عروج پر ہے جگہ جگہ پر شرک کے اڈے قائم ہو

1 سورہ فتح آیت: 6

چکے ہیں۔ اولیاء کی محبت اور احترام کا نام لے کر، اُن کی عقیدت کی آڑ میں کھلم کھلا شرک ہو رہا ہے۔ مندرجہ ذیل کام شرک کی آمیزش اور ملاوٹ سے خالی نہیں۔

1) اللہ کے علاوہ کسی غیر کی قسم اٹھانا۔

2) درباروں، مزاروں اور قبروں پر جا کر سجدے کرنا۔

3) قبر میں دفن ولی، پیر یا کسی نبی کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا۔

4) غیر اللہ کی نذر و نیاز اور قربانی دینا۔

5) مصیبت و پریشانی کے وقت اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارنا۔

6) خدائی کی صفات اور اختیارات میں انبیاء و رسل اور اولیاء کو شریک کرنا

7) شرکیہ نعت، قوالی، منظوم کلام پڑھنا اور سننا سنانا

جو شخص ان مندرجہ بالا کاموں میں مبتلا ہے اُس کا ایمان، اسلام اور توحید خطرے میں ہے۔ اگر وہ اسی عقیدے اور حالت میں مر گیا تو موحد مسلمان نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو شرک کی گندگی سے محفوظ فرمائے اور توحید کے سایہ تلے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے...... آمین

5 حالتِ کفر میں مرنے والے پر لعنت:

نورِ اسلام سے فیض یاب نہ ہونے والے کافروں پر اللہ کی لعنت ہے جس کا تذکرہ پاک کلام میں یوں فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ، أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ﴾ 1

1 سورۃ بقرہ، آیت: 161-162

”بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور حالت کفر ہی میں مر گئے، ان پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔“

ارشاد ثانی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكَافِرِيْنَ﴾ 1

”اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی“۔

اگر کوئی شخص موت سے قبل مشرف بہ اسلام ہو جائے تو رب تعالیٰ اس کو اعلیٰ درجات سے نوازیں گے اور اگر موت تک توحید و رسالت کا منکر رہا ایسے احسان فراموش اور بے قدرے پر خالق سمیت تمام مخلوقات کی لعنت ہے۔

قارئین کرام ......! ہمیں بھی ایسے ملعونین سے نفرت رکھنی چاہیے، ان کی تہذیب، ثقافت اور کلچر کو جوتے کی نوک پر ٹھکرا دینا چاہیے۔ ان کی فلمیں، کھیل تماشے اور ڈرامے نہیں دیکھنے چاہئیں۔ مگر صد افسوس اے مسلمانو ......! تمہاری غیرت پر کہ تم نے قرآن کو الماریوں میں بند کر کے ان ہندوؤں، سکھوں، ملحدوں اور غیر مسلم کافروں کے پیچھے چل کر رب رسول کی بغاوت اور نافرمانی شروع کر دی ہے۔ اور اسلام قبول کر لینے کے بعد اسلام کی تمام تعلیمات کو پسِ پشت ڈال دیا۔

یاد رکھیں ......! غیر مسلموں سے محبت، اُن سے مشابہت اور تعلق رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں عذاب سے دوچار کریں گے اور مسلمان ان کافروں کے تعلق کی وجہ سے اللہ کی رحمت سے دور کر دیا جائے گا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر انسان کو کفر والحاد سے محفوظ فرمائے اور اُن کے ہتھکنڈوں، وسوسوں اور کارستانیوں سے ساری زندگی بچا کے رکھے...... آمین

---

1 سورۃ احزاب، آیت 64

6 نفاق رکھنے والوں پر لعنت:

مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نقصان پہنچانے میں منافقین نے اہم کردار ادا کیا۔ زبان سے کلمہ پڑھ کر مسلمانوں کی صفوں میں آ گھسے اور مسلمانوں کی جماعت میں انتشار اور اختلاف پیدا کر دیا۔ ہر اہم موڑ پر مسلمانوں سے بے وفائی کی اور دشمنانِ اسلام سے وفاداری کا ثبوت دیا۔ ان کے اس سنگین جرم کی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِن پر لعنت فرمائی۔ بلکہ عقیدے کا منافق خسارے اور انجام کے لحاظ سے کافر و مشرک سے زیادہ بدتر ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی مرتبہ ان پر لعنت کی اور فرمایا:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ﴾ 1

"اللہ تعالیٰ منافق مردوں، عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر چکا ہے، جہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، وہی انہیں کافی ہے، ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اور انہی کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔"

سورہ محمد میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ﴾ 2

"یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کے کانوں اور آنکھوں کی روشنی چھین لی گئی ہے۔" اور سورہ فتح میں مزید فرمایا:

﴿وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ 3

---

1 سورۃ توبہ، آیت: 68 2 سورہ محمد: آیت 22 3 سورہ فتح آیت: 6

"اور اُن پر (یعنی منافق مردوں، عورتوں پر) لعنت کی اور اُن کے لئے جہنم کو تیار کیا اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

لعنت و پھٹکار کے ساتھ ساتھ اُن کے برے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ منافق جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں جائیں گے اور سخت سزا پائیں گے۔

موجودہ حالات میں بھی کئی منافقین مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہیں اور بالخصوص نام نہاد اسلامی حکمرانوں اور وزیروں میں یہ مرض بڑھتا جا رہا ہے اور وہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑ رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عقیدہ کے نفاق کے ساتھ عملی نفاق سے بھی محفوظ فرمائے۔ کیونکہ یہ دونوں دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی کا باعث ہیں...... آمین

7 اہل کتاب، یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت:

اللہ رحیم و کریم نے قرآن میں کئی ایک مقامات پر ان پہ لعنت کی ہے اور محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بارہا مرتبہ ان پر لعنت کرتے ہوئے ان کے جرائم کا تذکرہ کیا، آیئے قدرے تفصیل سے ان ملعونین کا تذکرہ پڑھیں، جن کو مسلم حکمران اپنا پیشوا و مقتدا مانتے ہیں۔ اور ہمارے نوجوان ان کی نوکری کرنا، اور ان کے بوٹ پالش اور گاڑیاں صاف کرنا اسلامی تہذیب و تمدن کو چھوڑ کر ان کی نقالی کرنا بڑی عزت اور سعادت سمجھتے ہیں۔ ارشاد خالق و مالک ہے:

﴿أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا﴾ [1]

"یہی وہ لوگ ہیں (اہل کتاب) جن پر اللہ نے لعنت کی اور جس پر

---

[1] سورۃ نساء، آیت: 52

اللہ لعنت کردے تو ہرگز اس کا مددگار نہیں پائے گا۔"

ارشاد ثانی ہے:

﴿أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحٰبَ السَّبْتِ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا﴾[1]

"یا ان پر لعنت بھیجیں جیسے ہم نے ہفتے کے دن والوں پر لعنت کی اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے۔"

ارشاد ثالث ہے:

﴿وَلٰكِن لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا﴾[2]

"لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کی پس ایمان نہیں لائیں گے۔"

ارشاد رابع ہے:

﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ﴾[3]

"بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ سرکش ہو گئے تھے اور تھے حد سے بڑھنے والے۔"

ارشاد خامس ہے:

﴿فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً﴾[4]

---

1 سورۃ نساء، آیت 47
2 سورہ نساء، آیت: 46
3 سورۃ المائدہ، آیت 78
4 سورہ المائدہ: آیت: 13

"پس اُن کے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔"

نمونہ کے طور پر آپ پانچ آیاتِ کریمہ پڑھ چکے ہیں وگرنہ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآن مجید میں بار بار سب سے زیادہ لعنت یہود و نصاریٰ پر کی گئی ہے۔ ان کی بداعمالیوں، بے اعتدالیوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے۔ اور مزید سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتخذوا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ﴾ 1

"اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔"

اور سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا﴾ 2

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہود پر اس لئے لعنت فرمائی کہ چربی ان پر حرام کر دی گئی تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا یعنی دھوکہ و فریب اور چالبازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی۔ اور صحیح بخاری میں دوسری جگہ ہے ﴿واَكَلُوْا اَثْمَا نها﴾ 3 "اس

---

1 یہ روایت صحیح بخاری شریف میں کم و بیش 9 مقامات پر موجود ہے۔ کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ فی البیعۃ (1/484) کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور (2/377) 2 صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، 4/725 3 کتاب البیوع لایذاب شحم المیتۃ جلد 3 صفحہ 380، مسند ابن ابی شیبۃ 1/128، حدیث 169 کئی مقامات پر لعن کی بجائے "قاتل" کالفظ آیا ہے۔

کی قیمت (یعنی کمائی) کھانا شروع کردی۔

قرآن و حدیث میں اہل کتاب کی خرابیوں، نافرمانیوں اور عملی کوتاہیوں کا تذکرہ بڑی تفصیل سے کیا گیا ہے۔ آیئے اس نیت اور جذبہ سے چند اہم خامیوں کا ذکر پڑھیں۔ کہیں یہ ہم میں تو نہیں؟ (۱) شرک (۲) قول و فعل میں تضاد (۳) وعدہ خلافی (۴) ناشکری (۵) تکبر و غرور (۶) حق کو چھپانا (۷) اپنے آباء واجداد کی تقلید (۸) سود خوری (۹) رشوت خوری (۱۰) من مانی اور مرضی کی باتوں پر عمل کرتے ہوئے کئی احکامات پر عمل نہ کرنا۔ (۱۱) نبیوں ولیوں کی قبروں پر مسجدیں تعمیر کرنا۔

قارئین کرام! جتنی خامیوں اور گناہوں کا آپ نے ذکر پڑھا کیا امت مسلمہ بری طرح ان میں مبتلاء نہیں؟

بلکہ نیکیوں کے ساتھ ساتھ یہ جرائم اور گناہ کرنا ہماری پہچان بن چکے ہیں۔

اگر بن چکے ہیں تو آج ہی چھوڑنے کا پکا ارادہ کریں وگرنہ ذلت و رسوائی اور دنیا و آخرت کی بربادی اور اللہ کی لعنت سے دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نہیں بچا سکتی۔ اللہ کا قانون سب کیلئے ایک ہے۔ رب تعالیٰ ہمیں اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یاد رہے! صرف ان گناہوں سے بچنا ہی کافی نہیں بلکہ ان لعنتیوں سے نفرت کرنا اور اللہ کے لئے ان سے بغض رکھنا یہ بھی ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عادات ورسومات اور مشابہت سے ہم کو محفوظ فرمائے۔ آمین

8 مرتد پر اللہ تعالیٰ کی لعنت:

ایمان لانے اور صداقتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت دینے کے

بعد جو شخص کفر کرے۔ ایسے بے قدرے پر اللہ تعالیٰ سمیت تمام اہل ایمان اور فرشتوں کی لعنت ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ أُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ﴾ 1

"کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو ہدایت بخشے جنہوں نے نعمت ایمان پالنے کے بعد کفر کیا حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں کہ رسول اللہ حق پر ہے اور ان کے پاس واضح نشانیاں بھی آ چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ان کی یہی جزاء ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ اسکے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔"

مرتد کے ملعون ہونے میں تو کوئی شک وشبہ نہیں لیکن اس کے ساتھ شریعت اسلامیہ میں مرتد کی سزا قتل ہے کہ ایسے ناشکرے اور ناقدرے کو قتل کر دیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی زمین کو ایسے ناپاک سے پاک کر دیا جائے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا ﴿مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ﴾ جس نے اپنا دین (اسلام) چھوڑ دیا اُس کو قتل کر دو۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں: ﴿فَمَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَهُوَ بَالِغٌ عَاقِلٌ فَإِنْ لَمْ يَتُبْ قُتِلَ﴾ 3 مردوں اور عورتوں میں سے جو اسلام سے پھر گیا اور وہ عاقل وبالغ ہے

---

1 سورہ آل عمران: آیت 86-87 3 الانصاف، کتاب الحدود، باب حکم المرتد 10/285

اگر وہ مرتد ہونے کے بعد توبہ نہیں کرتا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور یاد رہے بلاامتیاز مرد عورت دونوں میں سے جو بھی مرتد ہو وہ قتل ہوگا۔ مگر امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اگر عورت مرتد ہوئی ہے تو اُسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ قید کیا جائے گا۔ لیکن یہ اُن کی بات درست نہیں۔ صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ 1

9 اللہ تعالیٰ اور اسکے آخری حبیب ﷺ کو تکلیف دینے والے پر لعنت:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالآخرة واَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا﴾ 2

"یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔"

اللہ جل شانہ کو تکلیف دینے کی کوئی قدرت تو نہیں رکھتا۔ مگر تکلیف سے مراد ایسے برے اعمال اور فحش حرکات کا ارتکاب جن کو رب تعالیٰ ناپسند فرماتے ہیں مثلاً نافرمانی، سود خوری، بے پردگی، فحش گوئی اور شرک و بدعت وغیرہ

اور ایک صحیح روایت کے مطابق، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿یُؤْذِیْنِیْ اِبْنُ آدمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِیَدِیْ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ﴾ 3

"آدم کا بیٹا مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانہ کو گالیاں دیتا ہے، حالانکہ

1 مزید تفصیل کیلئے دیکھیں۔ الروضۃ الندیۃ، جلد 2 صفحہ 289 2 سورہ احزاب آیت: 57

2 صحیح بخاری شریف، کتاب التفسیر، باب وَمَا یُهْلِکُنَا اِلَّا الدهر جلد نمبر 6 صفحہ 386

زمانہ میں ہوں، تمام کام میرے ہی ہاتھ میں ہیں، جس طرح میں چاہتا ہوں دن رات کو پھیرتا ہوں۔"

ہمارے ہاں معمولی سی آفت ومصیبت پر فوراً زمانے، دن رات اور وقت کو برا کہنے کی جو عادت بن چکی ہے یہ انتہائی خطرناک ملعونہ عادت ہے اس سے فی الفور چھٹکارہ حاصل کرنا چاہیے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی توہین وتنقیص کی جائے یا آپ کے رتبے اور مرتبے کو حد سے زیادہ بڑھایا جائے۔ خدائی صفات اور اختیارات آپ میں ثابت کیے جائیں۔ ہمیں ہر وقت آپ کی آخری وصیت کو یاد رکھنا چاہیے جس میں آپؐ نے فرمایا کہ میری شان میں غلو نہ کرنا، کہیں حد سے نہ بڑھ جانا، مگر افسوس کہ آج آپؐ کی تمام تعلیمات و وصایا کو پس پشت ڈالتے ہوئے ہم حد درجہ غلو سے کام لیتے ہیں جو سراسر شرک کے مترادف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

10 اللہ کے نام پر سوال کرنے والے اور 11 نہ دینے والے پر لعنت:

اللہ کی خوشنودی کے لئے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی نیکی اور سعادت کی بات ہے۔ صدقہ وخیرات سے اللہ تعالیٰ خیر و برکت اور اجر وثواب عطا فرماتے ہیں، اگر کوئی آدمی صاحبِ حیثیت، مالدار اور دولتمند ہونے کے باوجود ضرورت والی جگہ پر خرچ نہیں کرتا وہ بہت بڑا گنہگار اور مجرم ہے۔ صحابیؓ

رسول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَلْعُوْنٌ مِنْ سَألَ بوجهِ اللّٰهِ، وملعونٌ من سُئل بوجه اللّٰه ثم منع سائله، مالم يَسْئَلُ هُجرًا﴾ 1

ترجمہ: اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر سوال کرنے والا لعنتی ہے اور وہ بھی لعنتی ہے جس سے اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر مانگا گیا اور اس نے نہ دیا۔ جب تک سوال کرنے والا نا مناسب چیز کا سوال نہ کرے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر مانگنے والے پر لعنت ہے۔ یعنی وہ شخص جو بغیر اشد ضرورت اور تنگی کے اللہ کا واسطہ دے کر مانگتا ہے جس طرح آج کل ہمارے ملک میں مانگنے والے کرتے ہیں، ان میں سے ہر ایک روپے دو روپے کے لئے یہی کہتا ہے جی اللہ واسطے، اللہ کے لئے دے دو، روزانہ بغیر اہم مجبوری اور تنگی کے اللہ کے لئے مانگنا اُن کا معمول اور کاروبار ہے۔ جبکہ یہ ذاتِ الٰہی کی بہت بڑی بے قدری ہے۔ چھوٹی چھوٹی غیر ضروری چیزوں پر اللہ کا واسطہ دینا غلط ہے۔ اور ایسا کرنے والے نے اللہ تعالیٰ کی شان، عظمت اور مقام کو سمجھا ہی نہیں اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ ہاں! اگر کوئی سخت مجبوری، حالات کی تنگی اور پریشانی کے پیش نظر بطورِ ضامن بندے کے سامنے اللہ کا واسطہ دے کر مانگتا ہے تو یہ جائز ہے۔ اور ایسی صورت میں اگر گنجائش اور ہمت ہے تو مانگنے والے کی ضرورت کو پورا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ وگرنہ جس مالدار نے

---

1 فیض القدیر شرح الجامع الصغیر 6 / 4:8205، الجامع الصغیر وزیادتہ 2 / 1024، حدیث نمبر 5890، سلسلة الاحاديث الصحيحة، جلد 5 صفحہ 363 حدیث 2290)

اسم الٰہی اور ذاتِ الٰہی کی بھی لاج نہ رکھی، اُس کی بھی پرواہ نہ کی بلکہ اپنے دولت کے نشہ میں مست رہا اُس پر بھی لعنت ہے بالفرض اگر سائل غیر مناسب یا غلط سوال کرے تو ایسی صورت میں انکار کر دینا جائز ہے۔ یاد رہے موجودہ حالات میں اکثر بھکاری بھیک مانگنے کو اپنا کاروبار سمجھتے ہیں۔ اور ہمہ وقت اللہ کے لئے، اللہ واسطے کرتے رہتے ہیں۔ ایسے بھکاری شریعت کی نظر میں لعنتی ہیں۔ اور اسی طرح وہ دولت مند کہ جس نے ضرورت مند سے ذاتِ الٰہی کا واسطہ سننے کے باوجود بھی اُس کی ضرورت کو پورا نہ کیا اُس پر لعنت ہے۔

12 آلات موسیقی اور گلوکار یا گلوکارہ کی آواز پر لعنت:

مسلم معاشرہ کی آوارگی وتباہی کی سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کا تعلق اپنے خالق ومالک سے کمزور ہی نہیں بلکہ ٹوٹ چکا ہے تلاوت قرآن، ذکر واذکار اور مسنون دعاؤں کا شوق بالکل ختم ہو گیا ہے۔ وہ گھر کہ جہاں سے اللہ اور اس کے رسول کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔ آج انہیں گھروں سے شیطانی پروگرام، غلیظ گندے گانے اور شرک پر مبنی قوالیوں کی آواز آ رہی ہے۔ ہمارے نوجوان تو درکنار مسلمان بیٹیاں بھی انڈین گانے، رقص وڈانس، تھیٹر، ڈرامے اور حیا سوز تصویریں، فلمیں دیکھے بغیر ایک رات نہیں گزار سکتیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون......

مسلمانو! ذرا سوچو اس سے بڑھ کر بے غیرتی، بے حیائی اور آوارگی کیا ہو سکتی ہے کہ ماں باپ اپنی بیٹیوں اور بھائی اپنی بہنوں کے ساتھ بیٹھ کر کیبل دیکھ رہا ہے۔ ساری فیملی بے حیائی کے نشہ میں مست اسلامی غیرت اور وقار کا جنازہ نکال رہی ہے۔ کیا یہی مسلمانی اور دین داری ہے......؟

یاد رکھیں بلاشبہ ایسا گھر نحوست ولعنت کا مرکز ہے۔خدا راہ اللہ سے ڈر جائیں، دنیا کے چسکوں کی خاطر اپنی قبر اندھیر اور آخرت تباہ نہ کریں۔ بلکہ اپنے اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے: فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (نیکی میں آگے بڑھ جاؤ) پرعمل کریں۔

شیطان کے پجاری، فحاشی وعریانی کے علمبردار، ملک کے میراثی، شرم و حیاء کے ڈاکو اور انسانی مخلوق میں سے سب سے بدتر اور گندے لوگوں کو اداکار، گلوکار، ایکٹر اور ہیرو جیسے القابات سے یاد نہ کریں بلکہ ان لعنتیوں!......اسلام کے باغیوں!......اور رب رسول کے سرکشوں، نافرمانوں ......اور ظالموں سے اپنی جان چھڑالیں۔ان کی گندی کیسٹیں، سی ڈیز توڑ کر دروازے سے باہر پھینک دیں اور اپنے پیارے اللہ سے محبت شروع کر دیں۔ان شاء اللہ الرحمٰن اس سے دل کی اجڑی ہوئی بستی ہی آباد نہیں ہوگی بلکہ آخرت بھی روشن ہو جائے گی۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ، وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ﴾ 1

ترجمہ: دو آوازیں دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہیں، خوشی کے وقت گانا اور موسیقی اور مصیبت کے وقت چیخنا چلانا۔

حافظ ابن اثیرؒ فرماتے ہیں مزمار سے مراد تمام موسیقی کے آلات ہیں اور گویا کی آواز بھی اسی میں شامل ہے۔ 2

قارئین کرام! آج کل بالخصوص بیاہ شادی کے موقع پر طبلہ سرنگی، باجے، ڈیک

---

1 (صحیح الترغیب والترہیب، 3/381، حدیث: 3527) 2 (النھایۃ، 2/312)

اور گندے گانے عام لگائے اور سنائے جاتے ہیں۔ ایسی آوارہ حرکتیں کرنے والوں پر اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے لعنت ہے۔ اور جن کاموں کے کرنے سے لعنت ہو وہاں بہتری، کامیابی اور برکت نہیں آ سکتی۔ اس لئے نام نہاد، ضمیر فروش اور آوارہ مزاج اور فیشن پرست ملاؤں کی باتوں میں آ کر ان لعنتی حرکات اور عادات کو نہ اپنائیں بلکہ رب رسول کی اطاعت کرتے ہوئے ان تمام برائیوں کو ترک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر مسلمان کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

13 حق چھپانے والے پر لعنت:

حق اللہ تعالیٰ کا نور ہے۔ نورِ الٰہی سے معاشرے میں روشنی پھیلتی ہے۔ اندھیرے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی بدنصیب نورِ الٰہی کو ہی چھپا لے تو اُس پر بھی اللہ تعالیٰ کی پھٹکار اور لعنت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ﴾ 1

”جو لوگ ہماری اتاری ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کیلئے بیان کر چکے ہیں ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔“

قارئین کرام! حقائق پہ پردہ ڈالتے ہوئے سچ کو چھپانا یہ اہل کتاب

1 سورہ البقرہ: آیت 159

یہود و نصاریٰ کی عادتِ قبیحہ تھی مگر صد افسوس کہ آج یہ عادت اُمتِ مسلمہ کے راہنماؤں کی پہچان بن چکی ہے ہر قلم نگار اپنی خواہش اور موقف کی تکمیل و ترویج کیلئے صریح نصوص اور حقائق کو چھپاتے ہوئے غلط تاویلات و استدلالات کرنا تحقیق کبریٰ سمجھتا ہے اکثر متنازعہ مسائل میں یہ خامی آپ کو نمایاں نظر آئے گی اور کئی ناعاقبت اندیش مسلک کو بچانے کے لئے قرآن و حدیث کے واضح اور ٹھوس دلائل کو ہضم کر جاتے ہیں۔ یاد رہے! اپنے موقف یا مسلک کی خاطر حقائق کو چھپانا اور واضح دلائل کو پس پشت ڈال دینا، یہ لعنتی لوگوں کا وتیرہ وشیوہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق کو چھپانے والے کے منہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام دی جائے گی۔ 1......استغفر اللہ من ذلک

میں مختلف مسالک اور مکاتب فکر کے علماء کو دعوتِ فکر دیتا ہوں کہ وہ خدارا اپنی آخرت کی فکر کریں اور دنیا کی جھوٹی عزت اور دولت کے لئے اللہ کی لعنت اور پھٹکار حاصل نہ کریں بلکہ جو بات حق ہو، سچ ہو، سیدھی صاف ہو اس کو بیان کریں چاہے اپنے ہی ناراض کیوں نہ ہوں۔ یہی مومن کی شان اور خدا خوف عالم کی پہچان ہے۔

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں، بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

اللہ تعالیٰ ہمیں احقاق حق اور ابطال باطل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

14 مومن کو قتل کرنے والے پر لعنت:

عام انسان کو قتل کرنا عظیم جرم اور کبیرہ گناہ ہے چہ جائے کہ کسی صاحب

---

1 سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب کراھیۃ منع العلم (حدیث حسن)

ایمان وتقویٰ کو قتل کیا جائے ۔رسولِ رحمت ﷺ نے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ﴿لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عِنْدَاللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ﴾ ''دنیا کا برباد ہو جانا، اللہ کے لئے زیادہ آسان ہے ایک مسلمان آدمی کے قتل ہو جانے سے ۔اور اسی طرح دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف فرمادیں گے مگر اُس کو معافی نہیں ملے گی جو شرک کی حالت میں وفات پا گیا اور جس مسلمان نے اپنے مسلمان بھائی کو قتل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں مسلمان اور مومن کو ناحق قتل کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾ 1

''اور جو کوئی کسی ایمان والے کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔''

آج کل اسلامی ممالک میں اہل علم کا جسقدر بے دردی کیساتھ قتل ہو رہا ہے آپ احباب پر پوشیدہ نہیں اور حدیث صحیح کی روشنی میں یہ قرب قیامت کی نشانی ہے 2 رب تعالیٰ نے کسی اہل ایمان کو قتل کرنے والے پر اپنا غیظ وغضب اور لعنت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی قدر اور اُن سے محبت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

---

1 سورۃ النساء آیت 93

2 صحیح بخاری شریف، کتاب الفتن ، باب ظهور الفتن، جلد 8 صفحہ 333

15 پاک دامن خاتون پر تہمت لگانے والے پر لعنت:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نگاہوں میں باحیاء پاکباز اور نیک سیرت عورت کی اس قدر عزت ہے کہ جو کوئی اس کی پاک دامنی کو داغ دار بنانے کی ناپاک کوشش کرے اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو دنیا و آخرت کا لعنتی قرار دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ 1

”جو لوگ بھولی بھالی، پاکدامن اور باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لئے بہت بھاری عذاب ہے۔

اور یاد رہے! نیک سیرت، باحیاء نوجوان عورت عرش الٰہی کا سایہ پائے گی اور اس پر تہمت لگانا کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ﴾ سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو۔ یعنی جن سے ایمان تباہ ہو جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے سوال کیا وہ کون کون سے گناہ ہیں۔ تو آپ ﷺ نے چھ گناہ ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا ﴿وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ المومنات﴾ پاکدامن، نیک سیرت اور ایمان والی عورت پر تہمت لگانا۔ 2

افسوس کی بات ہے کہ جس گناہ کو رسول اللہ ﷺ نے ہلاک کر دینے والا قرار دیا ہے۔ ہم اُسے معمولی سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے ہاں جذبات اور لڑائی

---

1 سورہ نور، آیت: 23

2 صحیح مسلم شریف، کتاب الایمان، باب بیان الکبائر واکبرھا

جھگڑے میں اکثر ایک دوسرے کی عزتوں کو اچھالا جاتا ہے۔ معصوم ماؤں بہنوں کی عزت والی چادر کو داغدار کیا جاتا ہے۔ اور اُن پر ناجائز الزامات لگائے جاتے ہیں۔ جبکہ ایسا کرنا حد درجہ گناہ اور لعنتی شخص کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو زبان سے اچھا، سچا اور صاف ستھرا بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

16 جھوٹ بولنے والوں پر لعنت:

جان بوجھ کر خلاف واقعہ یا خلاف حقیقت بیان کرنا جھوٹ ہے اور ایسی غلط بیانی کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔ آیتِ مباہلہ کے آخر میں ارشاد ہے:

﴿ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ﴾ 1

''پھر ہم عاجزی کے ساتھ التجا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں''

دوسرے مقام پر لعان میں جھوٹ بولنے والے پر لعنت کا تذکرہ یوں فرمایا:

﴿وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ﴾ 2

''اور پانچوں مرتبہ کہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو''

رسول اللہ ﷺ بھی جھوٹے شخص سے بہت نفرت کرتے تھے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس کے متعلق آپ کو معلوم ہوتا کہ اُس نے جھوٹ بولا ہے۔ تو آپ ﷺ اُس جھوٹے شخص سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے اور اُس سے خوش طبعی اور تعلق کو کم کر لیتے جب تک وہ سچی توبہ نہ کرتا اور اسی طرح آپؐ نے جھوٹ کی سخت مذمت کرتے ہوئے فرمایا: ﴿لایبلغ العبدُ صریحَ الْاِیْمان

1 سورہ آل عمران: آیت نمبر 61 2 سورہ نور آیت نمبر 6

حتی یدع المزاح والکذب ﴾ کوئی شخص ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ جھوٹ اور مذاق کو چھوڑ نہ دے۔

ہنسی مذاق میں مبالغہ آرائی اور جھوٹ بولنا ہمارے ہاں عام ہو چکا ہے اور اسی طرح دوسروں کو راضی، خوش اور ہنسانے کیلئے جھوٹے لطیفے اور من گھڑت باتیں سنائی جاتی ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے سختی کے ساتھ ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ﴿ویلٌ للذی یحدث بالحدیث لیضحک به القوم فیکذب، ویلٌ له، ویلٌ له ﴾ ایسے شخص کے لئے تباہی و بربادی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ آپؐ نے مزید دو مرتبہ فرمایا ایسے شخص کے لئے بربادی ہے، ایسے شخص کے لئے بربادی ہے۔

قارئین کرام ......! دین اسلام نے جھوٹ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے خطرناک قرار دیا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان ایمان سے نکل کر نفاق کی حدوں تک پہنچ جاتا ہے اور بالآخر سلگتی آگ میں داخل کر دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سنگین جرم اور خطرناک موذی گناہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین

17 ظلم کرنے والوں پر لعنت:

صاحب حق کو اس کا حق نہ دینا یہ ظلم ہے ﴿وضع الشیءِ فی غیرِ محلّه ظلمٌ ﴾ کسی چیز کو اُس کی اصل جگہ پر نہ رکھنا ظلم ہے۔ اور معمولی سا ظلم بھی جہاں دنیا میں ذلت و رسوائی کا باعث ہے وہاں روز آخر بھی ہم کو برے انجام و شدید عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور قرآن پاک میں ظالموں پر لعنت کی گئی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿یوم لا ینفع الظّالمین معذرتهم ولهم اللّعنة ولهم

سُوءُ الدَّارِ﴾1

''جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ نفع نہ دے گی ان کے لئے لعنت ہی ہوگی اور ان کے لئے بُرا گھر ہوگا۔''

مقام ثانی پر ارشاد ربانی:

﴿اَلا َلعنۃُ اللّٰہِ عَلٰی الظّٰالِمِیْنَ﴾2

''خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے''

مقام ثالث پر ارشاد ربانی:

﴿فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَیْنَھُمْ أن لعنۃ اللّٰہِ علی الظّٰالِمِیْنَ﴾3

''پھر ایک پکارنے والا اُن کے درمیان پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے۔''

قرآن مجید میں شرک کو ظلم عظیم کہا گیا ہے اس لئے مشرک سب سے بڑا ظالم اور لعنتی ہے۔

اس کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی میں سستی کرنا یہ بھی ظلم ہے۔ قدرت وطاقت کے باوجود انصاف نہ کرنا یہ بھی ظلم ہے۔ حکمرانوں کا برسر اقتدار رعایا کا خیال نہ رکھنا، اور قرآن وحدیث کے قوانین واحکامات کو پس پشت ڈال دینا یہ بھی بہت بڑا ظلم ہے۔ اور اسی طرح مسلمان حکمرانوں کا نظام خلافت کی موجودگی میں خودساختہ اور انگریز کے قوانین کا نافذ کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی موجودگی میں کسی غیر کی بات کو دین سمجھنا سراسر ظلم ہے۔

---

1 سورہ مومن آیت: 52 2 سورہ ہود آیت 18

3 سورہ اعراف: 44

ظالم کا برا انجام:

لوگوں کا حق مارنے والے اور اللہ کے بندوں پر ظلم و زیادتی کرنے والے بالآخر اپنے برے انجام کو پہنچتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جہاں اُن کو دنیا میں ذلیل و رسوا فرماتے ہیں وہاں وہ روزِ آخرت جہنم رسید کر دیئے جائیں گے اور یاد رہے اللہ تعالیٰ ظالم شخص کی پکڑ اچانک فرماتے ہیں۔ اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب اور اُس کی پکڑ آ پہنچتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ، فاذا أخذه لَمْ يُفْلِتْهُ، ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وهي ظالمة إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے ہیں اور جب اُس کو پکڑتے ہیں تو چھوڑتے نہیں پھر آپ ؐ نے قرآنِ مجید کی آیت پڑھی اور اسی طرح تیرے اللہ کی پکڑ ہے جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو پکڑتا ہے بے شک اُس کی پکڑ بہت دردناک ہے

ایک دفعہ صحابہ کرامؓ کو آپ ؐ نے نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے میرے صحابہؓ! ﴿اتقوا الظلم ما استطعتم فان العبد يجئ بالحسنات يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَرَىٰ انها ستنجيه فما زال عبد يقوم فيقول يا رب ظلمني عبدك مظلمة...... الخ﴾ [1] جتنی طاقت رکھتے ہو ظلم سے بچ جاؤ۔ بے شک ایک آدمی قیامت کے دن نیکیوں کے ساتھ آئے گا اور وہ گمان کرے گا کہ وہ نیکیاں اُس کو نجات دلا دیں گی۔ پس اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہو گا اور کہے گا اے میرے پروردگار تیرے اس بندے نے دنیا میں مجھ پر ظلم کیا۔ رسول اللہ فرماتے ہیں بالآخر اس نیکیاں لانے والے کی تمام نیکیاں ختم

---

1. صحیح الترغیب والترھیب 2/532، حدیث 2220,2221

ہو جائیں گی اور لوگوں کے گناہوں کو اس کے پلڑے میں ڈال دیا جائے گا اور یہ ظالم و سرکش اللہ کی بارگاہ میں مظلوموں کو بدلہ دے کر بالآخر جہنم رسید ہو جائیگا۔

قارئین کرام ......! آج ہمیں ہر بول اور ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا چاہیے۔ ہمارے کسی عمل سے مسلمان پر ظلم نہیں ہونا چاہیے بلکہ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ غیر مسلم اور حیوان پر بھی ظلم نہیں کرتا چہ جائیکہ اپنے والدین، بہن بھائی، رشتے دار اور مسلمان بھائیوں پر ظلم کرے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر قسم کے ظلم سے محفوظ فرمائے اور ہمیں انصاف کے ساتھ شرافت کی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

18 اللہ تعالیٰ سے کیے گئے عہد کو توڑنے والے 19 قطع رحمی کرنے والے 20 زمین میں فساد پھیلانے والے پر لعنت

مذکورہ تینوں گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے خالق کائنات ارشاد فرماتے ہیں کہ

﴿وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ﴾ [1]

”اور جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اُن کے لئے لعنتیں ہیں اور اُن کے لئے بُرا گھر ہے“۔

اس آیت میں تین طرح کے لوگوں پر لعنت کی گئی۔

---

[1] سورہ رعد: آیت: 25

عہدِ الٰہی توڑنے والا

قرآن وحدیث میں کئی ایک مقامات پر ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے خالق و مالک سے کئے گئے عہد کو وفا کرنا چاہیے اسی میں بہتری و برتری اور خیر و فلاح ہے بصورتِ دیگر اگر کوئی شخص اللہ سے کئے گئے عہد کی پاس داری نہیں کرتا وہ ناکام سے ناکام تر ہو جاتا ہے اور فضل ورحمت کی بجائے لعنت الٰہی کا مستحق ٹھہرتا ہے ہمارے حکمرانوں کو وہ عہد کبھی نہیں بھولنا چاہیے جو ہم نے یہ ملک حاصل کرتے وقت کیا تھا کہ یہاں پر حکم الٰہی کا راج اور دین اسلام کا نفاذ ہوگا شرک وبدعت کا جنازہ نکالتے ہوئے توحید وسنت کے پرچم کو لہرایا جائے گا مگر صد افسوس! کہ ہمارے حکمرانوں نے نظامِ خلافت کو دیس نکالا دے دیا اپنی عیاشیوں میں مست ہو کر شرک و بدعت کے اڈوں کی پشت پناہی شروع کر دی جس کی وجہ سے رحمت الٰہی سے محروم اور لعنت وزحمت کے حقدار بن گئے۔ اگر آج بھی مددِ الٰہی کی ضرورت ہے تو ہمیں کئے ہوئے عہد کو نبھانا ہوگا وگرنہ ملکی حالات سب کے سامنے ہیں اگر ہماری یہی حالت رہی تو دن بدن حالات بگڑ تو سکتے ہیں مگر سنور نہیں سکتے۔ رب تعالیٰ ہمیں وفا شعار جماعت بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

قطع رحمی کرنے والا:

ذخیرۂ حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قطع رحمی کرنے والا ملعون ہی نہیں بلکہ روزِ جزا ایسے ظالم کو جنتِ نعیم سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِي ﷺ يقول: لَايَدْخُلُ الجَنَّةَ قَاطِعٌ﴾[1]

---

[1] اللؤلؤ والمرجان، کتاب البر و الصلة، باب الرحم، حدیث 1656، صفحہ 790

"بے شک نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوا سنا کہ جنت میں قطع (رحمی) کرنے والا نہیں جائے گا۔"

اور سید المحدثین امام ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ حَتّٰی إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَت هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضِيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَاكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَاءُوا ان شئتم "فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ [1]

"اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا یہاں تک کہ جب ان سے فارغ ہوئے، تو رحم کھڑا ہوا اور کہا یہ مقام اس کا ہے جو ناتہ توڑنے سے پناہ مانگے۔ اللہ نے فرمایا ہاں کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور اس سے کٹوں جو تجھ کو کاٹے؟ رحم نے کہا کیوں نہیں میں راضی ہوں، اللہ نے فرمایا یہ رتبہ تجھے مل گیا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو اور تم سے یہ بھی دور نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کردو اور

---

[1] حوالہ سابقہ حدیث نمبر 1655، اور یہ لفظ صحیح مسلم کتاب البر و الصلة، باب صلة الرحم حدیث نمبر 2554، (ترقیم فؤاد عبدالباقی) کے ہیں۔

رشتے ناتے توڑ ڈالو یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے کیا یہ قرآن میں غور فکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ليس شئی اُطيع الله فيه أعجل ثواباً من صلة الرحم وليس شئی أعجل عقابًا من البغی وقطيعة الرحم واليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع﴾ 1

اللہ تعالیٰ کے جن احکام کی اطاعت کی جاتی ہے، اُن میں صلہ رحمی سے جلد، کسی شے کا بدلہ نہیں ملتا اور ظلم اور قطع رحمی سے جلد، کسی چیز پر سزا نہیں ملتی اور جھوٹی قسم، علاقوں کو ویران کر دیتی ہے۔

ان تمام احادیث کو ہمیں ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے، معمولی رنجش اور ناراضگی کو طول دیئے بغیر صلح وصفائی کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہیے۔

اللہ ہم سب کو صلہ رحمی، عزیز رشتہ داروں اور خاندانوں کو ملانے کی توفیق عطا فرمائے...... آمین

زمین میں فتنہ وفساد پھیلانے والا!

اللہ معاف فرمائے آج کل ہمارے ملک میں اکثر لوگ یہ دھندا کر رہے ہیں کیونکہ کفر ونفاق اور شرک وبدعت سے زمین میں فتنہ وفساد پھیلتا ہے بے حیائی اور فحاشی سے زمین کا امن تباہ ہوتا ہے اور جو شخص یہ کبیرہ خطرناک اور

1 السنن الکبریٰ، للإمام البیھقی، جلد 10، صفحہ 35، سلسلة الاحاديث الصحيحة، جلد 2، صفحہ 669، حدیث نمبر 978

مہلک گناہ اور سنگین جرائم کرتا ہے لوگوں میں ان کو فروغ دیتا ہے وہ عام شخص نہیں بلکہ اللہ کی رحمت سے دور، ایک لعنتی شخص ہے جو دنیا و آخرت میں ذلیل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی خالص عبادت اور اپنے حبیب علیہ الصلاۃ والسلام کی مکمل اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (کیونکہ اسی سے زمین میں امن وامان حاصل ہو گا)............آمین

21 قبیلہ لحیان، رِعل اور ذکوان پر لعنت:

سیدنا حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

﴿صَلّی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبحَ وَنَحنُ مَعَهُ فَلَمَّا رفع رأسه من الرَّكعة الآخِرةِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ لِحيَانًا ورِعْلا وذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وغِفَارٌ غفر اللّٰهُ لها ثم وقع رسولُ اللّٰهِ ﷺ ساجدًا فلما انصرف قراء على الناس فقال يا اَيُّهَاالنَّاسُ اِنّي اَنَالستُ قلتهُ وَلٰكِنَ اللّٰه عزوّجل قَالَهُ﴾ 1

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور ہم آپ کے ساتھ تھے جب آخری رکعت سے آپ نے اپنے سر کو اٹھایا تو کہا اللہ تعالیٰ (قبیلہ) لحیان، رعل ذکوان اور عصیہ پر لعنت کرے انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے (قبیلہ) اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور (قبیلہ) غفار کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادے (یہ کہہ

---

1 مسند احمد بن حنبل، مسند المدنیین، مسند خفاف، حدیث نمبر 15975 یہ حدیث صحیح ہے۔

کر) پھر آپ سجدہ میں چلے گئے اور سلام پھیرنے کے بعد آپ نے لوگوں کو کہا، اے لوگو! یہ (کلمات) میں نے نہیں کہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے کہے ہیں۔"

اور صحیح مسلم کی روایت کے مطابق آپ نے فرمایا کہ

﴿اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بنی لحیان ورِعْلا وَذَكْوان وعُصَيَّة عصوا اللّٰهُ ورسوله غِفَارَ غفر اللّٰه لها واَسْلَمُ سالَمَهَا اللّٰهُ﴾ 1

"اے اللہ بنی لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت کر انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (قبیلہ) غفار کو اللہ معاف فرمائے اور (قبیلہ) اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔"

اور سنن نسائی میں ہے کہ ﴿قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رَعْلًا وذكوان ولحيان﴾ 2 "آپ مہینہ بھر دعائے قنوت میں رعل، ذکوان اور لحیان پر لعنت کرتے رہے۔"

وجہ لعنت:

ان دغابازوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا دیا، تعلیم کے بہانے ستر قراء کرام کی جماعت ساتھ لے گئے، اور لیجا کر شہید کر دیا، بایں وجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر مہینہ بھر لعنت کرتے رہے اور یقیناً اگر آپ کو ان کے خبث باطل کا پہلے علم ہوتا تو آپ اپنے قراء کرام کو کبھی نہ بھیجتے / لا یعلم الغیب الا اللّٰہ۔ غیب صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ (القرآن)

---

1 كتاب المساجد و مواضع الصلاة

2 سنن نسائی شریف، باب اللعن فی القنوت، مسند احمد، مسند المكثرين۔ (حدیث صحیح ہے)

آج امریکہ بھی لعنتی ہے اور اس کے لعنتی ہونے میں ذرا برابر شک نہیں جو دینِ اسلام کے مجاہدوں، قاریوں اور عالموں کو قید و بند کی صعوبتوں میں گرفتار کرنے کے بعد دہشت گرد کہتے ہوئے شہید کر دیتا ہے۔ اللّٰھُمَّ العنھم لعناً کَبِیْراً وخذھم فی الدنیا والآخرۃ انک قویٌّ عزیز

22 قریش کے ظالم حکمرانوں پر لعنت:

سیدنا حضرت ابو برزہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الأمراء من قریش الأمراء من قریش الأمراء من قریش لی علیھم حق ولھم علیکم حق مافعلوا ثلاثاً ماحکموا فَعَدَلُوْا وَاسْتَرْحَموا فرحموا وعَاھَدُوْا فَوَفُوْا فَمَنْ لَمْ یَفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْھُمْ فعلیہ لَعنۃ اللّٰہِ والملائکۃ والناس أجمعین﴾ [1]

”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا امراء قریش سے ہوں گے، امراء قریش سے ہوں گے، امراء قریش سے ہوں گے میرا ان پر حق ہے اور ان کا تم پر حق ہے جو انہوں نے کیا یہ بات آپ نے تین مرتبہ کہی۔ جب تک وہ فیصلہ کریں تو انصاف کریں اور ان سے شفقت و مہربانی طلب کی جائے تو وہ رحم کریں اور جب عہد کریں تو پورا کریں جو ان میں سے یہ (تین کام) نہ کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت۔“

---

1 سنن النسائی، مسند احمد، مسند البصریین، مسند ابی برزۃ حدیث نمبر 18967، یہ حدیث صحیح ہے۔ اور علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: رجالہ ثقات اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مجمع الزوائد، کتاب الخلافۃ ج5 صفحہ 195، کتاب الدعا، للطبرانی ص 582، حدیث نمبر 2116، صحیح الترغیب 2190

قارئین کرام! قبیلہ قریش کی شان وشوکت اپنی جگہ لیکن اگر وہ بھی حق سے، عدل انصاف اور رحمدلی سے منہ پھیر لے تو ان کے لئے بھی سخت وعید ہے......

یاد رہے! اسی حدیث کو دلیل بناتے ہوئے بعض اہل علم یزید، حجاج اور مروان وغیرہ پر لعنت کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے حدود اللہ کو پامال کرتے ہوئے قتل و غارت کا بازار گرم کیا اور صحابہ سمیت صاحب تقویٰ لوگوں کو ظلم کا نشانہ بنایا۔ بہرحال ظالم حکمرانوں کا ظلم اور فسق وفجور اپنی جگہ پر لیکن اس کے باوجود ان پر لعنت کرنی چاہیے اور نہ ہی ان کو گالیاں [1] دینی چاہیے یہی محدثین کا منہج اور ائمہ سلف کا عقیدہ، نظریہ اور مؤقف ہے۔

23 اہل مدینہ پر ظلم کرنے اور انہیں خوفزدہ کرنیوالے پر لعنت:

مدینہ طیبہ امن وسلامتی کا گہوارہ، مسکن پیغمبر، مرکز نبوت ورسالت اور مرجع اصحاب بھی ہے۔ اس سے بڑی شقاوت، بغاوت اور سرکشی کیا ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص حرم مدینہ کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے وہاں قتل وغارت کرے اور اہل ایماں کو ظلم کا نشانہ بنائے۔ سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدعا کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اَللّٰھُمَّ مَنْ ظَلَمَ اھل الْمَدِیْنَةِ وَأَخافھُمْ فَأَخِفْه وعلیه لعنة اللّٰهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ لَایُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَاعَدْلٌ﴾ [2]

---

1. صحیح حدیث میں وارد ہے کہ ﴿لَاتَسُبُّوا الأموات فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰی مَاقَدَّمُوْا﴾ مردوں کو گالی نہ دو بلاشبہ انہوں نے جو آگے بھیجا ہے اس کو پالیا ہے صحیح بخاری شریف

2. مجمع الزوائد، کتاب الحج باب فیمن أخاف اھل المدینہ ج 3 ص 309، امام ہیثمی فرماتے ہیں: رجاله رجال الصحیح اس حدیث کے راوی صحیح بخاری کے ہیں۔ مسند احمد، مسند الشامیین مسند عمرو بن خارجہ حدیث نمبر 17620 حدیث صحیح ہے۔

"اے اللہ! جس نے مدینہ والوں پر ظلم کیا اور انہیں ڈرایا تو اس کو ڈرا اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اس کی فرضی عبادت قبول کی جائے گی اور نہ ہی نفلی"

اس حدیث صحیح کو پیش نظر رکھتے ہوئے کئی جذباتی لوگ یزید پر لعنت کرتے ہیں کیونکہ اس نے اہل مدینہ پر خوف طاری کیا، خوف ہی نہیں بلکہ کثیر تعداد میں صحابہ، صحابیات بچے اور بوڑھے قتل کروائے اور اس خونریز واقعہ کو واقعہ حرہ کے نام سے تاریخ کے مستند غم آلود اوراق میں یاد کیا جاتا ہے۔1

---

1 اس سب کے باوجود یزید مسلمان تھا اور مسلمانوں کا حکمران تھا، واقعہ حرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے شارح بخاری، ماہر علم رجال امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ﴿قلتُ یومَ الحرَّۃِ قُتِلَ فیه من الانصارِ من لایُحصٰی عددُہ ونُھِبَتِ المدینۃُ الشریفۃُ وبُذِلَ فیھا السیفُ ثلاثۃَ ایام وکان ذلک فی ایامِ یزیدَ بنِ معاویۃَ﴾ میں کہتا ہوں کہ حرہ والے دن انصار کی کثیر تعداد کو قتل کیا گیا جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا اور مدینہ منورہ کو لوٹا گیا اور اس میں تین روز تلوار چلائی گئی اور یہ سب کچھ یزید بن معاویہ کے دور میں ہوا۔ فتح الباری، کتاب الجنائز، باب ماینھی من النوح والبکاء جلد نمبر 3 صفحہ 420، اسی طرح امام احمد بن حنبل سے یزید کے بارے سوال کیا گیا تو آپؒ نے فرمایا ﴿ھو الذی فعلَ بالمدینۃِ مافعلَ! قلتُ مافعلَ؟ قال: قَتَلَ من اصحابِ رسولِ اللہ ﷺ وفعلَ. قلتُ: ومافعلَ؟ قال نَھَبَھَا/﴾ "یزید وہ ہے جس نے مدینہ میں بہت کچھ کیا میں نے کہا کیا کیا؟ تو امام احمد فرمانے لگے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو قتل کیا...... میں نے کہا اور کیا کیا؟ تو آپ نے کہا اہل مدینہ کو لوٹا"...... مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ، کتاب مفصل الاعتقاد، جلد 4 ص 483، یاد رہے جمہور اہل علم کردار یزید پر مطمئن نظر نہیں آتے۔ امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں ﴿لیسَ بِأھلٍ ان یُروی عنہُ﴾ (تقریب التھذیب، صفحہ 1083) اس قابل نہیں کہ اس سے روایت کی جائے بلکہ یہ قریش کا پہلا نوعمر تھا جو ہلاکت دین کا باعث بنا۔ (فتح الباری، کتاب الفتن، باب قول النبی، ہلاک امتی اور اسی طرح مورخ شہیر حضرت علامہ امام ذہبیؒ یزید کے متعلق اپنی رائے کا اظہار اچھے الفاظ سے نہیں کرتے بلکہ لکھتے ہیں۔ بقیہ حوالہ اگلے صفحہ پر

اس ظلم عظیم کے باوجود یزید پر لعنت کرنا جائز نہیں بلکہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

﴿وَفِرقَةٌ لاتحبه ولاتَسُبُّهُ وَهذا هو المنصوصُ عَنْ الإمام احمد وعليه المقتصِدُوْنَ مِن أصحابه وغيرهم مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ 1

"ایک گروہ یزید کو گالی دیتا ہے اور نہ ہی اس سے محبت رکھتا ہے اور یہی موقف امام احمد اور ان کے ساتھیوں سمیت اعتدال پسند مسلمانوں کا ہے۔"

ماہر علم الرجال امام ذہبیؒ بھی فرماتے ہیں کہ ﴿یزید ممن لانسبه ولا نحبه﴾ 2 یزید اُن لوگوں میں سے ہے جن کو ہم گالیاں دیتے ہیں او ۰ ہی اُن سے محبت کرتے ہیں۔ (ونحن کذالک)

دوسری حدیث کے الفاظ یوں ہیں: آپ علیہ السلام نے فرمایا

﴿مَن اَخافَ اهل المدِيْنَةِ أخافَهُ اللّٰهُ﴾ 3

(وكَانَ نَاصِبِيًّا، فَظًّا، غَلِيْظًا ، جلِفًا ، يَتَناوَلُ المسكر ويفعل المنكر)(سیر اعلام النبلاء ج4 صفحہ 37) اور اسی طرح شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت اور اہل علم وخرد کا یہی موقف ہے کہ یزید اللہ کے نیک بندوں میں سے نہیں تھا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ بھی خیر القرون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ﴿ومِنَ الْقُرُوْنِ الفَاضِلةِ اتفاقاً من هو منافق أو فاسق ومنها الحجاج ويزيد بن معاويه ومختار﴾ اور قرون فاضلہ میں ایسے لوگ بھی ہوئے ہیں جو بالاتفاق منافق یا فاسق ہیں۔ اُن میں سے حجاج، یزید بن معاویہ اور مختار ہے۔ (حجۃ اللہ البالغۃ 215/2) بہر صورت ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہی گزارش کریں گے کہ وہ دفاع یزید میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کے متعلق گستاخی کرنے سے حد درجہ پرہیز کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اہل تشیع کی مخالفت اور یزید سے محبت کرتے ہوئے اہل بیت کی شان میں کوئی جملہ کہہ بیٹھیں۔ ان شاءاللہ اس موضوع پر مبنی برانصاف ہمارے علمی وتحقیقی اور مدلل، فیصلہ کن مقالے کا انتظار فرمائیں۔

1 مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ کتاب مفصل الاعتقاد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 483۔ 2 سیر اعلام النبلاء ج4 صفحہ 36 3 سلسلة الاحاديث الصحيحة 382/5، حدیث 2304

جس نے مدینہ والوں کو ڈرایا اللہ اُن پر خوف مسلط کرے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مدینہ اور اہل مدینہ کی عزت اور اُن کا دل و جاں سے احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

24 مدینہ طیبہ میں بدعت یا ظلم جاری کرنے والے

25 اور بدعتی، ظالم کو پناہ دینے والے پر لعنت:

اہل ظلم یا اہل بدعت کی حوصلہ افزائی کرنا بہت بڑا جرم ہے اور بالخصوص مدینہ طیبہ میں اہل ظلم اور اہل بدعت کو پناہ دینا حد درجہ گناہ ہے اور رسول اللہؐ نے بدعتی، ظالم یا مفسد کو پناہ دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں:

﴿ماعِندَنا شیٌ اِلّا کِتابَ اللّٰہِ وَھٰذِہِ الصَحِیفَۃَ عَنِ النَّبی ﷺ المدینۃُ حرمٌ مابَینَ عائِرٍ الی کذا مَنْ اَحْدَثَ فِیھا حَدَثًا اَوْ اٰویٰ مُحدِثًا فَعَلَیہِ لَعنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِینَ لَایُقبَلُ مِنْہُ صَرفٌ وَلَا عَدْلٌ﴾ 1

ترجمہ: ہمارے پاس (تحریری شکل میں) قرآن مجید اور نبی اکرم کے اس صحیفے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ مدینہ عیر سے لے کر فلاں جگہ تک حرم ہے۔ جس شخص نے اس میں کوئی بدعت جاری کی یا بدعتی ظالم کو جگہ دی

1 صحیح بخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب حرم المدینہ، صحیح مسلم شریف، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر 2434، اور حضرت انسؓ کی روایت کے مطابق جس نے وہاں کی گھاس اکھاڑی اس پر بھی تمام کی لعنت ہے۔

اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اُس کی نفلی عبادت قبول ہوگی نہ ہی فرضی۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں ﴿ وَالْمُرَادُ بِالْحَدَثِ وَالْمُحْدِثِ الظُّلْمُ وَالظَّالِمُ عَلَى مَاقِيْلَ ﴾ 1 ایک قول کے مطابق حدث اور محدث سے مراد ظلم اور ظالم ہیں۔ اور ماہر علم لغت حافظ ابن اثیر فرماتے ہیں ﴿ الحدث الأمر الحادثُ المنكرُ الذى لَيْسَ بمعتادٍ وَلَامَعْرُوفٍ فى السُّنَّةِ ﴾ 2 حدث سے مراد ایسا نیا کام ہے جو سنت میں معروف اور موجود نہ ہو۔ (یعنی بدعت)

قارئین کرام! مدینۃ الرسول ﷺ چشمہ اسلام اور مرکزِ سنت ہے۔ پیغمبرِ رحمت کی اداؤں کا شہر اور دعاؤں کا صلہ ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں ایسے کم بخت پر سخت لعنت کی گئی ہے جو وہاں بدعات یا ظلم کو فروغ دے یا کسی بدعتی لعین کی پشت پناہی کرے۔

الحمد للہ دورِ حاضر میں اہلِ بدعت اور اہل ظلم کے کئی گمراہوں پر پابندی ہے کہ وہ پاکیزہ و مبارک جگہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی مرنے کے بعد اُن کو وہاں دو گز جگہ نصیب ہوتی ہے۔

دُعا ہے کہ رب تعالیٰ تعالیٰ ہمارے ملک کو بھی بدعت اور مبتدعین سے پاک فرمائے کہ جنہوں نے توحید و سنت کے پرنور چہرہ کو مسخ کرتے ہوئے شرک و بدعت کو فروغ دیا ہے اور کئی چیزیں اپنی طرف سے دین میں داخل کر دی ہیں۔

26 غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے والے پر لعنت:

اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی غیر کے نام پر جانور ذبح کرنا شرک ہے اور ایسا

1 فتح الباری، جلد 4 صفحہ 84، حدیث 1870،
2 النهاية فى غريب الحديث ج 1 صفحہ 135، مادہ حدث

کرنیوالے پر لعنت ہے۔ الشیخ صالح المنجد حفظہ اللہ فرماتے ہیں ﴿قد یجتمع فی الذبیحة محرمان وهما الذبح لغیر الله والذبح علی غیر اسم وکلاهما مانع للأکل منها﴾ 1 ''ذبیحہ میں دو چیزیں حرام ہیں اللہ کے علاوہ کسی غیر کے لئے ذبح کرنا یا اللہ کے نام کے علاوہ کسی غیر کے نام پر ذبح کرنا دونوں صورتوں میں ایسے گوشت سے کھانا ممنوع ہے''۔

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ 2

''اور اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر لعنت کی جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا''۔

اور ایک حدیث کے لفظ یوں ہیں ﴿مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ 3

''آپ ؐ نے فرمایا غیر اللہ کے لئے ذبح کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے''۔

اس لئے نذر و نیاز اور قربانی صرف اور صرف اللہ کے نام پر اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیے اگر ذبح کے وقت کسی غیر اللہ کا نام لیا یا اللہ کے سوا کسی کو شریک کیا یا کسی بت، قبر یا زندہ اور فوت شدہ کا تقرب چاہا تو ایسا شخص رحمت الٰہی سے محروم اور لعنت، دھتکار اور پھٹکار کا مستحق ٹھہرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے......... آمین

---

1 محرمات استهان بها الناس یجب الحذر منها صفحہ 19۔

2 صحیح مسلم شریف، کتاب الأضاحی حدیث نمبر 3657، سنن نسائی شریف کتاب الضحایا حدیث نمبر 4346، الجامع فی الحدیث، جلد 1 صفحہ 228، حدیث 150۔

3 مسند احمد، مسند بنی ہاشم، مسند ابن عباسؓ حدیث نمبر 1779

27 بدعتی یا ظالم کو پناہ دینے والے پر لعنت:

پہلے آپ پڑھ چکے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں بدعت کو فروغ دینے والا یا بدعتی کو پناہ دینے والا لعنتی ہے آنے والی صحیح حدیث میں عمومی طور پر اس شخص پر لعنت کی گئی ہے جو کسی جگہ پر بھی بدعتی کو پناہ دے، اس کی حفاظت وخدمت کرے اور کسی طرح بھی اُس کا مددگار ومعاون ثابت ہو۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا﴿وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا﴾ 1 ''اور اللہ تعالیٰ نے بدعتی کو پناہ دینے والے پر لعنت کی ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں ﴿اَلْمُحْدِثُ هُوَ مَنْ يَاتِى بِفَسَادٍ فِى الْاَرْضِ﴾ 2 محدث سے مراد وہ شخص ہے جو زمین میں فساد لائے۔

قارئین کرام......! دینِ اسلام میں بدعت کو داخل کرنا یہ سب سے بڑا فساد ہے۔ اس فساد سے اسلام کی روحانیت اور جامعیت پر حرف آتا ہے اور اس حدیث کی روشنی میں ہم مسلمانوں کو اہل بدعت اور اہل فساد سے اعراض کرنا چاہیے اور اللہ کے لئے ان سے بغض رکھنا چاہیے کیونکہ بدعتی سے معمولی تعاون بھی باعث عذاب ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بدعت اور اہل بدعت کی صحبت سے محفوظ فرمائے۔

28 قرآن مجید میں زیادتی کرنے والے پر لعنت:

قرآن کریم یہ وحی الٰہی ہے کسی ولی بلکہ نبی تک کو بھی اس میں کمی بیشی

---

1 صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب تحریم، الذبح لغیر اللہ حدیث نمبر 3657

2 شرح مسلم نووی، جلد 2 صفحہ 160

کرنے کی قطعاً کوئی اجازت نہیں۔ سید الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام جس طرح اللہ جل شانہ کی طرف سے آیات بینات لے کر آئے، سید الرسل جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہٖ اسی طرح اس کو بیان فرمایا اور امت کے سامنے پیش کیا۔

سیدہ کائنات، صدیقۂ امت حضرت عائشہ بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابُ الدَّعْوَةِ: اَلزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ......الخ﴾[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ آدمیوں پر میں نے اور اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ کی کتاب (یعنی قرآن شریف) میں زیادتی کرنے والا۔"

قرآن مجید میں زیادتی سے مطلب یہ ہے کہ کتاب حق میں اپنی طرف سے آیات کا اضافہ کیا جائے یا کسی آیت کا مفہوم وہ بیان کیا جائے جو قرآنی الفاظ اور شرعی حکم کے مخالف ہو جس طرح یہود و نصاریٰ نے کیا۔

اور جیسا کہ آج کل اپنے موقف اور نظریہ کو کتاب اللہ پر پیش نہیں کیا

---

1 مستدرک الحاکم کتاب الایمان، ج 1 صفحہ 36 امام حاکم فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے اور علامہ ذہبی نے اس حکم کی موافقت کی ہے۔ صحیح ابن حبان، ذکر لعن النبی مع سائر الانبیاء (ج 7 صفحہ 501) حدیث نمبر 5719، جامع ترمذی ابواب القدر {یاد رہے جامع ترمذی کے بعض نسخوں میں یہ حدیث ساقط ہے} مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 205، امام ہیثمی فرماتے ہیں۔ رجالہ ثقات اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مشکوۃ المصابیح تحقیق البانی جلد 1 صفحہ 39، حدیث 109، باب الایمان بالقدر اور اسی طرح امام طبرانی رحمہ اللہ نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔ اور یہ روایت حسن ہے۔

جاتا بلکہ قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کو اپنے مسلک کے مطابق ڈھالا جاتا ہے۔ جو کہ سراسر ضلالت وسفاہت ہے۔

یاد رہے! کتاب اللہ میں زیادتی کفر ہے اور کسی آیت کا مفہوم کتاب وسنت کے مخالف بیان کرنا یہ بدعت اور گمراہی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا فرمائے۔

29 تقدیر کو جھٹلانے والے پر لعنت:

اچھی بری تقدیر کو ماننا یہ جزو ایمان ہے تقدیر پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا کیونکہ یہ ارکان ایمان میں سے چھٹا اہم ترین رکن ہے۔

مسئلہ تقدیر انتہائی حساس اور پیچیدہ ہے اسی لئے گہرائی میں جاتے ہوئے اس مسئلہ پر بحث مباحثہ کرنے سے شریعت نے سختی کے ساتھ منع فرمایا اور اس کو جھٹلانے والے پر بھی لعنت کی۔

مذکورہ حدیث میں جن چھ لعنتیوں کا ذکر ہے اُن میں سے دوسرا لعنتی ﴿الْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ تَعَالٰى﴾ ''اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا ہے۔

جو تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا اور یاد رہے مسئلہ تقدیر میں گمراہ ہونے والے دو طرح کے ہیں: (1) قدریہ (2) جبریہ

قدریہ:

قدریہ نے تقدیر کی نفی کرتے ہوئے اللہ کے ساتھ بندوں کو بھی افعال کا خالق قرار دے دیا۔

جبریہ:

جبریہ نے تقدیر کے اثبات میں غلو کیا اور انہوں نے بندے کے عمل اور

اختیار کی بالکل نفی کر دی اور دونوں گروہ گمراہ ہوگئے۔

مسئلہ تقدیر میں علماء حق کا موقف یہ ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا علم ساری کائنات سے زیادہ ہے اور اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اُس نے اپنے کامل علم کی بناء پر ہر انسان کے دنیا میں آنے سے قبل ہی لکھ دیا ہے کہ یہ نیک ہوگا یا بد، جنتی ہوگا یا جہنمی لیکن یاد رہے اللہ تعالیٰ نے انسان سے اختیارات، فکر و نظر اور عقل و شعور کو سلب نہیں کیا، بلکہ انبیاء و رسل کو بھیج کر، کتب و صحائف نازل فرما کر گمراہی و ضلالت اور رشد و ہدایت کے راستوں کو بیان فرمایا اور پھر مکمل اختیار دے دیا۔ جو چاہے مان لے اور جو چاہے نا مانے۔ مگر انسان کے فیصلے اور اُس کے اختیار کا علم پہلے ہی خداوند قدوس کو ہوتا ہے۔ اور یہی تقدیر ہے اس لئے تقدیر کی بنیاد پر نیک اعمال چھوڑنا اور نیکی کے لئے جدوجہد نہ کرنا حد درجہ گمراہی اور تباہی ہے۔

30 جبر سے مسلمانوں پر مسلط ہونے والے حکمران پر لعنت:

عدل و انصاف کے تقاضوں کو پامال کرتے ہوئے اگر کوئی شخص بزور قوت برسر اقتدار آئے اور سرکشی کرتے ہوئے صاحبِ عزت، دیندار، علماء و فضلاء اور اہل تقویٰ کی ذلت و اھانت اور بے ادبی کرے اور سلاطین و وزراء اور اہل جور (یعنی ظالموں) کو اعلیٰ عہدوں پر فائز کرتے ہوئے اُن کی حوصلہ افزائی اور پشت پناہی کرے۔ ایسے سرکش اور ظالم حکمران کا رسول اللہ ﷺ نے لعنتیوں میں شمار کرتے ہوئے یوں ذکر فرمایا ﴿وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ فَيُعِزُّ بِذٰلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ وَيُذِلُّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ﴾

''اور بزورِ قوت و طاقت تسلط حاصل کرنے والا تاکہ وہ اس سے ایسے شخص کو عزت دے جس کو اللہ نے ذلیل کیا ہے اور ایسے شخص کو ذلیل

کرے جسے اللہ نے عزت بخشی ہے۔"

شارح حدیث محدث عبیداللہ مبارک پوری ﴿المتسلط بالجبروت﴾ کی شرح میں فرماتے ہیں:

﴿ای الانسان المستولی المتقوی الغالبِ أو الحاكم بالتكبّر والعظمة الناشي عن الشوكة والولاية﴾

"ایسا شخص جو بزورِ قوت وطاقت برسرِ اقتدار آئے یا شوکت واقتدار کی بناء پر حکومت کرنے والا تکبر ونخوت سے۔"

اور مزید لکھتے ہیں ﴿ليعز من اذله الله اى يرفع مرتبة من اذله الله لكفره أو لفسقه على المسلمين ويذل من اعزه الله بأن يخفض مراتب العلماء والصلحا إو نحوهم﴾ 1

"اور ایسے شخص کو عزت دے جس کو اللہ نے ذلیل کیا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے رتبے کو مسلمانوں پر بلند کرے جس کو اللہ نے کفر وفسق کی وجہ سے ذلیل کیا۔"جس طرح کہ اکثر مسلم امراء وسلاطین کا وتیرہ رہا ہے" اور ایسے شخص کو ذلیل کرے جس کو اللہ نے عزت دی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل علم اور نیکوکار لوگوں کے رتبے کو گرائے اور اُن جیسے پاک باز لوگوں کی قدر نہ جانے۔

یاد رہے! اب اسلامی ممالک کے حکمرانوں کی یہی حالت اور (Position) ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

1 مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح،کتاب الایمان،باب الایمان بالقدر،جلد 9،صفحہ 197

31 اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کرنیوالے پرلعنت:

رسول اکرم ﷺ نے لعنتیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ﴿والمستحل لِحُرُمِ اللّٰہ﴾ ''اور اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کرنے والا''

حُرُمِ یہ حرام کی جمع ہے اس سے مراد حرمت والے مہینے، حرم مکہ و مدینہ اور حرمت مساجد مراد ہے محدث مبارک پوری فرماتے ہیں: کہ

﴿یُرِیْدُ به حرم مكة بان يفعل فيه مالايحل فيه عن الاصطياد وقطع الشجرة﴾

''اس سے مراد حرم مکہ ہے اس میں وہ کام کیئے جائیں جو وہاں کرنا حلال نہیں مثلاً شکار کھیلنا اور درخت کاٹنا''

بحیثیت مسلم ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھیں اور بالخصوص قتل و غارت، فتنہ وفساد سے سخت گریز کریں وگرنہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ حرماتِ الٰہی پامال کرنے والے ظالم کو برے انجام اور سخت عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

32 اہلِ بیت ؓ کی عزت کو پامال کرنے والے پرلعنت:

اگر کوئی کہے کہ مجھے سورج سے پیار اور اُس کی شعاعوں اور کرنوں سے نفرت ہے، سمندر سے پیار اور اُس کی موجوں اور لہروں سے نفرت ہے، پھول سے پیار مگر اس کی خوشبو اور پتوں سے نفرت ہے، چاند سے پیار مگر اس کی چاندنی اور روشنی سے نفرت ہے تو سمجھ لیجئے ....!!

ایسا شخص اپنے دعوے میں جھوٹا اور محبت میں کھوٹا ہے وگرنہ یہ ممکن ہی نہیں ....

اسی طرح آج کوئی اہلسنت یا اہل حدیث رسول اللہ ﷺ سے محبت و الفت کے دعوے تو کرے لیکن آپ کی آل ، اولاد اور ازواج سے عقیدت و چاہت نہ رکھے، دل و جان سے اُن کا ادب و احترام اور دفاع نہ کرے تو جان لے کہ ایسا شخص عاشق مصطفیٰ یا محب رسول قطعاً نہیں ہوسکتا۔ آج کل اہل بیت اور آل محمد کی عزت پر حملے، نکتہ چینی عام ہورہی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ﴿والمستحل من عِترتی ماحرم اللہ﴾: ''جو میری عترت کی عزت و حرمتکو حلال کرے جس کو اللہ نے حرام کیا ہے اُس پر (میری اللہ کی لعنت ہے۔'' اور عترت ﴿نسل الرجل و ذریتہ ﴾ آدمی کی نسل اور اولاد کو کہتے ہیں بلکہ صحیح حدیث میں آپ ﷺ نے عترت کے مفہوم کو متعین فرمادیا۔ ﴿وعِترتی اهلُ بیتی﴾ ''اور میری عترت میرے اہل بیت ہیں''۔ یادرہے ﴿والمستحل من عِترتی ماحرم اللہ﴾ کا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میری عترت میں سے جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھے یعنی میرے اہل بیت ہونے کے باوجود جو حرمات الٰہی کو پامال کرے اور میری قرابت و رشتہ داری کے باوجود ان چیزوں کا خیال نہ رکھے ایسے افراد پر لعنت۔

[یادرہے......! عصرِ قریب میں اہل بیت اور بالخصوص سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیر و توہین میں محمود عباسی ناصبی اور فیض عالم صدیقی ناصبی نے بہت ناپاک کردار ادا کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صحیح احادیث کا انکار اور بالخصوص صحیح بخاری شریف پر ناپاک قلم پھیرائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ انہی کی کتابوں پر اعتماد کرتے ہوئے کچھ اہل علم دھوکے کا شکار ہیں۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اہل بیت کی عقیدت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین]

33 رسول اللہ ﷺ کی سنت چھوڑنے والے پر لعنت:

سچا محبّ اپنے محبوب ؐ کی اداؤں کو معیارِ زندگی سمجھتا ہے اور یہی کامل محبت کی نشانی ہے اور جو محبوب ؐ کے طرزِ زندگی کو مشعل راہ نہ سمجھے وہ دعویٰ عشق میں کاذب اور حقوقِ محبوب کا غاصب ہے۔ حضرت عائشہ والی حدیث میں جن ملعونین کا ذکر ہوا ان میں چھٹا اور آخری لعنتی تارکِ سنت ہے جیسا کہ آپ ؐ نے فرمایا: ﴿و التارک لِسُنَّتِي﴾ ''اور میری سنت کو چھوڑنے والا''

یعنی طریقہ نبوی کو چھوڑ کر جاہلانہ رسم و رواج اپنانے والا اور آپ ؐ کی سنتِ مبارکہ سے اعراض کرنے والا رحمت سے دور اور لعنت کا مستحق ہے۔ اور صحیح بخاری [1] میں وعید شدید کچھ یوں ہے:

﴿فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي﴾ ''جس شخص نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿جُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصِّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ اَمْرِي﴾ [2] اللہ تعالیٰ نے میری مخالفت کرنے والے پر ذلت اور رسوائی ڈال دی ہے۔

قارئین کرام! سنتِ رسول سے استہزا اور مذاق کرنا یہ غضب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے اور آپ ؐ کی پیاری سنتوں کو اپنانا باعث رحمت و فضل ہے۔

صد افسوس: کہ آج ہمارے معاشرہ میں کئی افراد میٹھی میٹھی سنتوں کے نام پر بدعت اور ضلالت کو فروغ دے رہے ہیں اور سنت کا نام لے کر ایسی

---

[1] کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح
[2] مسند احمد تحقیق احمد محمد شاکر 7/121

ایسی حرکات کرتے ہیں کہ جن کا سنتِ مصطفیٰ سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ جب ان سے پوچھا جائے کہ صحیح سند کے ساتھ عمل مصطفیٰ اور حدیث دکھاؤ تو بات کو گول مٹول کر دیتے ہیں، جبکہ مکمل یقین کے بعد کسی چیز کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ تمام بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراطِ مستقیم عطا فرمائے۔

34 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالیاں دینے والے پر لعنت:

نفوس قدسیہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ادب و احترام ہر مسلمان پر فرض ہے اور جزوِ ایمان ہے۔ فقہ جعفریہ میں بھی گالم گلوچ کی شدید مذمت ہے۔ اگر بتقاضہ بشریت کسی صحابیؓ سے کمی بیشی، گناہ یا ظلم کا کام ہو بھی جائے تب بھی ہمیں اُن کے خلاف زبان نہیں چلانی چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ سے اُن کے متعلق عافیت وسلامتی کا سوال کرتے ہوئے دل و جاں سے اُن کا ادب واحترام کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ﴿احفظوني في أصحابي﴾ [1] میری وجہ سے میرے صحابہ کا خیال رکھو، اُن کی حفاظت کرو۔ اور دوسری حدیث کے لفظ ہیں ﴿أحسنو الى اصحابي﴾ [2] میرے صحابہ کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آؤ اور جو شخص ان احادیث کے خلاف صحابہ کا ذکر کرتے ہوئے توہین آمیز یا گستاخانہ لہجہ اختیار کرتا ہے اُس کیلئے بھی احادیث میں شدید مذمت ہے۔ اور صحابہ کے متعلق گالم گلوچ کرنے والا لعنتی و مردود شخص ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

1 مسند ابی یعلی، جلد 1، صفحہ 102، موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، صفحہ 568

2 سلسلة الاحاديث الصحيحة حديث نمبر 1146

﴿مَنْ سَبَّ أَصْحَابِی، فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ﴾ 1

''جس نے میرے ساتھیوں کو گالی دی، اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔''

اور اسی طرح صدیقۂ کائنات حضرت عائشہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں:

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِی لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ﴾ 2

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو گالیاں نہ دو اللہ تعالیٰ لعنت کرے ایسے شخص پر جو میرے صحابہ کو گالیاں دے''۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ﴿لَاتَسُبُّوا اصحابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فان اللّٰهَ عزّوجل أمرنا بالاستغفارِ لهم وهويعلمُ انهم سيَقْتُلُونَ﴾ 3 رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو گالیاں نہ دو بے شک اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے استغفار کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ جانتا تھا کہ وہ لڑائی کریں گے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ﴿لا تَسُبُّوْا اصحابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فلمقامُ احدِهم ساعَةً یعنی مع رَسولِ

---

1 سلسلة الاحاديث الصحيحة، علامہ البانیؒ جلد 5 صفحہ 446 حدیث 2340۔

2 کتاب الدعاء للطبرانی ص 581، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، جلد 10، صفحہ 24، اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3 فضائل الصحابہ از امام احمد، 1 / 70، کتاب الشریعہ، از آجری 5 / 2492

اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمُرَهُ ﴾1 رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو گالیاں نہ دو۔ آپ کے ساتھ اُن کی ایک گھڑی تمہارے زندگی بھر کے عمل سے بہتر ہے۔

ان احادیث مبارکہ اور آثار کی روشنی میں میں اہل تشیع حضرات سے مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ وہ اللہ کی لعنت سے بچیں اور الشافی ترجمہ کافی باب السباب 4/324 پڑھ کر عمل کریں اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق پاک صاف ذہن رکھیں اور رحمت الٰہی حاصل کریں۔

35 والدین کو لعنت کرنے والے یا گالی دینے والے پر لعنت:

ماں باپ اولاد کے لئے بہت بڑی نعمت ہیں بلکہ ان کا وجود باعث رحمت و برکت ہے۔ ان کو راضی رکھنے سے اللہ سبحانہ تعالیٰ راضی ہو جاتے ہیں اور اُن کو ناراض کرنے سے اللہ تعالیٰ غصے میں آ جاتے ہیں۔ ہمارے معاشرہ میں آئے دن ماں باپ کی قدر کم ہو رہی ہے۔ ہر بچہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہوئے والدین کو جاہل، بے سمجھ اور بوجھ سمجھنا شروع کر دیتا ہے اور دوست ساتھی بھی ایک دوسرے کے والدین کی ذرہ برابر حیاء نہیں کرتے بلکہ آج کل اپنے دوست احباب کے ماں باپ کو لعن طن کرنا اور انہیں گالیاں دینا عادت ہی نہیں بلکہ فیشن اور Style بن چکا ہے۔ اور کئی آوارہ مزاج نوجوان سگے بھائیوں سے لڑتے جھگڑتے ہوئے اپنے ہی ماں باپ کو لعن طعن اور گالی گلوچ کا نشانہ بناتے ہیں جو کہ حد درجہ سنگین جرم اور خطرناک گناہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے

---

1 السنة لابن ابی عاصم 2/484، فضائل الصحابہ از امام احمد، 1/67، نوٹ: اس موضوع پر مزید دلائل اور تفصیل کے لئے ہماری کتاب ﴿مذمتِ گالی﴾ کا ضرور فرمائیں۔

شخص پر لعنت فرمائی جو اپنے ماں باپ کی بے قدری اور توہین کرتے ہوئے اُن کو گالیاں نکالتا ہے۔ اور اُن کے متعلق اپنی زبان کا غلط استعمال کرتا ہے۔

سیدنا حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيهِ﴾ [1]

"اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے اپنے ماں باپ پر لعنت کی"۔

بالفاظ دیگر آپؐ نے فرمایا:

﴿لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ وَالِدَيْهِ﴾ [2]

"اپنے ماں باپ کو گالیاں دینے والے پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے"

اور بروایت دیگر آپؐ نے فرمایا:

﴿مَلْعُوْنٌ مَنْ سَبَّ اَبَاهُ، مَلْعُوْنٌ مَنْ سَبَّ اُمَّهُ﴾ [3]

"اپنے باپ کو گالی دینے والا لعنتی ہے، اپنی ماں کو گالی دینے والا لعنتی ہے۔"

قارئین کرام......! اگر والدین بڑھاپے کی وجہ سے بسا اوقات غصہ میں آجائیں یا آپ کے مزاج کے خلاف کوئی بات کہہ دیں، یا کام کر دیں تو فوراً غصہ میں لال پیلے ہو کر اُن کے سامنے زبان درازی نہ کریں بلکہ اُن کو اپنا

---

1 صحیح مسلم شریف، کتاب الأضاحی، باب تحریم الذبح لغیر اللہ حدیث نمبر 3657

2 مسند احمد، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند علی حدیث نمبر 816، مستدرک الحاکم الحدود باب من وقع على ذات محرم فاقتلوه

3 مسند احمد، مسند بنی ہاشم، مسند ابن عباس حدیث نمبر 1779

مہربان، محسن اور ہمدرد سمجھتے ہوئے خاموش رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برداشت، صبر اور والدین کی زیادتی کو معاف کرنے کا بہتر صلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔

مگر......! صد افسوس ہے ان نوجوانوں پر جو تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں اور بنظرِ حقارت دیکھتے ہوئے ان کی توہین کرتے ہیں۔ رب تعالیٰ ایسے آوارہ مزاج جوانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

36 حقیقی باپ کو چھوڑ کر غیر کی طرف نسبت کرنیوالے پر لعنت:

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿ومن ادّعی إلی غیرِ أبیہِ أو انتمٰی إلی غیرِ مَوالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعنَۃُ اللہِ وَالْمَلائِکَۃِ وَالنَّاسِ أجْمَعِیْنَ لَایَقْبَلُ اللّٰہُ منہ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صرفًا ولا عدلًا﴾ 1

''اور جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا اپنے مالکوں کو چھوڑ کر کسی غیر کی طرف انتساب کیا، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے روزِ جزاء اللہ ان کی فرضی، نفلی کوئی عبادت قبول نہیں کریں گے۔''

دینِ اسلام میں اپنے والدِ حقیقی کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا باپ باور کروانا یا کاغذات میں مطلب کے حصوں کیلئے وقتی طور پر ولدیت تبدیل کر لینا سنگین جرم

1 صحیح مسلم شریف، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ حدیث نمبر 2433

اور موجب لعنت کام ہے بلکہ سیدنا حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں آپ ؐ نے فرمایا:

﴿لاتَرغبُوا عَنْ آبائِکُمْ فَمَنْ رغب عن أبیه فقد کفر﴾[2]

"اپنے آباء سے منہ نہ موڑو جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا تحقیق اس نے کفر کیا"

بلکہ ایسے شخص پر تو جنت بھی حرام ہے۔ سیدنا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے:

﴿من ادّعٰی اِلی غَیْرِ أبِیْهِ وَھُوَ یَعْلَمُ أنّه غَیْرُ أبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ﴾[2]

"جس نے غیر باپ کی طرف نسبت کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ میرا باپ نہیں۔ تو ایسے شخص پر جنت حرام ہے"۔

پیش آمدہ مسئلے کی وضاحت:

بسا اوقات بچے کے باپ کا نام معلوم نہیں ہوتا۔ اکثر لوگ جو ہسپتالوں سے یا دیگر جگہوں سے لے پالک بچے لیتے ہیں تو اُن کے والدین کا علم نہیں ہوتا ایسی صورت میں بھی اپنے نام سے اُس کی ولدیت ظاہر نہیں کرنی چاہیے بلکہ اُس کے نام کے بعد ﴿بن ابیه﴾ لکھ دینا چاہیے۔ یا بوقت ضرورت کاغذی کاروائی

---

1 صحیح بخاری شریف (مترجم) کتاب الفرائض، باب من ادعی الی غیر ابیه جلد 8 صفحہ 152 حدیث نمبر 6768

2 صحیح مسلم شریف، کتاب الحج، باب فضل المدینة حدیث نمبر 2433

کیلئے عبداللہ یا عبدالرحمٰن لکھ دیں. بہرصورت غیرِ باپ کی طرف نسبت کرنا یہ درست نہیں۔رب تعالیٰ اس خطرناک گناہ سے امت مسلمہ کو محفوظ فرمائے۔

37 مسلمان کے عہد وامان کو توڑنے والے پر لعنت:

بابائے حسن وحسین سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿ذِمَّة المسلمین واحدة یَسْعٰی بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَر مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لعنةُ اللّٰهِ والملائکةِ والنّاسِ اَجْمَعِيْنَ لايُقْبَلُ مِنْهُ یوم القیامة صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ﴾ 1

”اور مسلمانوں کا ذمہ (قول واقرار کسی کو پناہ دینا) ایک ہے سب سے ادنیٰ (کم رتبے والا) مسلمان امان دے سکتا ہے جس نے کسی مسلمان کے عہد وامان کو توڑا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دِن اُس کی فرضی ونفلی کوئی عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مُستأمن (پناہ اور امان لینے والا) کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہیے جب تک وہ عہد وامان کے تحت رہے وگرنہ زیادتی کرنے والا شخص ملعون ہوگا۔

38 قصاص لینے کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والے پر لعنت:

قصاص ہی میں زندگی اور معاشرہ کی بقاء ہے وگرنہ معاشرہ کو جرائم سے پاک کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے اور قصاص کی راہ میں رکاوٹ ڈالنا گناہ

1 صحیح بخاری، صحیح مسلم شریف، کتاب الحج، باب فضل المدینة حدیث نمبر 2433

اور موجب لعنت ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًا اَوْفِيْ رِمِّيًا تكون بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ اَوْسَوْطٍ أو بِعَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ خَطأً وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَقَوَدُيَدِهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اجمعين لا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلا عَدْلٌ﴾[1]

"جو شخص ہنگامے میں مارا گیا یا پتھر، کوڑے لکڑی مارنے کی وجہ سے مر گیا تو اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جو جان بوجھ کر قتل کیا گیا، اس میں قصاص ہے اور جو کوئی اس کے قصاص لینے کی راہ میں رکاوٹ بنا، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اُس سے فرض و نفل کوئی عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔"

قارئین کرام......! آج کل ہمارے ملک میں نام نہاد اسلامی حکمران اور وزراء قرآن وسنت کی تعلیم سے عملی طور پر بہت دور ہیں اور اسی لئے یہ لوگ شرعی حدود و قیود اور تعزیرات و قوانین نافذ کرنے میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں اور اُن کا ایسا کرنا موجبِ لعنت ہے۔ اسلامی شرعی عدالتوں میں انگریز کا قانون چلانا اور اسلامی حدود کو نافذ نہ کرنا تعلیمات اسلامیہ کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے اور ویسے بھی قوانین اسلامیہ کی حد درجہ بے قدری ہے کہ اُن کو چھوڑ کر غیروں کے قوانین کو نافذ کیا جائے اور قانون سازی کا اختیار بندوں کو دے کر اللہ کی زمین میں فساد پھیلایا جائے۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکمل طور پر اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

1۔ سنن نسائی شریف، کتاب القسامۃ، باب من قتل بحجر أوسوط حدیث 4707 / سنن ابی داؤد شریف، کتاب الدیات، باب من قتل فی عمیا بین قوم حدیث نمبر 3935 یہ حدیث صحیح ہے۔

39 سود کھانے 40 سود دینے 41 سود لکھنے اور 42 سود کی گواہی دینے والے پر لعنت:

دین اسلام میں تجارت، خرید و فروخت اور طلب رزق حلال کو عین عبادت کہا گیا ہے، اور سودی لین دین کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے حرام قرار دیا گیا ہے بلکہ جو شخص کسی حوالہ سے بھی سودی کاروبار میں Involve ہوتا ہے اُس پر لعنت کی گئی ہے۔ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

﴿لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم آكِلَ الرِّبٰو وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هم سَوَاءٌ﴾ 1

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس کے تحریر کرنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا یہ سب (لعنت میں) برابر ہیں''۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿هذا تصريحٌ بتحريمِ كتابةِ المبايعةِ بين المُترا بيينِ والشهادةِ عَلَيْهِمَا وفيه تحريمُ الإعانةِ على الباطلِ واللهُ أعلم﴾ 2

ترجمہ: ''یہ حدیث اس مسئلہ میں واضح ہے کہ سودی لین دین کرنے والوں کی تحریر لکھنا اور انکا گواہ بننا حرام ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ ناجائز اور غلط کام کی مدد کرنا بھی حرام ہے''۔

---

1 صحیح مسلم شریف، کتاب المساقاۃ، باب الربا، جلد 2 صفحہ 27

2 المنهاج شرح مسلم بن الحجاج، جلد 2 صفحہ 88

یادرہے! جس بینک یا محکمہ میں سودی کاروبار یالین دین ہوتا ہے وہاں کے عہدے داران اور ملازمین سب گناہ اور لعنت میں برابر کے شریک ہیں اور ایسی ملازمت اور (Job) نہ چھوڑنے والے کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔

اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کی شدید مذمت فرماتے ہوئے یہاں تک ارشاد فرمایا کہ سود کے تہتر درجے ہیں سب سے کم تر درجہ اس گناہ کے برابر ہے کہ کوئی آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔1

اور ایک روایت کے لفظ ہیں:

﴿دِرْهَمُ رِبًا يأكُلُه الرَّجُلُ وهو يعلم أشد عند اللهِ من ستةٍ وثلاثين زنية﴾2

"جان بوجھ کر ایک درہم سود کھانا اللہ کے ہاں چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔" استغفر اللہ

مسلمان بھائیو! اگر دین اسلام میں سودی لین دین اس قدر بڑا گناہ اور جرم ہے تو پھر ہمیں فوراً توبہ کر لینی چاہیے۔ چند نام نہاد مُلّاؤں سے جواز کے فتوے لے کر سودی ملازمت یا کاروبار کرنا قطعاً درست نہیں بلکہ ایسے شخص کو ہر وقت برے انجام اور عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے۔ رب تعالیٰ سب کو برا وقت آنے سے پہلے پہلے سچی توبہ کر لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

1 صحیح سنن ابن ماجہ، التجارات، باب التغلیظ فی الربا، مستدرک الحاکم (37/2) حدیث صحیح

2 سلسلة الاحاديث الصحيحة، جلد 3، صفحہ 29، حدیث نمبر 1033

43 رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت:

رشوت وہ رقم ہے جو ابطال حق یا احقاق باطل یا اپنے مفاد کو پورا کرنے کے لئے کسی کو دی جائے۔1

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ

﴿لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الرَّاشِي والمُرْتَشِي﴾2

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔"

اور ایک کے لفظ یوں ہیں ﴿لعنةُ اللّٰهِ علی الرَّاشي والمُرتشي﴾

"رشوت لینے والے اور دینے والے پر اللہ کی لعنت ہے"۔3

امام عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں کہ

﴿فالراشيُّ من يعطي الذي يُعِينه علی الباطل. والمرتشي الآخذ والرائش الذي يسعی بينهما يستزيد لهذا أو يستنقِصُ لهذا. فأمّا ما يعطي توصّلا إلی أخذ حق أو دفع

1 القاموس الوحید صفحہ 629 از وحید الزماں قاسمی

2 جامع الترمذی، ابواب الاحکام باب ماجاء فی الراشی والمر۔ روایت سیدنا ابو ہریرہ سے ہے اس میں یہ لفظ زائد ہیں "فی الحکم" یعنی فیصلہ کرتے وقت کسی فریق سے رشوت لے کر اس کے حق میں فیصلہ کردینا ﴿حدیث صحیح﴾ مزید ھامش المطالب العالیۃ جلد 10، صفحہ 195

3 صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ 220، صفحہ 910، حدیث 5114، کتاب الدعاء للطبرانی 579، شرح السنۃ للبغوی جلد 10 صفحہ 88، حدیث 2493

ظلم فغير داخل فيه، روى انّ ابنَ مسعودٍ اخذ بأرضِ الحبشة في شئي فأعطى دِينارَيْن حتى خُلِّي سبيله. وروى عن جماعة من ائمة التابِعين قالو الابأس ان يصانع الرجل عن نفسه وماله اذا خاف الظلم﴾1

"راشی وہ ہے جو ایسے کو دے جو باطل کے حصول میں مددگار ہو اور مرتشی رشوت لینے والے کو کہتے ہیں اور رائش اس کو کہتے ہیں جو ان دونوں کے درمیان کمی وبیشی کروا کو ریٹ طے کرواتا ہے اور جو چیز حق کو حاصل کرنے اور ظلم کو دور کرنے کیلئے دی جائے وہ اس حدیث میں داخل نہیں اور عبداللہ بن مسعود کے بارے میں روایت کیا گیا ہے کہ حبشہ میں ان کو گرفتار کرلیا گیا تو انہوں نے دو دینار دے کر جان چھڑائی اور تابعین ائمہ کی ایک جماعت سے مروی ہے۔ کہ ظلم کا ڈر ہو تو اپنی جان اور مال کی حفاظت کی خاطر کچھ دینے میں کوئی حرج نہیں؟

بہرحال حتی المقدور رشوت سے بچنا چاہیے لیکن اگر کسی کا حق غصب کئے بغیر، اپنے حق کو حاصل کرنے کے لیے، ظلم وزیادتی کی روک تھام کے لئے رشوت دینا جائز ہے ایسی صورت میں رشوت خور گنہگار ہوگا نا کہ بحالت مجبوری رشوت دینے والا۔

اور اسی طرح مجبوری کی صورت میں جو آدمی رشوت دے کر نوکری حاصل کرتا ہے اس کی کمائی حلال ہوگی اگر وہ نوکری والا کام شرعاً حلال اور درست ہو۔ اور رشوت کا سارا گناہ رشوت لینے والے ظالم پر ہوگا۔ اللہ اعلم

---

1 تحفۃ الاحوذی، جلد 4 صفحہ 471۔

44 شراب کے معاملہ میں حصہ لینے والے دس افراد پر لعنت:

دین اسلام امن وسلامتی اور خیریت و عافیت کا دین ہے اس میں فتور اور گھمنڈ پیدا کر دینے والی تمام چیزیں حرام ہیں اور سرِ فہرست دین اسلام نے شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے اور ویسے بھی یہ ام الخبائث یعنی تمام گناہوں کی جڑ ہے اس لئے شریعت اسلامیہ میں شراب نوشی کے تمام راستوں کو بند کرتے ہوئے اسمیں معمولی سا تعاون کرنے والے پر بھی لعنت کی گئی ہے۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

﴿لعن رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فى الخمرِ عشرةً عَاصِرَها وَمُعْتَصِرها وشارِبها وحامِلَها والمحمولةَ اِليه وساقِيها وبَايِعها أو آكل ثمنها وَالْمُشْتَرِى لها والمشتراةَ لَه﴾[1]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس افراد پر لعنت کی، کشید کرنے والے، کشید کروانے والے، پینے والے، اٹھانے والے، جس کے لئے اٹھائی جائے، پلانے والے، بیچنے والے، اس کی قیمت کھانے والے، خریدنے والے اور جس کے لئے خریدی جائے۔“

اس حدیث صحیح کی روشنی میں دس افراد پر لعنت کی گئی ہے اور اسی طرح دیگر احادیث میں بڑی سختی سے شراب نوشی کو حرام قرار دیتے ہوئے اُس کی مذمت کی گئی ہے اور جو شخص شراب نوشی سے باز نہیں آتا اُس کے متعلق آپ نے

---

[1] جامع الترمذی، ابواب البیوع ، باب ماجاء فی بیع الخمر، مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه کتاب الاشربة، باب لعن الخمر 197/2، حدیث 1174

فرمایا﴿مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُهُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ﴾ 1 جو شراب پیئے اُسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پیئے تو اُسے قتل کر دو۔

جب شراب نوشی عام ہو جائے:

تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسی قوموں کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور اُن پر دشمن کا تسلط اور بدامنی وفساد کا سمندر امنڈ آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا﴿اِذَا استحلّت اُمَّتِیْ خَمْسًا فعلیهم الدمارُ: اذا ظهر التلاعنُ وَشَرِبُوا الْخَمْرَ وَلَبِسوا الحریر واتخذو القِیَانُ واکتفی الرجال بالرجالِ والنساءُ بالنساءِ﴾ 2 جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال کر دے گی تو اُن پر تباہی و بربادی ہوگی۔ جب لعن طعن عام ہو جائے، شراب پئیں، ریشم پہنیں، گانے والی عورتیں رکھ لیں اور آدمی اپنی جنسی خواہش پوری کرنے کیلئے آدمی کو کافی سمجھے اور عورت عورت کو کافی سمجھے۔

اور اسی طرح مزید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ بعض لوگ شراب کا نام بدل کر شراب نوشی کریں گے اللہ تعالیٰ ایسے دھوکے بازوں کو غرق کر دے گا اور اُن کے چہروں کو مسخ کر دے گا۔

قارئین کرام آج کل شراب نوشی ہمارے ملک میں عام ہے بلکہ اس حرام مشروب کو حکومتی سرپرستی حاصل ہے۔ اور یہ تباہ کن مرض دن بدن بڑھتا

---

1 (صحیح) المصنف، للصنعانی، 9/246، حدیث نمبر 17087، جامع ترمذی، ابواب الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر، شرح معانی الآثار للطحاوی، 2/103، باب من سکر اربع مراۃ، المعجم الکبیر 19/334، حدیث 667

2 صحیح الترغیب والترھیب، 2/608، حدیث نمبر 2386 اور 2378

جا رہا ہے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی اور دیگر نشہ آور چیزوں کو مطلقاً حرام فرما دیا تاکہ میری امت اس میں مبتلا نہ ہو سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ﴿کل مُسْکِرٍ خمرٌ و کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ﴾[1] جو چیز نشہ لاتی ہے وہ شراب ہے اور جو نشہ لاتی ہے حرام ہے۔ اور ابوداود، مسند احمد وغیرہ کی روایت میں مزید یہ بھی الفاظ موجود ہیں ''مَـا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ''[2] جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لاتی ہے اس کا تھوڑا اپینا بھی حرام ہے۔ مگر صد افسوس کہ فقہ کی بعض کتب میں شراب نوشی کے لئے آپ کو طرح طرح کے دلائل اور راستے ملیں گے اور وہ شراب نوشی جس کے دروازے کو اسلام نے بند کیا اس کو کھولنے کی کس قدر کوششیں کی گئیں اس لئے فقہ کی کتب کا ضرور از ضرور مطالعہ فرمائیں اور الظفر المبین از مولانا محمد ابوالحسن رحمہ اللہ صفحہ 198ء مسئلہ 81، شراب پینے کا بیان'' پڑھنا کبھی نہ بھولیں۔

اور یاد رہے! فقہاء کے کئی ایک مسائل احادیث صحیحہ کے سراسر خلاف ہیں اور کئی مقلدین حضرات رجوع الی الکتاب والسنۃ کی بجائے طرح طرح کے حیلے بہانے تراش کر عوام الناس کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ایسے دوست واحباب کو آخرت کی فکر کرنی چاہیے جو مسائل کتاب وسنت کے مخالف ومتجاوز ہیں اُن سے فوراً توبہ کرتے ہوئے ان کی تردید کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعصب سے بچا کر راہ حق قبول کرنے اور اسی پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

1 صحیح مسلم شریف، کتاب الأشربة باب بیان ان کل مسکر خمر.

2 ابوداود، کتاب الاشربة باب بیان ان کل مسکر خمر. المسند للإمام احمد

45 چور پر لعنت:

ایسا شخص جو خفیہ طور پر کسی آدمی کی چیز چرا لے اس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

﴿لعنَ اللّٰهُ السارق يسرقُ البيضةَ فَتُقْطَعُ يَدُه ويسرقُ الْحبلَ فتُقطعُ يَدُه﴾ 1

''چور پر اللہ کی لعنت ہے انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور وہ رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔''

دنیوی زندگی میں اپنے کمائے ہوئے مال کی حفاظت ایک اہم ترین مسئلہ ہے۔ دین اسلام میں دوسرے کی چیز کو بغیر اجازت اٹھانا اور اس سے فائدہ حاصل کرنا سخت منع ہے بلکہ لوٹ کھسوٹ اور چوری کی روک تھام کے لئے شریعت مطہرہ میں سنہرے اصول بیان کئے گئے اور جو ظالم ناحق کسی کا مال خفیہ طور پر چرا لے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا گیا۔

امام سلیمان بن مہران الاعمش الکوفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

﴿كانوا يُرون انه بيضُ الحديدِ، والحبلُ كانوا يرون انه منها مايُساوى دراهمَ﴾ 2

''علماء فرماتے تھے کہ انڈے سے مراد لوہے کا انڈا ہے (یعنی لوہے کا

---

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الحدود، باب لعن السارق

2 اصح الکتب بعد کتاب اللہ، کتاب الحدود، باب لعن السارق

گویا قیمت کم از کم تین درہم ہو) اور رسی سے مراد ایسی رسی سمجھتے تھے جو کچھ درہموں کے برابر ہو۔ یا اس کا مفہوم یوں ہے کہ چور انڈے جیسی چھوٹی چھوٹی چیزوں سے چوریاں شروع کرتا ہے اور بالآخر ایسا وقت بھی آ جاتا ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

یاد رہے! حضرت محدثین کرام کے نزدیک نصاب دینار کا چوتھا حصہ یا تین 3 درہم یا ان کے برابر قیمت کی چیز ہے اس سے کم چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور ہاتھ رسغ یعنی پہنچوں سے کاٹا جائے گا۔ کہنی یا کندھے سے نہیں۔1

ہماری حکومت چوری کی روک تھام کیلئے ہزاروں جتن کر لے سینکڑوں سزائیں دے لے۔ جب تلک شریعت اسلامیہ کی حدود کو مکمل نافذ نہیں کیا جاتا اور لعنت کئے گئے چوروں کے ہاتھ نہیں کاٹے جاتے تب تلک معاشرہ میں حفظ و امان اور سکون و اطمینان مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

اور ایک صحیح حدیث میں وارد ہے سیدہ کائنات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ﴿قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللّٰہُ الْمُخْتَفِي والْمُخْتَفِيةُ﴾ 2

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کفن چور مرد اور کفن

---

1 شائقین مطالعۂ مزید تفصیل کیلئے صحیح بخاری، کتاب الحدود، باب قول اللہ تعالیٰ ﴿والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیھما﴾ وفی کم یقطع؟ کے تحت فتح الباری کا ضرور مطالعہ کریں۔

2 السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 8 صفحہ 270، صحیح الجامع الصغیر، وزیادتہ، جلد 2 صفحہ 908، حدیث 5102 سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 5 صفحہ 181 حدیث 2148۔

چور عورت پر لعنت کی ہے۔"

46 تصویر بنانے والے پر لعنت:

سیدنا حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

﴿ولعن النَبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المُصَوِّرَ﴾ 1

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے"۔

ایک اور روایت کے مطابق روز قیامت تصویر بنانے والے لعنتی کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ ہمارے پیارے مرشد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ نے تصویر کو لٹکانے سے بھی سختی کے ساتھ منع فرمایا اور فرمایا ایسا گھر رحمت و برکت سے خالی ہوتا ہے۔ مگر صد افسوس کہ آج بڑے بڑے نیک، نمازی لوگوں کے گھروں، دکانوں، سکولوں اور کمروں میں جن سے انہیں عقیدت ہے اُن کی تصویریں آویزاں ہیں اور وہ بڑے فخر سے نبی پاک ﷺ کی کھلی بغاوت کرتے ہیں۔

امام ناصر الدین البانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

﴿تعلیقُ الصُّوَرِ علَی الجدرانِ، سواءً کانتْ مجسَّمةً أو غیر مجسمة، لها ظِلٌّ أو لا ظِلَّ لها، یَدَوِیَّةً اَو فوتو غرافیة فان ذلک کلُه لایَجُوزُ، و یجب علی المُستطیعِ نزعُها إن لم یستطعْ تمزِیقُها وفیه احادیث"

---

1 صحیح بخاری شریف، کتاب اللباس ، باب من لعن المصور، کتاب البیوع، باب موکل الربا، اور کتاب الطلاق ،باب مهر البغی والنکاح الفاسد میں جمع کے صیغہ سے ہے "ولعن المصورین" تصویر بنانے والوں پر لعنت کی ہے"۔

"دیواروں پر تصویریں لٹکانا، چاہے وہ مجسم ہوں یا غیر مجسم، سایہ دار ہوں یا غیر سایہ دار ہاتھ کی بنی ہوئی ہوں یا کیمرہ سے یہ سب ناجائز ہے اگر کوئی ان کو پھاڑنے کی طاقت نہیں رکھتا تو کم از کم طاقت رکھنے والے پر یہ ضروری ہے کہ ان کو اتار دے۔[1]

اور اس کے بارے میں کئی احادیث ہیں۔

شیخ الحدیث، بقیۃ السلف، استاذی المکرم الشیخ، عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "علماء کی تصویر والی ویڈیو بنانا شرعاً جائز نہیں"[2] اور یہی موقف اکابر شیوخ اور جید علماء کرام کا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ دین پھیلانے کے لئے ناجائز یا ممنوع طریقہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ اسی میں بہتری اور کامیابی ہے۔

لیکن......! آج احادیث رسولؐ سننے اور پڑھنے والے تو بہت ہیں مگر عمل کرنے والے سچے محبؐ اور عاشق کم ہیں...... اللہ تعالیٰ ہم سب کو جذبہ عمل سے سرشار فرمائے۔ اور ہر معاملہ میں مصطفوی فیصلہ تسلیم کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین

47 بے نیام (یعنی برہنہ) تلوار، ہتھیار یا اسلحہ وغیرہ لینے، دینے، لہرانے یا نمائش کرنے والے پر لعنت:

آپس میں اسلحہ لیتے اور دیتے وقت یا کوئی دفاعی اوزار اپنے پاس رکھتے ہوئے اسے ننگا یا بے نیام نہیں رکھنا چاہیے بلکہ غلاف اور پردہ میں چھپانا

---

[1] آداب الزفاف فی السنۃ المطھرۃ ص113 از محدث البانی رحمہ اللہ

[2] احکام و مسائل، از حافظ نور پوری حفظہ اللہ، ص: 521

لازمی ہے بعض کانفرنسوں اور اجتماعات میں سیاستدان اور علماء حضرات کی حفاظت کے لئے جو اسلحہ علی الاعلان لہرایا جاتا ہے یا نمائش کرتے ہوئے برہنہ بغیر پردہ کے پکڑا جاتا ہے یہ شرعاً ناجائز ہے۔ بلکہ آنے والی حدیث میں آپؐ نے ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿أتى رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم على قومٍ يتعاطون سيفاً مسلولاً فقال: "لعنَ اللّٰهُ من فعل هذا. أوَ ليس قد نهيتُ عن هذا، ثم قال: إذ سلَّ أحدُكم سيفَه فنظر إليه فأرادأن يناوله أخاه فليغمده ثم يناوله إياه﴾[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی قوم کے پاس آئے جو ننگی تلواریں ایک دوسرے سے لے دے رہے تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کرے۔ کیا میں نے تمہیں ایسا کرنے سے منع نہیں کیا؟" پھر آپؐ نے فرمایا: "جب کوئی آدمی اپنی تلوار بے نیام کرے تو اس کا دھیان رکھے اور جب کسی بھائی کو پکڑانا چاہیے تو اسے نیام (غلاف یا پردہ) میں ڈال کر پکڑائے۔"

اس لئے اسلحہ کے معاملہ میں جس قدر احتیاط کی جائے کم ہے۔ حضرت ابوہریرہ رسول اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

﴿لا يُشيرُ أَحدُكُم إِلى أَخِيهِ بِالسِّلاحِ، فَإِنَّه لايَدْرِيْ أَحدُكُم

---

1. مسند احمد، مسند البصریین، مسند أبی بکرۃ، حدیث نمبر 19533، صحیح

لَعَلَّ الشیطانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِه، فَيَقَعُ فِي حفرةٍ مِن النَّار ﴾1

کوئی اپنے بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ نہ کرے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ وہ ہتھیار اس کے ہاتھ سے نکل کر دوسرے کو نقصان پہنچا دے اور وہ جہنم کے گڑھے میں گر جائے۔

اور سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلاً. 2

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ تلوار ننگی کر کے پکڑائی جائے۔

اور یاد رہے! بطور مزاح ایک دوسرے کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا یہ بھی حرام اور موجب لعنت ہے۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ أَبُوْ الْقَاسِمِ صلى اللّٰه عليه وسلم مَنْ أَشَارَإِلَى أَخِيهِ بِحَدِيْدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَنْزِعَ ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ. 3

حضرت ابو القاسمؐ نے فرمایا، جس نے اپنے بھائی کی طرف دھار دار

---

1 صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة ، باب النهى عن الإشارة بالسلاح

2 سنن ابی داؤد ، كتاب الجهاد ، باب النهي أن يتعاطى السيف ، مستدرک الحاکم، جلد نمبر 4، صفحہ 290۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

3۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة ، باب النهى عن الإشارة بالسلاح

آلے سے اشارہ کیا تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، حتیٰ کہ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی، اس کا ماں باپ جایا ہو۔

قارئین کرام! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بتلائی ہوئی باتیں اور نصیحتیں اور حفاظتی تدابیر حکمت و افادیت سے خالی نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلامی تعلیمات کو مشعلِ راہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

48 اپنے مالک کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا مالک بنانے والے

غلام پر لعنت:

غلام پر لازم ہے کہ وہ اپنے آقا کے حقوق ادا کرے اگر کوئی غلام اپنے مالک کے حقوق سے روگردانی کرتے ہوئے اپنی نسبت اور تعلق کسی اور سے قائم کرے تو ایسے باغی غلام پر بھی لعنت ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيه﴾[1]

اللہ تعالیٰ نے اُس غلام پر لعنت کی ہے جس نے اپنے مالک کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا مالک بنایا۔

اور صحیح مسلم کی روایت کے مطابق آپ کا فرمان یوں ہے:

﴿وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ

---

1 السنن الکبریٰ، جلد 8، صفحہ 231، مستدرک الحاکم، جلد 4، صفحہ 356، سلسلة الاحاديث الصحيحة ج 7، جز 3، حدیث 3462

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ﴾[1]

"اور جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف نسبت کی، یا اپنے مالکوں کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی فرضی عبادت قبول کرے گا اور نہ نفلی عبادت۔"

شارح مسلم امام یحییٰ بن شرف الدمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

هذا تصريحٌ فِي غلظِ تحريم انتماء الانسانِ الى غير ابيه وانتماء العتيقِ الى ولاءِ غير مواليه.[2]

یہ تصریح ہے کہ آدمی کا اپنے باپ کی بجائے کسی غیر کی طرف نسبت کرنا یا غلام کا اپنے مالکوں کے علاوہ کسی غیر کی طرف نسبت کرنا سخت حرام ہے۔

49 اندھے شخص کو غلط راستہ بتلانے والے پر لعنت:

نابینا آدمی اگر بینائی نہ ہونے کی وجہ سے صبر کرے اور اللہ کی رضا پر راضی رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جنت کی بشارت دی ہے۔

اور یقیناً اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ ہمارا حق ہے کہ ہم ہر معاملہ میں نابینے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس کی مکمل رہنمائی کریں۔ اندھے سے برا سلوک موجب لعنت ہے۔

---

1 صحیح مسلم، کتاب الحج ، باب فضل المدینة

2 المنهاج شرح مسلم بن الحجاج ، جلد نمبر 1، صفحہ 442

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

اَنَّ رَسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ من کَمَہ الأَعْمَی عن السَّبِیْلِ.[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسے آدمی پر لعنت کی ہے جس نے اندھے کو رستے سے بھٹکایا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں معذوروں کے ساتھ حسن سلوک کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم لعنت سے بچتے ہوئے اللہ کی رحمت و برکت کے مستحق ٹھہریں۔ آمین

50 عملِ قوم لوط کرنے والے پر لعنت:

پاکدامنی بہت بڑی صفت ہے۔ پاک دامن شخص اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین شخص ہے۔ اور اسلام بھی پاکدامنی کی طرف بلاتے ہوئے ہر قسم کی آوارگی سے سختی کے ساتھ منع کرتا ہے۔ اگر کسی کے ساتھ (پاخانہ والی جگہ میں) بدفعلی کی جائے تو یہ عملِ قومِ لوط کہلاتا ہے کیونکہ سیدنا لوطؑ کی قوم اس قدر بے حیاء اور ہوس پرست تھی کہ اپنی عورتوں کو چھوڑ کر، حلال اور جائز کی بجائے لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر سخت ترین عذاب نازل کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿إنّ اخوف ما اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ﴾[2] مجھے اپنی امت سے سخت ڈر ہے کہ کہیں وہ قومِ لوط والے برے فعل میں مبتلا نہ ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بے ہودہ

---

[1] مسند احمد، جلد 1، صفحہ 217، 309، 317، الادب المفرد، للبخاری، صفحہ 311، حدیث 892، سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 7، حصہ 3، صفحہ 1364، حدیث نمبر 3462۔ [2] صحیح الترغیب والترھیب 2/621، حدیث 2417

فعل کی شدید مذمت فرمائی اور شریعت مطہرہ میں یہ کبیرہ گناہ کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے آپؐ نے فرمایا:

﴿لعن اللّٰہ من عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ﴾ 1

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر لعنت کی ہے جس نے قوم لوط والا عمل کیا''

اور دوسری روایت کے لفظ ہیں:

﴿مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ﴾

''قوم لوط والا عمل کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے''

اور ایک صحیح حدیث میں اس قدر سخت حکم ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

﴿فَاقْتُلُوْا الفاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ﴾ 2

''بدفعلی کرنے والے اور کروانے والے دونوں کو قتل کر دو۔''

کیونکہ ایسے بیہودہ اور گندے لوگوں کو اللہ کی زمین پر جینے کا کوئی حق نہیں۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

﴿قال ابنُ القصّار و شیخُنا أجمعتِ الصحابةُ علی قتْلِهٖ و انما اخْتَلَفُوا فی کیفیَّةِ قتْلِه، فقال ابوبکرِ الصدیقُ: یُرمی من شاهقٍ وقال علیٌ کرّم اللّٰه وجهَه یُهدمُ علیه حائطٌ وقال ابنُ عبّاسٍ رضی اللّٰه عنه یُقتلانِ بالحجارةِ، فهذا اتفاق منهم علی قتله و ان اختلفوا فی کیفیته﴾ 3

1 مستدرک الحاکم۔ کتاب الحدود، باب من وقع علی ذات محرم، جلد 4، صفحہ 356 سلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث نمبر 3462 جلد نمبر 7، صفحہ 1364

2 صحیح سنن ترمذی، ابواب الحدود، باب فی حد اللوطی، جلد 2، صفحہ 244 (مترجم) صحیح الترغیب والترهیب 622/2، حدیث 2422 ..... 3 زاد المعاد فی هدی خیر العباد۔ از علامہ ابن قیمؒ۔ فصل فی قضاءہ فی الرجل یزنی بجاریة امرته۔ جلد 5 صفحہ 45

”علامہ ابن قصار اور ہمارے شیخ (یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ) فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کا بدفعلی کرنے والے کے قتل پر اتفاق ہے لیکن کس طرح قتل کیا جائے گا ؟ کیفیتِ قتل میں اختلاف ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ فرماتے ہیں کہ اسے بلندی سے پھینک دیا جائے، سیدنا علی ؓ فرماتے ہیں کہ اُس پر دیوار گرادی جائے، اور حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ دونوں کو پتھروں سے قتل کر دیا جائے۔“

یاد رہے قتل پر صحابہ ؓ کا اتفاق ہے صرف کیفیت میں کچھ اختلاف ہے۔ لہٰذا اس مذموم، ملعون اور سنگین جرم سے بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو ہوس پرستی اور عمل قوم لوط سے محفوظ فرمائے اور ایسے برے انجام سے ہر انسان کو بچا کے رکھے...... آمین

51 جانور سے بدفعلی کرنے والے پر لعنت:

جہالت اور شہوت کا غلبہ انسان کو انسان نہیں رہنے دیتا بلکہ حیوانیت اور درندگی کی اس حد تک پہنچا دیتا ہے جہاں سوائے ذلت ورسوائی اور بربادی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ کئی بدنصیب شخص شیطان کا ایسا کھلونا بنتے ہیں کہ شرم وحیاء کی آخری حدوں کو پھلانگتے ہوئے جانوروں پر ہوس پوری کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے پیارے اللہ اور پیارے حبیب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔

یاد رہے! موجودہ دور میں ڈش، کیبل اور انٹرنیٹ کے ناجائز استعمال نے انسانی غیرت کا جنازہ نکال دیا ہے اور نوجوان نسل کو خوف خدا سے عاری اور ہوس پرست بنا دیا ہے اور کئی عاقبت نااندیش نوجوان حیوانوں کے ساتھ بدفعلی

کرنا بھی عار نہیں سمجھتے جبکہ اس کبیرہ گناہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ ؐ نے فرمایا:

﴿وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيمَةٍ﴾ 1

''اور جانور سے بدفعلی کرنے والے پر اللہ نے لعنت کی ہے''۔

اور سیدنا ابن عباس ؓ کی روایت کے لفظ ہیں:

﴿وَمَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلٰى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا البهيمة فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : مَاشَأْنُ البهيمة؟ قَالَ مَاسِمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَرِهَ اِنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا أَوْ يُنْتَفَعُ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ العمل﴾ 2

''اور جس کو تم چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرتے ہوئے پاؤ تو اُسے اور چوپائے کو قتل کر دو، حضرت ابن عباس ؓ سے کہا گیا چوپائے کا کیا قصور ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے اس بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھانے یا اس سے فائدہ اٹھانے کو ناپسند فرمایا جبکہ اس کیساتھ ناپسندیدہ فعل کیا گیا ہے۔''

---

1 مستدرک الحاکم۔ کتاب الحدود، باب من وقع علی ذات محرم سلسلة الاحاديث الصحيحه، جلد نمبر 7، جز نمبر 3، حدیث نمبر 3462، صفحہ 1364

2 المصنف، لعبد الرزاق، جلد 7 صفحہ 363، حدیث نمبر 13492، مستدرک الحاکم: جلد 4 صفحہ 355، وقال صحیح الاسناد۔ جامع ترمذی، ابواب الحدود، باب ماجاء فيمن يقع على البهيمة.

قارئین کرام ! جانور کے ساتھ بدفعلی کرنا یہ نہایت سنگین جرم اور خطرناک گناہ ہے.........اللہ تعالیٰ عفت و پاکدامنی کی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے......آمین ثم آمین

52 جانور کے منہ پر داغ لگانے والے پر لعنت:

کسی جانور کے منہ پر داغ لگانا شرعاً ناجائز ہے۔لوہے کو گرم کر کے منہ پر لگانا یہ داغ کہلاتا ہے جس کو ہم (ٹھپہ یا ڈم) کہتے ہیں۔کئی افریقی لوگ عورتوں کے چہرے کو داغتے ہیں۔

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

﴿اَنَّ النَّبِی صلی اللّٰہ علیه وسلم مَرَّ عَلَیْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰہُ الَّذِیْ وَسَمَهُ﴾1

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اِس کو داغا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت کرے۔“

سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

﴿رأی رسولُ اللّٰہِ حِمَارًا مُوسُوْم الوجهِ فَانکر ذلک قال فواللّٰہِ لا اسمه الا فی اقْصیٰ شئٍ من الوجهِ فأمر بحِمارٍ فکُوِی فی جاعِرتَیْهِ فهُوَاوّلُ مَنْ کَوی الجاعرتین﴾2

1 صحیح مسلم شریف، کتاب اللباس و الزینة ، باب النهی ، عن ضرب الحیوان فی وجهه و وسمه فیه ۔جلد2،صفحہ 203 2 سابقہ حوالہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ کو داغا گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے والے کو برا کہا اور فرمایا اللہ کی قسم میں تو چہرے سے بہت دور جا کے داغتا ہوں۔ پھر آپ نے اپنے گدھے کو داغنے کا حکم دیا۔ تو پٹھوں پر داغ دیا گیا۔ اور سب سے پہلے پٹھوں پر آپ نے داغا۔''

اس حدیث سے واضح ہوا کہ صرف چہرے پر داغ دینا منع ہے اس کے علاوہ جسم کے دوسرے حصہ پر داغ دیا جا سکتا ہے۔

53 کسی جاندار کو باندھ کر نیزہ (یا تیر) مارنے والے پر لعنت:

دورِ جاہلیت میں عرب لوگ نشانہ بازی میں مہارت و ممارست کے لئے زندہ جانور کو باندھ کر تیر اور نیزے مارا کرتے تھے جس سے جانور کو سخت ترین تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً ہر جاندار (انسان، حیوان، پرندہ وغیرہ) کو باندھ کر نشانہ بازی کرنے والے پر لعنت کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

﴿اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ علیه وسلم لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا.﴾ 1

''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی جاندار کو نشانہ بنانے والے شخص پر لعنت کی ہے''۔

---

1 صحیح مسلم شریف، كتاب اللباس و الزينة ، باب النهي ، عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه۔ جلد 2، صفحہ 203

حضرت ہشام بن زید کہتے ہیں:

﴿دخلتُ مع انسٍ علی الحکم بنِ ایّوبَ فرای غلمانا اوفتیانًا نَصبُوا دجاجةً یَرمونها فقال انسٌ نهی النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم ان تُصبَرَ البَهائِمُ﴾ 1

''میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا تو چند نوجوانوں کو دیکھا کہ وہ مرغی کو باندھ کر (نشانہ بازی) کر رہے تھے۔ تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاندار کو باندھ کر مارنے سے منع کیا ہے۔''

54 حیوان کا مثلہ کرنے والے پر لعنت:

جس طرح جاندار کو باندھ کر مارنا سخت منع ہے اسی طرح جاندار کا مثلہ کرنا حرام ہے۔ کیونکہ دین اسلام نے انسانی حقوق کا خیال رکھتے ہوئے حیوانوں کے حقوق کو فراموش نہیں کیا بلکہ انہیں بھی تکلیف ومشقت سے بچانے کی تلقین کرتے ہوئے ان کے ساتھ نرمی کرنے کا حکم دیا ہے۔ جس طرح انسان کا مثلہ کرنا گناہ ہے اسی طرح جانور کا مثلہ کرنا موجب لعنت ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

﴿لَعَنَ النَّبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم من مثَّل بالحیوان﴾ 2

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کا مثلہ کرنے والے پر لعنت کی ہے''

ایک روایت کے لفظ ہیں ﴿لاتـمَثّلُوا البهائمَ﴾ 3 حیوانوں کا مثلہ

---

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الصید باب مایکره من المثلة والمصبورة والمجثمة

2 ایضاً 3 سلسلة الاحادیث الصحیحة، 5/557، حدیث 2431،

نہ کرو۔ مسند احمد کے لفظ ہیں ﴿إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لعن مَنْ مَثَّلَ بِالْبَھَائِمِ ﴾[1]
بے شک رسول اللہ ﷺ نے چوپاؤں کا مثلہ کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

مثلہ کیا ہے؟

مثلہ یہ ہے کہ جانور کے کان، ناک، ہونٹ، پاؤں وغیرہ کاٹ دینا۔ زندہ ہو یا مردہ البتہ مسنون طریقہ سے ذبح کرنے کے بعد کھال اتار کر بوٹیاں بنانا یہ درست ہے۔

55 زمین کے نشانات بدلنے والے پر لعنت:

احادیث صحیحہ کی روشنی میں جب سرزمین عرب کو دیکھا جاتا ہے تو دو مفہوم سمجھ آتے ہیں:

۱)...... عرب کے صحراء میں سفر کرنے کیلئے مستقل سڑکیں تو نہیں تھیں مسافروں کی سہولت کیلئے راستوں پر نشانات اور مینار لگائے جاتے تھے جس سے مسافر کو سفر کی درست سمت پانے میں آسانی ہوتی اور وہ بالآخر منزل مقصود تک پہنچ جاتا لیکن عرب کے لٹیرے اور رہزن نشانات اور میناروں کا رخ بدلتے ہوئے ویران و بے آباد صحراء کی طرف کر دیتے اور جب مسافر وہاں پہنچتا تو اسے لوٹ لیتے۔

۲)...... جتنی زمین کسی کی ملکیت میں ہوتی باقاعدہ طور پر وہاں تک حد بندی کی جاتی اور نشانات لگائے جاتے مگر غاصب لوگ زیادتی کرتے ہوئے حدیں بدل دیتے اور اپنے مطلب مقصد کی خاطر نشانات آگے پیچھے کر دیتے تو آپ ﷺ نے

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، 5 / 558، حديث 2431،

زمین کے اصل نشانات اور حدیں تبدیل کرنے والے پر لعنت فرمائی یہ دونوں مفہوم اپنی اپنی جگہ درست ہیں جس طرح کہ روایات سے واضح ہوتا ہے سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ :ولعن اللّٰهُ من غيَّر منارَ الارض .[1]

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین کے مینار بدلنے والے پر اللہ تعالی نے لعنت کی ہے''۔

شارح مسلم ابوزکریا یحیی بن شرف م 676ھ فرماتے ہیں: اس سے ﴿علاماتُ الارض وحدُودُها﴾ زمین کے نشانات اور حدود مراد ہیں اور بعض اہل علم لکھتے ہیں: ﴿ارادَ المعالمَ التي يُهتدىٰ بها في الطريقِ﴾ اس سے مراد وہ نشانات ہیں جس سے دوران سفر راستہ میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ بہرحال کسی مسافر کی غلط رہنمائی کرنا یا کسی زمین کو اپنی حد میں شامل کرنے کیلئے نشانات کو تبدیل کرنا موجب لعنت ہے۔

اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے لفظ یوں ہیں کہ ﴿ان رسول اللّٰهِ ﷺ قال: لعنَ اللّٰهُ من غيَّر تخومَ الارض﴾ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے زمین کی حدود تبدیل کرنے والے پر لعنت فرمائی۔

قارئین کرام! موجودہ دور میں نہ کسی مسافر کی غلط رہنمائی کرنی چاہیے جس سے اس کے مال، جان کو خطرہ ہو اور نقصان پہنچے اور نہ ہی عمارت کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے حد سے تجاوز کرنا چاہیے وگرنہ ہم لعنت کے مستحق ہوں گے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب تحریم الذبح لغیر اللہ ولعن فاعلہ 2/ 160

56 لوگوں کے راستے پر گندگی پھینکنے والے پر لعنت:

دین اسلام نے ہمیں صفائی، ستھرائی اور پاکیزگی وطہارت کا حکم دیا ہے بلکہ ایک حدیث میں پاکیزگی کو آدھا ایمان کہا گیا ہے۔ جہاں جسم، لباس اور رہائش کو پاک رکھنے کا حکم ہے وہاں راستوں، چوکوں اور گزرگاہوں کو صاف کرتے ہوئے ماحول کو تعفن، گندگی، آلودگی اور نجاست سے بچانے کی سخت تلقین کی گئی ہے اور رسول معظم ﷺ نے فرمایا: ایمان کا کمتر درجہ یہ ہے کہ ﴿اماطةُ الاذٰی عنِ الطَّرِیق﴾ آدمی راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کردے اس کے برعکس جو شخص راستے پر گندگی، کوڑا کرکٹ پھینکے اس پر لعنت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿من سلَّ سخِیمتَه علی طریقٍ من طُرُقِ الناس المسلمینَ فعلیه لعنةُ اللّٰه والملائکةِ والناسِ اجمعینَ﴾ [1]

جس نے اپنی گندگی کو مسلمانوں کے راستوں میں سے کسی راستے پر پھینکا اس پر اللہ اور اسکے فرشتوں سمیت تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ گلی یا سڑک پر کوڑا کرکٹ پھینکنا گناہ ہے اور ایسا جرم کرنے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿اتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ الذی یَتَخلّٰی فی

---

[1] المعجم الاوسط جلد نمبر 6 صفحہ 203، حدیث نمبر 5422 امام صنعانیؒ سبل السلام میں حدیث درج کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اخرج فی الاوسط والبیهقی وغیرهما برجال ثقات الا محمد بن عمرو الانصاری وقد وثقه ابن معین۔ کتاب الطهارة، باب آداب قضاء الحاجة تحت حدیث 97۔ ۱/۱۰۴

طریق الناس او فی ظِلّھم ﴾1

دولعنت کا سبب بننے والی باتوں سے بچو: لوگوں کے راستہ میں اور سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت کرنا۔ایک روایت کے لفظ یوں ہیں آپ ؐ نے فرمایا﴿مَنْ آذَی المسلِمِیْنَ فِی طرقھم وجبتْ علیه لعنتُھم ﴾2 جس نے مسلمانوں کو اُن کے راستوں میں تکلیف دی ایسے شخص پر اُن کی لعنت واجب ہوگئی۔ یاد رہے بالخصوص عام راستہ پر، سایہ دار درخت تلے، چشمہ و تالاب یا گھاٹ پر، پھل دار درختوں یا پھول دار پودوں تلے اور نہر و دریا کے کنارے جہاں لوگوں کا آنا جانا ہو وہاں ہر قسم کی گندگی پھینکنے سے مکمل پرہیز کرنا چاہئے بلکہ تھوکنے سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔

57 مردوں سے مشابہت کرنیوالی عورتوں اور

58 عورتوں سے مشابہت کرنیوالے مردوں پرلعنت

مغربی تہذیب نے غیرت اسلامی کا جنازہ نکال دیا حجاب وحیا کے خوشنما پھولوں کو پاؤں تلے روندتے ہوئے اللہ تعالی کے مرد اور عورت کے درمیان مقرر کردہ فطرتی اوصاف کو ملیا میٹ کر دیا۔آجکل ہر جوان یورپ سے آنے والے نئے فیشن اور سٹائل کو اپنے لئے فرض اول سمجھتا ہے۔چاہے وہ فیشن کرنے سے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی لعنتیں ہی کیوں نہ پڑتی ہوں بالخصوص

---

1 صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ ،باب النھی عن التخلی فی الطریق والظل،سنن ابی داود: کتاب الطھارۃ:باب المواضع التی نھی ان یبول

2 سلسلة الاحادیث الصحیحة ،جلد 5 صفحہ 372،حدیث 2294

ہمارے ملک میں کالج level پر تعلیم کے نام پہ جو آوارگی اور بیہودگی و بے پردگی شروع ہے اس سے ہر غیرت مند پاکستانی سخت پریشان ہے اور کسقدر جہالت وسفاہت ہے کہ معاشرہ کے بے حیا، فحش گو اور گندے لوگوں کو اداکار، گلوکار، فنکار، ہیرو نہ جانے کن کن فخریہ القاب سے یاد کیا جاتا ہے اور مسلمان جوان بچے بچیاں انکو اپنا آئیڈیل سمجھتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ان میں سے ہر ایک اگر عورت ہے تو مردوں جیسا لباس، چال ڈھال، عادات واطوار اور وضع قطع اپنانا اپنے لئے بلندی کا معیار سمجھتی ہے اور اگر مرد ہے تو جدید شائل اور فیشن کا نام دیکر عورتوں والے تکلفات اور رنگ روپ دھارنا لازمی وضروری سمجھتا ہے جبکہ ایسا کرنیوالوں پر سخت لعنت فرمائی۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

﴿لعن رسولُ اللّٰہ ﷺ المتشبِّھین من الرِّجال بالنساء والمُتَشَبِّھاتِ من النساء بالرجال﴾ 1

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

﴿لعن رسول اللّٰہ ﷺ الرَّجِلَۃُ من النِساء﴾ 2

---

1 صحیح بخاری: کتاب اللباس: باب المتشبھین بالنساء 7/384 حدیث نمبر 5858

2 سنن ابی داود: کتاب اللباس: باب فی لباس النساء. الآداب للبیھقی 401

"رسول اکرم ﷺ نے مرد بننے والی عورت پر لعنت فرمائی"۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: جان بوجھ کر مرد کا عورت جیسی چال چلنا یا عورت کا مرد جیسی چال چلنا یا کلام وغیرہ کرنا یہ سب اس حدیث کے مفہوم میں شامل ہیں۔1

اوراسی طرح سرکارِ دوعالمؐ نے فرمایا ﴿ثلاثۃ لایدخلون الجنۃ: العاق لِوَالِدَیْہِ، والدیوث والرَجِلَۃُ﴾2 تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے، ماں باپ کا نافرمان، بے غیرت اورمرد بننے والی عورت

یادرہے......! ہمارے معاشرہ میں مرد حضرات کا کانوں میں بالیاں ڈالنا، کلین شیو کرنا، سونے کی چین یا زنجیر پہننا یا عورتوں کا Tight پاجامہ پہن کر ٹخنوں کے اوپر رکھنا، شائلش بال کٹوانا، ننگے سر منہ بازار چلنا ایسی تمام حرکات کرنے والے مردوں اورعورتوں پر رسول اللہ نے لعنت فرمائی ہے

59 عورت کا لباس پہننے والے مرد پر اور

60 مرد کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت

مشابہت تو درکنار رسول اللہ ﷺ نے ایک دوسرے کا لباس پہننے والے پر لعنت فرمائی ہے اور اسکو کبیرہ گناہ قرار دیا ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿لعن رسولُ اللّٰہ ﷺ الرجلَ یلبَس لِبسۃَ المرأۃِ

---

1 فتح الباری ۱۰/۴۰۹

2 سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، جلد 7، جز اول، صفحہ 265 حدیث 3099

والمرأة تلبس لبسة الرجل﴾1

رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی پر لعنت کی ہے جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کا لباس پہنتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رنگین لباس عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں یا ہیئت وصورت میں عورتوں کی طرح ہوں وہ مردوں کو ہرگز نہیں پہننے چاہئیں اور مردانہ شلوار قمیص یا Half بازو والی شرٹ وغیرہ عورت کو نہیں پہننی چاہئے کیونکہ یہ کبیرہ گناہ اور موجب لعنت ہے۔

61 بے حیا ہیجڑوں پر لعنت:

مسلم معاشرہ کی پاک فضاؤں کو جہاں بے حیا اور عیاش مرد وخواتین نے گندا کیا ہے وہاں ان ہیجڑوں نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی بلکہ ہر خوشی کے موقع پر گھروں میں پہنچ کر ناچ گانا اور نازیبا حرکات کرنا انکی پہچان ہے رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہیجڑوں پر لعنت فرمائی اور انکو گھروں اور بستیوں سے نکالنے کا حکم دیا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

﴿لعن النبی ﷺ المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال : اخرجوهم من بیوتکم ،قال:فاخرج النبیُّ ﷺ فلاناً واخرج عمرُ فلاناً﴾2

---

1 الآداب ،للبیهقی ،ص:401،سنن ابی داود: کتاب اللباس : باب لباس النساء ، مستدرک حاکم 4/194

2 صحیح بخاری: کتاب اللباس :باب اخراج المتشبهین بالنساء من البیوت

ترجمہ: ''نبی ﷺ نے مخنث مردوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا: انکو اپنے گھروں سے نکال دو، راوی کہتے ہیں: نبی ﷺ اور حضرت عمرؓ نے فلاں فلاں ہیجڑے کو نکالا''

نبی ﷺ کا فرمان حکمت سے خالی نہیں ہو سکتا یہ بات تو یقیناً درست ہے کہ ہیجڑوں پر شیطانی رنگ زیادہ غالب ہوتا ہے اور وہ پاک صاف معاشرہ کیلئے ناسور ثابت ہوتے ہیں

62 قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانیوالی اور 63 لگوانے والی اور 64 جسم پر بیل بوٹے بنانے والی اور 65 بنوانے والی اور 66 چہرے سے بال اکھاڑنے والی اور 67 دانت رگڑوانے والی پر لعنت:

اصل حسن اور خوبصورتی وہی ہے جو خالق حقیقی نے عطا کی ہو اور یہ بھی حقیقت ہے کہ تکلفات کی بجائے سادگی میں حسن زیادہ ہوتا ہے خواتین چہرے کی چمک اور آنکھوں کی دمک کیلئے ہزاروں کا میک اپ استعمال کرتی ہیں اور ظاہری رنگ روپ کو دوبالا کرنے کیلئے سخت ترین گناہوں کا ارتکاب کرتی ہیں اور بالخصوص یورپ کی حیا باختہ عورتوں نے بیہودہ فیشن اور Stiles کو رواج دے کر ہماری اسلامی ماؤں بہنوں کو بھی بیوٹی پالرز کی زینت بنا دیا ہے۔ آجکل اسلام کی بیٹیوں نے ان بیہودہ عورتوں کی تقلید میں احکامات الٰہیہ کو پاؤں تلے روندتے ہوئے تعلیمات نبویہ کا جنازہ نکال دیا ہے۔ ابرو کے بال نوچ کران

میں سیاہ رنگ یا میک اپ کی اشیاء بھرنا یا ہندو عورتوں کی مشابہت کرتے ہوئے تلک، سیندور اور بندیا بنانا اور مصنوعی بال لگانا اور حسن کو برقرار رکھنے کیلئے سرجری کروانا ان کیلئے حسن کا پہلا تقاضا بن چکا ہے۔ جبکہ یہ شریعت میں سخت ترین گناہ اور موجب لعنت فعل ہے۔ ایسا بیہودہ فیشن کر کے بازاروں کی زینت بننے والی بے حیا خواتین کو رب تعالی کے غضب سے ڈرنا چاہئے اور یہ جان لینا چاہئے کہ بالآخران کا حسن ضرور ماند پڑے گا اور کالا منہ کر کے انکو اللہ تعالی کی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

معزز خواتین کو دنیا کی لعنت اور آخرت کی ذلت سے بچنے کیلئے مندرجہ ذیل کاموں سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے وگرنہ تباہی و بربادی اور رسوائی سے دنیا کی کوئی طاقت انہیں نہیں بچاسکتی۔

حضرت علقمہؒ کہتے ہیں:

﴿لعن عبد اللّٰهُ الواشماتِ والمستوشماتِ والمتنمِّصات والمتفجّلات للحُسن المغيراتِ خلقَ الله فقالت ام يعقوب: ماهذا؟ قال عبدالله: ومالي لا العن من لعن رسول الله ﷺ وفي كتاب الله. قالت: والله لقد قرأت مابين اللوحين فماوجدت. قال: والله لئن قرأتيه لقد وجدتيه وماآتكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا﴾ [1]

ترجمہ: ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خوبصورتی کیلئے گودنے والیوں،

---

1 صحیح بخاری: کتاب اللباس: باب المتنمصات ۷/۴۲، صحیح مسلم: کتاب اللباس

گدوانے والی، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان خوبصورتی کیلئے کشادگی کرنے والیوں، جو اللہ کی پیدائش پر تبدیلی کرتی ہیں ان سب پر لعنت بھیجی۔ تو ام یعقوب نے کہا: یہ کیا بات ہوئی؟ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: آخر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے بھیجی اور قرآن مجید میں ان پر لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کہا: اللہ کی قسم میں نے پورا قرآن مجید پڑھا ہے مجھے کہیں بھی ایسی بات نہیں ملی۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے: اللہ کی قسم اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمہیں ضرور مل جاتا ﴿وما آتکم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا﴾ اور جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع کریں رک جاؤ۔

﴿اَلْوَاشِمَات﴾ جَمْعُ وَاشِمَةٍ: والوشْمُ ان يغرز الجلد بإبرة ثم يحشى بكحل أو نيل فيُرْزَقُ أثره أو يُخْضَرُه﴾

”یہ واشمہ کی جمع ہے بمعنی وشم کرنے والی اور وشم کا مفہوم یہ ہے کہ جلد میں سوئی وغیرہ چبھو کر خون نکالنا اور پھر اس جگہ پر سرمہ، سیاہی، نیل رنگ وغیرہ بھر دینا تا کہ وہ جگہ سیاہ، سبز اور خوبصورت نظر آئے اور اسی کو گودنا کہتے ہیں۔“

جیسا کہ دورِ جاہلیت میں خوبصورتی کو بڑھانے کے لئے عورتوں میں یہ عام رواج تھا۔

﴿الْمُسْتَوشِمَاتُ﴾ جمعُ المستوشمةِ من يفعل بها ذلک برضاها.

''یہ مستوشمۃ کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ عورت جو کسی عورت سے وشم کرنے کا مطالبہ کرے''۔

﴿المتنمصات﴾ جمع متنمصةٍ والنامصةُ التی تنتفُ الشعرَ عن وجهها أوهی التی تأخذُ شعرَ حاجبِ غیرِها و ترقِقُهُ لِیَصیر حسناً.

یہ متنمصہ کی جمع ہے اور نامصہ وہ عورت ہے جو چہرے کے بال اکھاڑے یا اس عورت کو کہتے ہیں جو دوسری عورت کے پلکوں کے بالوں کو کاٹ کر باریک کرتی ہے تاکہ وہ حسین ہو جائے''

﴿والمتنمصة التی تأمر من یفعل بهاذلک﴾

اور متنمصہ وہ عورت ہے جو کسی دوسرے کو کہہ کر بال اکھڑوائے۔

﴿المتفلجات﴾ جمعُ متفلجةٍ وهی التی تبردُ عَن أسنانها لیتبا عدبعضها عن بعضٍ قلیلاً وتحسنها وهو الوشر.

''یہ متفلجہ کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے دانتوں پر ریتی پھرواتی ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے دور ہو جائیں اور خوبصورت لگیں اور اسی کو وشر کہتے ہیں (یعنی دانتوں کے حسن کے لئے باریک کرنا)''

ان معانی ومفاہیم سے واضح ہوا کہ فطرتی تخلیق کو تبدیل نہیں کرنا چاہیے بلکہ حسن کی خاطر اللہ کی پیدا کی ہوئی شکل وصورت میں کمی بیشی کرنا سخت گناہ، سنگین اور حرام ہے۔ البتہ ایسی عورت جس کے چہرے پر خلاف فطرت ڈاڑھی یا

زیادہ بال اگ آئے ہیں اس کو اُتنے حصہ سے صاف کرنے کی اجازت ہے۔[1]

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ:

﴿أنّ امرأةً جاء تْ إلى رسولِ اللّٰهِ ﷺ فقالت أنّي انكحتُ ابنتي ثُمّ أصابَها شكوىٰ فتَمَرّقَ رأسُها وزوجُها يستحثُّنِي بها أفاصلُ رأسها؟فسبَّ (وفي رواية لعن) رسول اللّٰهِ الواصلةَ والمستوصلة﴾[2]

''ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی، پھر وہ بیمار ہوگئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا خاوند اس میری بیٹی کو گھر بھجوانے کیلئے مجھ پر زور دیتا ہے۔ کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ تو (اس موقع پر) رسول اللہ ﷺ نے مصنوعی جوڑنے والی اور جڑوانے والی کو برا کہا اور لعنت بھیجی۔

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ

﴿أنه سَمِعَ معاويةَ بنِ سفيانَ عامَ حجٍّ وهو على المنبر وهو يقول . وتَنَاوَلَ قُصَّةً من شعرٍ كَانت بيدحَرَسِيٍّ. أيْنَ علماؤُ كم؟ سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يَنهى عن مثلِ هذه ويقول

---

1 مزید تفصیل کے لئے/ فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۱۰ صفحہ 586 باب المتفلجات للحسن ، باب المتنمصات، شرح نووی ، سبل السلام ،تحت هذه الابواب

2 صحیح بخاری مع الفتح، کتاب اللباس، باب وصل الشعر جلد 10 / 459 حدیث نمبر 5935

انما هَلَكَتْ بنو اسرائيلَ حين اتَّخذ هذه نساءُ هم﴾ 1

"انہوں نے حج کے سال منبر پر حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کو (خطبہ دیتے ہوئے) سنا اور آپ نے بالوں کا ایک گچھا اپنے ہاتھ میں پکڑا جو ایک چوکیدار کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے کہا اے مدینہ والو! تمہارے اہل علم کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ اس جیسے کاموں سے منع کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل اس وقت ہی ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان جیسے کاموں کو اختیار کر لیا۔

ان روایات سے یہ مسئلہ واضح ہوا کہ ممانعت صرف مصنوعی بال (جو کسی دوسری عورت کے ہوں) لگانے کی ہے البتہ دھاگے وغیرہ کا پراندہ اور گت (کلپ وغیرہ) یہ عورت کیلئے جائز ہیں۔ اس حدیث سے دھاگے، یا باریک رسیوں سے تیار پراندہ وغیرہ ناجائز کہنا سراسر تشدد اور حدیث کے اصل مفہوم کو نہ سمجھنے کی دلیل ہے اور مجھے تو حیرت ہوتی ہے ایسے اہل علم ساتھیوں پر جو بے جا تنگیاں مسلط کرتے ہیں ایک طرف فیشن کے نام پر بے حیائی کا بازار گرم ہے اور دوسری طرف اسقدر تشدد اور سختی ہے کہ چار دیواری میں رہنے والی پاک باز عورت کیلئے جائز کام بھی ناجائز بنا دیئے گئے ہیں۔ جن کا دین اسلام سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ اللہ راہ اعتدال نصیب فرمائے۔ آمین

---

1 صحیح بخاری مع فتح الباری، کتاب اللباس، باب وصل الشعر، باب نمبر 83 حدیث نمبر 5932 جلد 10 / 458۔ اللؤلؤ والمرجان کتاب اللباس، باب تحريم فعل الواصلة باب نمبر 33 حدیث نمبر 1378

سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

﴿انَّ رسولَ اللہ ﷺ قال لعنَ اللّٰہُ الواصِلۃَ والمستوصلۃَ والواشمۃ والمستوشمۃَ قال نافعٌ الوشمُ فی اللِّثۃِ﴾ 1

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، گودنے والی اور گودوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں مسوڑے میں بھی گودا جاتا ہے۔''

یادرہے! بازو، ٹانگ، چہرے یا جسم کے کسی حصے پر انگریزی کا ہندسہ یا نام لکھوانا، دل یا تیر بنانا جیسا آجکل نوجوان لڑکے، لڑکیاں عام کررہے ہیں، کبیرہ گناہ اور سنگین جرم ہے اور ایسا کرنے والے پر (یعنی دوکاندار) اور کروانے والے پر اللہ اور اس کے رسول کی لعنت ہے اور کمائی حرام ہے۔

68 باریک لباس پہننے والی عورتوں پر لعنت

یہ تو حقیقت ہے کہ لباس انسانی فطرت کا اہم مطالبہ اور شرم وحیاء کا اولین تقاضا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسی لئے تو ارشاد فرماتے ہیں ﴿قَدْ اَنْزَلْنا علَیْکُم لِبَاساً یُّواری سَواٰتِکم و رِیشاً و لباسُ التقویٰ ذلک خیرٌ﴾ یقیناً ہم نے تمہارے لئے لباس اتارا جو تمہاری شرم گاہوں کو چھپاتا ہے اور باعث زینت بھی ہے اور تقوی کا لباس ہی زیادہ بہتر ہے

اس آیت کریمہ سے واضح ہوا کہ لباس کے من جملہ مقاصد میں سے یہ بات بھی ہے کہ وہ ستر پوشی اور جسم کی حفاظت کا کام دیتا ہے اور اس کے برعکس اگر

---

1 مذکورہ حوالہ حدیث نمبر 5937

لباس اس قدر باریک ہو کہ اس سے جسم کی جھلک ڈھلک نمایاں نظر آئے یا اس قدر (Tite) اور چست سلائی ہو کہ اس میں سے جسم کے پوشیدہ حصوں کے خدوخال واضح نظر آئیں تو اسے پہننا ممنوع ہے ایسا لباس مرد کیلئے درست نہیں چہ جائے کہ عفت وعصمت کی پیکر اور اسلام کی بیٹی ایسا لباس استعمال کرے۔

مگر صد افسوس! کہ خواتین اسلام بھی یورپ کے نیم عریاں، حیاسوز جاذب نظر اور دلکش لباس کی گرویدہ ہو چکی ہیں۔ Half بازو اور تنگ پائنچوں والی شلواران کا پسندیدہ لباس ہے، سر کے دوپٹہ کو گھر کی سیف الماری یا Hand Bag میں رکھ کر بازار کی زینت بننا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

شاید ایسی خاتون ہی کو مخاطب کرتے ہوئے شاعر نے کہا تھا:

میں نے دیکھا ہے فیشن میں الجھ کے اکثر
تم نے اسلاف کی غیرت کے کفن بیچ دیئے
نئی تہذیب کی بے رخ بہاروں کے عوض
اپنی تہذیب کے شاداب چمن بیچ دیئے

ستم در ستم تو یہ ہے کہ مذہبی خواتین بھی اس جال میں بری طرح پھنس چکی ہیں۔ اپنے قیمتی برقعے کی سلائی کا منفرد انداز اور اس پر دلربا نقش ونگاران کی انفرادیت اور عزت کا معیار بن چکا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سلام ہو......! اُن ماؤں بہنوں کی عزت وعفت کو کہ جو اس پرفتن دور میں کہ جب فیشن کے نام پر بے حیائی کا بازار گرم ہے وہ مکمل شرعی حجاب کا لحاظ رکھتے ہوئے سادہ لباس زیب تن کرتی ہیں اور اسلامی تربیت وشعار کو مشعل راہ سمجھتی ہیں۔ جزاھن اللہ خیراً فی الدارین

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿سمعتُ رسولَ اللہ ﷺ یقول سیکونُ فی آخِرامّتی نساءٌ کاسیاتٌ عاریاتٌ علی رؤسھِنّ کأسنِمَۃِ البُخت اِلعَنُو ھُن فَانّھُنّ ملعونات﴾ 1

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں ایسی عورتیں ہوں گی جو لباس تو پہنتی ہوں گی مگر پھر بھی ننگی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹ کی جھکی ہوئی کوہان کی طرح ہوں گے۔ ان پر لعنت بھیجو یہ لعنت کی گئی ہیں۔''

اس سے مراد یہ ہے کہ سر کی چٹیا لمبی لمبی باندھیں گی۔ جس طرح بڑی بڑی پونیاں ہیں۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿صِنفان من أھل النّارِ لم أرھُما: قومٌ معھم سیاطٌ کأذناب البقرِ یضربون بھاالناس ونساءٌ کاسیاتٌ عارِیات ممیلات مائلاتٌ روسُھن کأسمنۃالبخت المائلۃ لایدخلن الجنۃ ولایجدن ریحَھا وإنّ ریحھا لتوجد من مسیرۃ کذا وکذا﴾ 2

---

1 مجمع الزوائد، کتاب اللباس، باب کسوۃ النساء، جلد نمبر 5، صفحہ 137، امام ہیثمی فرماتے ہیں اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ امام احمد محمد شاکر فرماتے ہیں اسنادہ صحیح، مسند احمد ج 12 صفحہ 36 حدیث 7083، امام البانی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح الترغیب والترھیب جلد 2، صفحہ 462، حدیث 2069

2 صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب النساء، الکاسیات، العاریات، المائلات

"دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہیں کہ میں نے اُن کو نہیں دیکھا، ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں، بیلوں کی دموں کی طرح، لوگوں کو اس سے مارتے ہیں، اور دوسری وہ عورتیں جو پہنتی ہیں مگر ننگی ہیں۔ سیدھی راہ سے بہکانے والی خود بہکنے والی اُن کے سر بختی اُونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے۔ وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو دور دراز سے سونگھی جاتی ہے۔

سیدہ عائشہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ

﴿انّ اسماءَ بنت أبی بکر دخلت علی رسول الله ﷺ وعلیها ثیاب رقاق فأعرض عنها رسول الله ﷺ وقال یاأسماء إن المرأة إذ بلغت المحیض لم یصلح أن یری منها إلا هذا وهذا وأشار إلی وجهه وکفیه﴾ [1]

"حضرت اسماء بنت ابی بکر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اُس نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اُس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو اُس کے چہرے اور ہتھیلیوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آنا چاہیے"۔

یعنی جو محرم ہیں اُن کے سامنے بھی صرف چہرہ اور ہتھیلیاں ننگی رکھ سکتی ہے۔ باقی تمام وجود کو چھپانا لازمی ہے۔ مگر ہمارے ہاں سخت سردیوں میں ہاف

---

1 صحیح الترغیب والترھیب، جلد 2، صفحہ 463، حدیث نمبر 2045

بازو پہن کر سرعام عورتیں چل پھر رہی ہیں۔کوئی غیرت مند بھائی، باپ، بیٹا اور خاوند اُن کو روکنے والا نہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون

69 ماتم اور نوحہ کرنے والی پر لعنت:

دنیائے فانی میں زندگی بسر کرتے ہوئے کبھی خوشی آتی ہے اور کبھی غمی۔ خوشی کی صورت میں شکر کرنا اور غمی کے لمحات میں صبر کرنا یہ عین ایمان اور اہل اللہ کی پہچان ہے بصورت دیگر ناشکری و بے صبری میں دنیا و آخرت کی ناکامی اور بربادی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن شخص کو اگر کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی اُس کے گناہ معاف کرتے ہوئے درجات بلند فرما دیتے ہیں اور اگر کوئی بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے نوحہ یا ماتم کرے تو اس پر رسول اللہ ﷺ کی لعنت ہے۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿أنّ رسولَ اللّٰه ﷺ لعنَ الخامشةَ وجهَها والشاقّةَ جَيْبَها والدّاعيةَ بالوَيل الثبورُ﴾ [1]

”رسول اللہ ﷺ نے چہرہ نوچنے والی اور گریبان پھاڑنے

---

[1] سنن ابن ماجہ۔ کتاب الجنائز، باب ماجاء فی النھی عن ضرب الخدود اور دوسری روایت کے لفظ یوں ہیں ﴿لعن رسولُ اللّٰه النائحةَ والمُستمعةَ﴾ رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور سننے والی پر لعنت کی ہے۔شعب الایمان 7/240، حدیث 10160 (اسنادہ ضعیف وقد یحسن لشواھدہ) تخریج: بلوغ المرام للشیخ البسام والالبانی۔حدیث نمبر 550، صفحہ 181

والی اور (چیختے چلاتے ہوئے) تباہی و ہلاکت کے بول بولنے والی پر لعنت کی ہے۔''

یہاں بات یاد رہے کہ عورت کا تذکرہ صرف اسلئے کیا گیا ہے کہ اس میں جزع وفزع اور بے صبری مرد کی نسبت زیادہ ہوتی ہے ورنہ اگر کوئی مرد چیخے چلائے یا نوحہ ماتم کرے تو ایسے شخص پر بھی رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔

دین اسلام نوحہ و ماتم کو سنگین ترین جرم اور کبیرہ گناہ ہے بطور دلائل چند صحیح احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

﴿لیس مِنّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ وشَقَّ الجُيُوبَ وَدعا بدَعوى الجاهلية﴾ 1

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے رخساروں کو پیٹا اور گریبانوں کو چاک کیا اور (دورِ) جاہلیت کے بول بولے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اثنتانِ فی الناسِ هما بهم كفرٌ الطعنُ فی النسب والنِّياحةُ علی الميّتِ﴾ 2

''دو چیزیں لوگوں میں ایسی ہیں جو ان میں کفر کی خصلتیں ہیں نسب

---

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الجنائز باب لیس منا من شق الجیوب۔ صحیح مسلم کتاب ایمان باب تحریم ضرب الخدود۔ 2 صحیح مسلم، کتاب الایمان باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن فی النسب والنیاحۃ۔

میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا"۔

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿النَّائِحَةُ إِذَالَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ﴾ 1۔

"نوحہ کرنے والی اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو اسے قیامت کے دن اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کا کرتہ اور خارش کی زرہ ہوگی۔"

اور اگر کوئی مرد بھی نوحہ و ماتم سے توبہ نہیں کرتا اس کا حشر بھی یہی ہوگا۔

قارئین کرام!

دین اسلام میں نوحہ و ماتم کرنے کی قطعاً کوئی اجازت نہیں حتی کہ فقہ جعفریہ میں صبر کی تعریف کرتے ہوئے نوحہ و ماتم کو مذموم قرار دیا گیا ہے اور سیدنا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد بارہویں امام غائب تک نوحہ و ماتم کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ یہ ماتم کا سلسلہ چوتھی صدی ہجری میں شروع ہوا کہ جس کی تردید و مذمت فقہ جعفریہ کے ائمہ سے منقول ہے۔ لیکن پھر بھی عشق حسینؓ میں مست احباب اس دِن ان کی یاد میں ماتم کرنے سے باز نہیں آتے۔

اہل تشیع کے بارہویں صدی کے مشہور امام و مجدد ملا محمد باقر المجلسی المتوفی 1111 ھ کہ جنہوں نے فقہ جعفریہ کے ذخیرہ حدیث کی تحقیق و تخریج کرتے ہوئے **مجددُ الفقه الاماميه** کا لقب پایا۔

---

1 صحیح مسلم شریف، کتاب الجنائز، فی الوعید للنائحة

وہ اپنی کتاب ''مرأۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول''[1] میں باب الصبر والجزع والاسترجاع کے تحت صحیح سند[2] سے ابوعبداللہ امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت لائے ہیں کہ آپ ؒ نے فرمایا:

---

[1] چھبیس جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب طبع تہران

[2] یہاں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں کہ شیعہ کتب سے کوئی روایت یا حدیث نقل کرتے ہوئے صحتِ سند کا ضرور خیال رکھیں کیوں کہ جس طرح ہمارے ہاں ضعیف، منکر، شاذ وغیرہ کی کوئی حیثیت نہیں اسی طرح اہل تشیع کے ہاں بھی اُن ضعیف، غیر معتبر روایات واحادیث کی ذرا برابر کوئی وقعت نہیں، جس طرح ہمارے ہاں علم رجال ہے با قاعدہ تحقیق وتفتیش کے بعد روا... پر حکم لگایا جاتا ہے اسی طرح اہل تشیع کی علم رجال پر ضخیم کتب ہیں جس میں راویوں پر جرح و تعدیل کے لحاظ سے سیر حاصل وضاحت کی گئی ہے ثقہ رواۃ کے ساتھ ساتھ ضعیف رواۃ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ لیکن ہمارے اکثر اہل علم شیعہ کتب کا حوالہ دیتے ہوئے صحت واقعہ کا خیال نہیں رکھتے۔ بلکہ جو روایات احادیث اُن کی کتابوں میں موجود ہوتی ہیں بغیر تحقیق کے اپنے سامعین میں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ کتب میں تحریر کر دیتے ہیں جبکہ ایسے دلائل کا کیا فائدہ کہ جو فریق مخالف کے اصولوں کے مطابق غیر معتبر ہے جس طرح ہم اپنی ہی روایات ضعیفہ وغیرہ کو قبول نہیں کرتے اسی طرح وہ بھی قبول نہیں کرتے۔ ہم شاید یہ سمجھتے ہیں کہ شیعہ کتب میں آجانا ہی دلیل ہے۔

مثال سے آپ یوں سمجھیں اس وقت میرے سامنے محمد عطا اللہ بندیالوی دیوبندی حنفی صاحب کی کتاب ''واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر'' ہے مصنف نے کئی مقامات پر دعویٰ کیا ہے کہ میں نے مکھی پر مکھی نہیں ماری بلکہ اصل مصادر دیکھ کر تحقیق پیش کی ہے۔ اور اس کتاب پر بقول ان کے استاذ العلماء، محقق دوراں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت محمد حسین شاہ نیلوی کی مفصل تقریظ ہے اور مفسر قرآن فاضل اکمل قاضی محمد یونس انور صاحب کے تعریفی کلمات بھی ہیں۔ لیکن اس کتاب میں جلیل القدر، رفیع الشان، صحابیٔ رسول حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق توہین آمیز اور گستاخانہ لہجہ اختیار کیا گیا ہے اور اسی طرح اس کتاب میں شیعہ کتب کے

﴿إنَّ الصَبرو البلاء يستبقانِ إلى المومن فياتِيه البلاءُ وهو صُبُورٌ وإن الجزعَ والبلاءَ يستبقانِ إلى الكافرِ فياتيه البلاء وهو جزوعٌ﴾

"بے شک صبر اور آزمائش دونوں مومن کی طرف ایک دوسرے سے

حوالہ جات سے جتنی احادیث وروایات تحریر کی گئی ہیں ان میں سے اکثر اُن کے اصول وقوانین اور علم الرجال کے مطابق ضعیف اور غیر معتبر ہیں۔ بلکہ آپ حیران ہوں گے کہ مذکورہ کتاب صفحہ 31 پر پورے صفحہ پر ایک حدیث لکھی ہے اور اوپر مضمون ہے کہ سیدنا حسین کے قاتل شیعہ ہوں گے۔ قَالَ رسول اللہ لعلی هم شیعتک فسلم ولدک .... الخ۔ اب یہ حدیث جس کو اتنا بڑھا چڑھا کر تحریر کیا گیا ہے کہ پورے صفحہ پر موٹے قلم سے اس کو لکھا ہے اور نیچے لکھا ہے "شیعہ مذہب کی معتبر کتاب کافی"

اب یہ روایت ایک تو ان کے علم الرجال کے مطابق ضعیف ہے دیکھیں مرآۃ العقول فی شرح أخبار آل الرسول ج 26 صفحہ 250۔ اور پھر معنی ومفہوم حتی کہ ترجمہ تک غلط اور الٹ کیا ہے۔ معنی تو یہ ہے کہ فَسَلِمَ وَلَدُک منهم کہ تیری اولاد اُن سے سلامت رہی یا بچ گئی۔ اور یہی مفہوم پہلی عبارت اور سیاق کے موافق اور ان کے ہاں ہے۔ اپنی طرف سے ضعیف حدیث کا ترجمہ ومفہوم بگاڑ کر دوسرے پر مسلط کر دینا یہ کوئی تحقیق اور انصاف نہیں۔

کیونکہ اگر کوئی ہماری حدیث کا ترجمہ و مفہوم وہ بیان کرے جو خلاف نص ہو یا ہمارے ہاں معتبر نہیں تو کیا اسے تسلیم کریں گے؟ ...... ہرگز نہیں۔

بہرحال یہ مثال بطور نمونہ تھی وگرنہ کئی ایک کتب میں یہی کچھ ہے جبکہ میں قارئین، مصنفین اور محققین کو یہ شعور اور ذوق دینا چاہتا ہوں کہ وہ مکمل تحقیق اور احتیاط سے مستند اور صحیح حوالہ جات کا اہتمام کریں۔ جو فریق مخالف کے اصولوں کے مطابق صحیح ہوں۔ ان شاء اللہ اس سے اچھے ثمرات مرتب ہوں گے۔ بصورت دیگر شرمندگی اور ضیاع وقت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ { راسخ }

آگے نکلنے کی کوشش کرتی ہیں۔ تو جب آزمائش اُس کے پاس آتی ہے
تو مومن صبر کا مظاہرہ کرتا ہے اور گھبراہٹ اور مصیبت دونوں کافر کی
طرف ایک دوسرے سے آگے نکلتی ہیں۔ چنانچہ اُس پر مصیبت آتی
ہے تو وہ گھبراہٹ و بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے۔''

امام جعفر صادقؒ کے اس فرمان کا احترام کرنا چاہیے کیونکہ اس کے بعد
اب نوحہ و ماتم کرنے کی مومن کے لئے کوئی اجازت نہیں اور یاد رہے! نوحہ ماتم
یہ مرنے والے پر کیا جاتا ہے۔ اور شہادت یہ اللہ کی نعمت بلکہ نعمت عظمیٰ ہے۔
سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہیں اور اب بھی زندہ ہیں۔ پھر ماتم
کیوں؟ {مزید تحقیق و تفصیل انشاء اللہ کسی اور موقعہ پر ہوگی}

63 بکثرت قبرستان جانے والی عورت پر لعنت:

پہلے پہل رسول اللہ ﷺ نے زیارت قبور سے منع فرمادیا تھا بعد میں
آپ ﷺ نے اجازت دے دی اور اس اجازت میں مرد و عورت دونوں شامل
ہیں۔ مگر پھر بھی بکثرت قبرستان جانے والی عورت پر لعنت ہے کیونکہ اکثر خواتین
قبرستان جا کر عموماً حرام کاموں کا ارتکاب کرتی ہیں یعنی دور جاہلیت کی طرح
جزع، رونا، پیٹنا اور بین کرنا، یا نیک شخص کی قبر پر جا کر شرکیہ حرکات کرنا اور یہ
تمام امور شریعت اسلامیہ کے منافی ہیں۔

ہاں اگر کوئی عورت گاہے گاہے عبرت اور اُخروی یاد دہانی کے لئے
قبرستان جائے تو اس میں کوئی مضائقہ و حرج نہیں جس طرح کہ صحیح احادیث و
روایات سے واضح ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

﴿أَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ لعن زَوّاراتِ القبورِ﴾ 1

"بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے بکثرت زیارۃ قبور کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے"

الشیخ مبارکپوری امام قرطبی سے نقل کرتے ہیں:

﴿وهذا اللّعنُ انما هو للمُكثرات من الزيارة لماتقتضِيه الصيغةُ من المبالغةِ ولعلَّ السببَ مايُفضي اليه ذلک من تضيِيع حقِ الزوج وما ينشأُ منهنَّ من الصِياح ونحوِ ذلک فقديُقال إذا أمِن جميعُ ذلک فلا مانعَ من الاذنِ لأن تذكُّرَالموت يَحتاجُ اليه الرِجالُ والنِساءُ﴾ 2

"صیغہ مبالغہ کے تقاضہ کے مطابق یہ لعنت کثرت سے زیارت کرنے والی عورتوں پر ہے اور شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے خاوند کا حق ضائع ہوتا ہے اور عورتیں چیخیں چلاتی ہیں، اس بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر ان چیزوں کا اندیشہ نہ ہو تو عورتوں کے قبرستان جانے کی اجازت سے کوئی چیز مانع نہیں کیونکہ موت کی یاد دہانی مرد و عورت دونوں کی ضرورت ہے۔"

یہی رائے ابن حجر، امام شوکانی سمیت کئی اہل علم کی ہے اور امام البانیؒ

1 جامع ترمذی کتاب الجنائز، باب ماجاء فی کراهية زيارة القبور للنساء، مسند ابن ابی شيبة، 123/2، حديث 617، شرح السنة للبغوی 464/5

2 تحفۃ الاحوذی، تحت باب ماجاء فی کراھیۃ زیارت القبور للنساء جلد 4 صفحہ 136

فرماتے ہیں کہ ﴿زائـرات القبورِ﴾ کے الفاظ ضعیف ہیں اور صحیح (زوّارات القبور) کے الفاظ ہیں۔ جن میں عورتوں کے لئے بکثرت قبرستان جانے کی ممانعت ہے۔ گاہے گاہے عورت قبرستان جا سکتی ہے۔ 1

70 بیوی کے ساتھ دُبر (یعنی پاخانے کی جگہ) میں دخول کرنے والے پر لعنت:

فطرت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جائز اور حلال جگہ صحبت و مباشرت کرنی چاہیے۔ دورانِ حیض یا غلبہ ہوس پرستی کے پیش نظر دُبر میں دخول کرنا حد درجہ حیوانیت اور گناہ ہے بلکہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتٰی إِمْرَاۃً فِي دُبُرِهَا﴾ 2

رسول اللہ نے فرمایا جو خاوند عورت سے اس کی دُبر میں دخول کرے وہ لعنتی ہے۔

حدیث سے واضح ہوا کہ عورت کی دُبر (پاخانہ والی جگہ) میں جماع کرنا حرام

---

1 احکام الجنائز۔ علامہ البانی، صفحہ 205، اردو۔ نیز اس مسئلہ پر نیل الاوطار، کتاب الجنائز، باب استحباب زیارۃ القبور۔ صفحہ 789 کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

2 سنن ابوداؤد شریف، کتاب النکاح باب فی جامع النکاح، شرح السنۃ 9/106، امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ﴿رجاله ثقات لكن اعل بالارسال﴾ اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن بوجہ ارسال معلول ہے۔ یاد رہے یہ علت غیر قادح ہے کیونکہ یہ حدیث متعدد طرق سے کم وبیش 13 صحابہ کرام سے مروی ہے اور اس کا مفہوم نصوص شرعیہ کے اصول وفروع کے مطابق ہے نیز کچھ اہل علم اس کو صحیح لغیرہ اور امام صنعانیؒ سمیت کئی اہل علم حسن قرار دیتے ہیں۔ دیکھیں سبل السلام، کتاب النکاح باب عشرۃ النساء جلد 3 صفحہ 189، بلوغ المرام بتحقیق الالبانی و الشیخ البسام ص 341

ہے۔ سیدنا حضرت عقبہ بن عامر کی روایت کے لفظ ہیں ﴿لعَنَ اللّٰہُ الَّذِینَ یَاتُونَ النِّسَاءَ فِی مَحَاشِھِنَّ﴾ 1 اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی دبر میں جمع کرتے ہیں۔ بلکہ سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاینظرُ اللّٰہُ إلی رجلٍ أتی رجلاً أو امرات فی دُبُرِ ھا﴾ 2

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ایسے آدمی کی طرف رحمت کی نظر نہیں دیکھے گا جس نے کسی مرد یا عورت سے دُبر میں بدفعلی کی۔"

سیدنا حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إتیانُ النِّساءِ فی أدبارِھِنَّ حَرَامٌ﴾ 3

"عورتوں کی دبروں میں جماع کرنا حرام ہے۔"

سیدنا ابو ہریرہؓ کی روایت کے لفظ ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا ﴿ مَنْ اَتَی النِّساءَ فِی اعجاز ھِنَّ فقد کفر ﴾ 4 جس مرد نے عورتوں کی دبروں

---

1 صحیح الترغیب والترھیب، 2/126، 2429

2 جامع ترمذی شریف، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراھیۃ إتیان النساء فی ادبارھن صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، باب النھی عن اتیان النساء فی أعجاز ھن۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں اس کو موقوف ہونے کی وجہ سے معلول کہا گیا ہے۔ مگر امام صنعانی فرماتے ہیں اس مسئلہ میں اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں اس لئے یہ موقف بھی مرفوع کے حکم میں ہے۔ (السبل جلد 3/190)

3 سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد 2، صفحہ 529، حدیث نمبر 873

4 سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد 7، جز 2 صفحہ 1128

میں جماع کیا اُس نے کفر کیا۔

بہر حال شریعت اسلامیہ میں یہ انتہائی مذموم وملعون فعل ہے جس سے اجتناب ازحد ضروری ہے بصورت دیگر ایسا ملعون شخص دنیا وآخرت میں رحمت الٰہی سے دور کر دیا جائے گا۔

71 حلالہ کرنیوالے اور 72 جس کیلئے کیا جارہا ہے اس پر لعنت:

حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری حبیب جناب محمد ﷺ کی لعنت ہے۔

حلالہ کیا ہے؟ اس سلسلہ میں لغتِ حدیث کی مقبول عام کتاب کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں!

﴿هو أن يُطَلِّقَ الرجلُ امرأتَهُ ثلاثاً فيتزوَّجُهَا رَجلٌ آخرُ على شريطةِ ان يطلِّقها بعدَ وطئها لِتَحِلّ لِزَوجها الأوّلِ﴾ 1

''ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے، پھر دوسرا آدمی اس عورت کے ساتھ اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اس کے ساتھ وطی (جماع) کرنے کے بعد اسے طلاق دے دے گا تا کہ وہ اپنے پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جائے۔'' احناف کی فقہی اصطلاحات پر مشتمل کتاب کے الفاظ یوں ہیں:

المُحلل : متزوِّج المطلَّقة ثلاثاً لتحلَّ للزوجِ الاوّل وفى الحديث الشريفِ لعنَ اللّٰهُ المُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ' 2

---

1 النهاية في غريب الحديث لابن الاثير (جلد 1 صفحہ 431)

2 كتاب القاموس الفقهي (ص 100)

''محلل سے مراد حلالہ کرنے والا وہ آدمی ہے جو مطلقہ ثلاثہ کے ساتھ اس لئے نکاح کرے تا کہ وہ پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جائے اور حدیث شریف میں حلالہ کرنے والے اور جس کیلئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت ہے۔''

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''لعن رسولُ اللّٰهِ ﷺ المُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ له''[1]

''رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے کیا جائے دونوں پر لعنت کی ہے۔''

الـمُحَلِّلَ: یہ تحلیل سے واحد مذکر اسم فاعل ہے اور محلل وہ شخص ہے جو طلاق دینے کی نیت سے مطلقہ ثلاثہ سے نکاح کرے تا کہ وہ پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جائے۔ ''والـمُـحَـلَّـلَ لـه'' یہ واحد مذکر اسم مفعول ہے اور اس سے طلاقیں دینے والا پہلا شوہر مراد ہے۔ اور حدیث کی روشنی میں یہ دونوں لعنتی ہیں۔

امام صنعانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ﴿والحديثُ دليلٌ على تحريمِ التحليلِ لأنّه لايكون اللعنُ الا على فاعلِ المحرَّمِ﴾[2]

یہ حدیث حلالے کے حرام ہونے پر دلیل ہے۔ کیونکہ لعنت حرام چیز

---

1 (صحیح) جامع ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی المحلل وسنن نسائی کتاب الطلاق، باب احلال المطلقة ثلاثاً ۔السنن الكبرىٰ 208/7، مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه 340/1 حدیث 696، مصنف ابن ابی شیبة 295/4، شرح السنة 9/حدیث 2293

2 سبل السلام۔ جلد 3 صفحہ 175

کے کرنے والے پر ہوتی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا:

﴿فسأله عن رجلٍ طلّق امرأته ثلاثًا فتزوَّجها أخٌ له من غيرِ مؤامرةٍ منه ليحلَّها لأخيه هل تَحِلُّ للاوّل قال لا الا نكاحَ رغبةٍ كنّا نَعُدُّه سفاحًا على عهدِ رسولِ الله ﷺ﴾[1]

''اس نے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، پھر اس کے بھائی نے اس کے مشورہ کے بغیر اس سے نکاح کر لیا تا کہ وہ اپنے بھائی کے لئے اسے حلال کر دے۔ کیا یہ پہلے کے لئے حلال ہو سکتی ہے۔ آپؓ نے کہا درست نکاح کے بغیر یہ حلال نہیں ہو سکتی۔ ہم اس طریقے کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بدکاری شمار کرتے تھے۔

یاد رہے! ابن عمر کا یہ کہنا حدیث مرفوع کے حکم میں ہے۔ اور سوائے احناف کے جمہور محدثین وفقہاء کرام اس کی حرمت کے قائل ہیں حتیٰ کہ اس خبیث اور قبیح عمل کو عام لوگ بھی معیوب ومعتوب سمجھتے ہیں اور ائمہ احناف میں سے علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

﴿فإن قلتَ لِمَ لُعن مع حصولِ التحليلِ. قلتُ التماسُ

---

[1] التلخيص الحبير، باب موانع النكاح جلد 3 صفحہ 171، السنن الکبریٰ، باب ماجاء في نكاح المحلل، جلد 7 صفحہ 208۔ مستدرک حاکم، کتاب الطلاق، جلد 2، صفحہ 199، حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ۔ امام حاکم وذہبی کے مطابق یہ حدیث بخاری ومسلم کی شرط پر ہے۔

ذلک هتکٌ للمراۃِ وإعارۃُ التَیسِ فی الوطْ لعرض الغیرِ رزیلۃً، فانہ انما یطأھا لیعرضھا لوطْ الغیر وھو قلۃُ حمیۃِ ﴾1

''اگر تو کہے کہ حصول تحلیل کے ساتھ لعنت کیوں کی گئی ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ عورت کو حلال کرنے کی غرض سے عارضی خاوند کا اہتمام کرنا عصمت دری ہے اور یہ عارضی خاوند ایسے ہی ہے جیسے جاندار پر کسی دوسرے کو عاریتاً لا کر چڑھا دیا جائے اور یہ بڑی گھٹیا حرکت ہے اور یہ اس لئے ہے کہ وہ عورت پہلے کیلئے حلال ہو جائے اور یہ بے غیرتی ہے۔''

اللہ تعالیٰ اُن علمائے کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس مذموم وملعون فعل کی سخت تردید کی ہے مگر صد افسوس کہ کچھ حضرات تسلیم حق کی بجائے حیلوں بہانوں سے کام لیتے ہیں اور حسب عادت تحریف معنوی اور تاویل فاسدہ کرنے سے بھی قطعاً گریز نہیں کرتے۔ چاہے اس سے کئی چور دروازے کھلتے ہوں اور محرمات کو فروغ ملتا ہو۔

کنز الدقائق کی مشہور شرح مستخلص الحقائق میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت بول کر مراد رحمت لی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تقلید نہ چھوڑی یاروں نے، حدیث بدل دی پیارے کی
دیکھو لوگوں حرکت تم، اس قسمت کے مارے کی (راسخ)

قارئین کرام! حلالے کو جائز سمجھنے والے اس قسم کی ہزاروں تاویلات کرلیں کوئی بھی ہوشمند، غیرت مند اور سلیم الفطرت آدمی اس فعل کو اچھا نہیں سمجھ سکتا۔

1۔ البنایۃ شرح الھدایۃ، (از بدر الدین عینی حنفی المتوفی 855ھ) کتاب الطلاق، فصل فیما تحل بہ المطلقۃ، جلد 5 صفحہ 481

73 بچھو پر لعنت:

یہ واضح ہے کہ موذی درندوں کی تخلیق حکمت سے خالی نہیں۔ لیکن ان کی ایذا سے بچنا ہم پر لازم ہے حتیٰ کہ اگر حالت نماز میں کوئی ایسا موذی کیڑا مکوڑا یا درندہ آ جائے تو نماز چھوڑ کر اس کو مارنا یا بھگانا ضروری ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

﴿لدغتِ النبیَّ ﷺ عقربٌ وهو یُصلِّی، فلمّا فرغَ قال: لعنَ اللّٰهُ العقربَ لاتدعُ مصلّیًا ولاغیرَہ، ثم دَعَا بماءٍ وملحٍ وجعلَ یَمْسَحُ علیها ویقراءُ "بِقُلْ یاایُّها الکافِرونَ" و "قل اعوذ بربِّ الفلق و "قل اعوذ برب النَّاس"﴾ [1]

"کہ نماز کی حالت میں نبی ﷺ کو بچھو نے ڈسا جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے کہا بچھو پر اللہ کی لعنت ہو۔ یہ نمازی اور غیر نمازی کو نہیں چھوڑتا۔ پھر آپ ﷺ نے نمک اور پانی منگوایا اور آپ ﷺ اُس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سورۃ الکافروں اور معوذتین پڑھ رہے تھے۔

اور دوسری حدیث کے لفظ ہیں:

﴿فاقتُلُوها فی الحِلِّ والحرم﴾

---

1 مجمع البحرین فی زوائد المعجمین للهیثمی باب الرقیة من العقرب جلد 8 صفحہ نمبر 59، مجمع الزوائد جلد 5 صفحہ 111 امام ہیثمی فرماتے ہیں اس کی سند حسن ہے۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة ج2 صفحہ 89 حدیث نمبر 548 (صحیح)

''اس کو حل وحرم میں قتل کردو۔'' 1

یعنی حرمین شریفین میں بھی اُسکو قتل کرنا جائز ہے۔

اور ایک روایت کے لفظ ہیں:

﴿اقتلو الأسودین فی الصلاۃ الحیۃ والعقرب﴾ 2

''دو کالی چیزوں کو نماز میں قتل کردو، سانپ اور بچھو''

الغرض ان احادیث سے دو مسئلوں کی وضاحت ہوئی۔

۱)...... نماز کی حالت میں مکہ مدینہ سمیت ہر جگہ موذی کیڑے مکوڑے یا درندے کو مارنا فرض ہے اور اپنی جان بچانا لازمی ہے۔

(۲) ڈسی ہوئی جگہ پر یا کسی بھی درد والی جگہ آیات قرآنیہ پڑھ کر دم کرنا یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

74 دنیا کے حریص، دین چھوڑ کر دنیا کی طرف بھاگنے والے پر لعنت:

یہ تو حقیقت ہے کہ دنیا ﴿دَارُ الْفِتَنِ﴾ فتنوں کا گھر اور ﴿دَارُ الْمُجَادَلَةِ﴾ لڑائی جھگڑے کی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ﴿وَمَا الْحیوۃُ الدنیا الامتاعُ الغُرُورِ﴾ دنیا صرف دھوکے کا سامان ہے۔ ﴿وَمَا هٰذه الحیوۃ الدنیا الا

---

1 مصباح الزجاجۃ 1 / 228، حدیث 441، باب قتل العقرب

2 سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ باب العمل فی الصلاۃ جامع ترمذی، کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی قتل الحیۃ ، سنن نسائی، کتاب السهو ، باب قتل الحیۃ، ابن ماجہ اقامۃ الصلاۃ باب ماجاء فی قتل الحیۃ

لهو ولعب ﴾ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا ہے۔

مگر اس سچائی کے باوجود انسان دنیا کے لئے ہر برا قدم اٹھاتا ہے۔ دنیا داری کی ہوس انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ کئی لوگ اس قدر دنیا کے لئے محنت و کوشش کرتے ہیں کہ ساری زندگی نماز نہیں پڑھ پاتے اور کئی افراد ساری زندگی نماز اور قرآن کے ترجمہ سے غافل رہتے ہیں آخر کیوں.....؟؟ صرف اور صرف دنیا کمانے کے لئے حالانکہ یہ جلد فنا ہونے والی ہے۔ مگر پھر بھی ناسمجھ انسان اس سے اندھی محبت رکھتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو برحق ہوگا کہ گناہ کی جڑ دنیا کی ہوس ہے، انسان دنیا کی جھوٹی عزت، شہرت، دولت اور ترقی کے لئے ہر حرام اور ناجائز کام کرتا ہے۔ بالآخر رحمت الٰہی سے دور ہوتا ہوا لعنت کا مستحق بنتا ہے۔ مندرجہ ذیل احادیث، پڑھ کر اپنی موت، قبر، حشر اور جنت و جہنم کی فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ آخرت کی یاد نصیب فرمائے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے:

﴿الا إن الدنيا ملعونة، ملعونٌ مافيها الا ذكر الله وما والاه أو عالماً أو متعلماً﴾ 1

خبردار بے شک دنیا لعنت کی گئی ہے۔ اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے۔ سوائے اللہ کے ذکر کے اور سوائے اُس کے جس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھے اور سوائے عالم کے اور (دین) سیکھنے والے کے۔

---

1 سنن ابن ماجہ، کتاب الزهد، باب مثل الدنيا (حسن)

سیدنا حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ

﴿جلس رسولُ اللّٰهِ ﷺ على المنبرِ وجلسنا حوله فقال إن ممّا اخاف عليكم من بعدى مايفتح عليكم من زهرة الدنيا وزينتها﴾ 1

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے آپ نے فرمایا میں اپنے بعد تمہارے بارے میں جس چیز سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی فروانی اُس کی زیب وزینت کھول دی جائے گی۔“

مطلب یہ ہے کہ دنیا کی زیب وزینت اور محبت تمہیں اللہ کے دین اور آخرت کی فکر سے غافل کردے گی اور آج یہی حالت ہے کہ ہر چھوٹا بڑا دنیا کی دوڑ میں بھاگ رہا ہے اور اسلام کے متوالے دین کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے، دنیا تلاش کررہے ہیں جبکہ سیدنا ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿احذروا الدنيا ان الدنيا حلوة خَضِرةٌ وإن اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فينظر كيف تعملون، فاتقوا الدنيا واتقوا النساء﴾ 2

”بلاشبہ دنیا شیریں اور سرسبز وشاداب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جانشین بنا کر دیکھے گا

---

1 صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقة على اليتامىٰ

2 صحيح مسلم، كتاب الرقاق، باب اكثر اهل الجنة الفقراء، سلسلة الاحاديث الصحيحة، جلد 2 صفحہ 578، حدیث نمبر 910

کہ تم کیسے عمل کرتے ہو پس تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔"

لیکن آج کل تقریباً ہر فرد (الا ماشاءاللہ) زیادہ دلچسپی دنیا اور عورت کے معاملہ سے رکھتا ہے جو کہ سراسر حکم مصطفیٰ کی نافرمانی ہے۔

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من كانت الدنيا همَّه، فرّق اللّٰهُ عليه أمرَه، وجعل فقرَه بين عينيه، ولم يأته من الدنيا الاما كَتَبَ له، ومن كانت الآخرةُ نيتة، جمع اللّٰه له أمرَه وجعل غناه في قلبه وأتته الدنيا وهي راغمةٌ﴾1

"جس کو صرف دنیا کی فکر ہو گی اللہ اس کا کاروبار پریشاں کر دے گا، اور ہر وقت اُسے فقر کا اندیشہ رہے گا اور دنیا میں سے بھی اُسے صرف وہی ملے گا جو اُس کے نصیب میں ہو گا۔ جس کا مقصد آخرت ہو گا۔ اللہ اُس کا کاروبار ٹھیک کر دے گا اور اُس کے دل میں بے نیازی پیدا کر دے گا اور دنیا بھی چاروناچار اُس کو ملے گی۔

سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿تعس عبدالدينار وعبدالدرهم وعبدالخميصة إن أُعطِىَ رَضِى وإن لم يُعطَ سَخِطَ تعس وانتكس وإذا شيک فلاانتقش﴾1

"ہلاک ہو گیا درہم و دینار اور چادر کا بندہ اگر کچھ دیا جائے تو خوش ہو

---

1 سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد2 صفحہ 634، حدیث نمبر 950

2 صحیح بخاری، كتاب الجهاد ، باب الحراسة، في الغزو في سبيل الله

اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو۔ ہلاک ہو گیا اور الٹے منہ پھر گیا، جب
اُسے کانٹا چبھ جائے تو کوئی اُس کے کانٹے کو باہر کھینچنے والا نہ ہو۔
بعض روایات میں تعس کی بجائے لعن عبد الدینار کے لفظ بھی ہیں۔

اسی طرح سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا ﴿من طلب الدنیا أضر بالآخرة ومن طلب الآخرة اضر بالدنیا فأضروا بالفانی للباقی﴾ 1 جس نے دنیا کو طلب کیا اُس کی آخرت تنگ ہو گئی۔ اور جس نے آخرت کو طلب کیا اُس کی دنیا تنگ ہو گئی۔ فنا ہونے والی تنگی کو برداشت کرو ہمیشہ رہنے والی کی بجائے۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا احادیث پر ہم اکتفاء کرتے ہیں، سمجھنے کے لئے اور فکر کو سیدھا کرنے کیلئے یہی گذاشات کافی ہے۔

یاد رہے......! خوشی اور عزت کا معیار دنیا کی ترقی نہیں بلکہ اصل خوشی اور عزت یہی ہے کہ انسان اپنے خالق حقیقی کا فرمانبردار بن کر زندگی بسر کرے اور دنیاوی آسائشوں، سہولتوں اور فراوانیوں کو نعمت سمجھتے ہوئے اللہ کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرے اور اپنی آخرت کی فکر کرے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو لکھا ہے اُس پر ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اس کاوش کو میرے لئے، میرے جدین، والدین اور اساتذہ کے لئے توشہ آخرت بنائے۔ آمین ثم آمین

العبد الفقیر الی اللہ الغنی
عبد المنان راسخ بن حکیم عبد الرحمٰن راسخ

غفر اللہ لہ ولجدیہ ولوالدیہ ولاساتذتہ

18 جمادی الثانی 1425ھ، بروز جمعرات / 6 اگست فروری 2004ء

---

1 سلسلة الاحادیث الصحیحة، ج7 جز2 صفحہ 849

وہ کتب جن سے استفادہ کیا گیا

القرآن الكريم: كلام رب العالمين، نزل به روح الامين، على سيدنا محمد رحمة للعالمين

((**الآداب**)) لابی بکر احمد بن الحسین البیهقی المتوفیٰ 458ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت ،لبنان

﴿**آداب الزفاف فی السنة المطهرة**﴾ للشیخ الإمام ناصر الدین الألبانیؒ طبعة شرعیة جدیدة 1989، المکتب الإسلامی ،بیروت

((**الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان**)) للعلاء الدین علی بن بلبان الفارسی المتوفیٰ 739ھ، الطبعة الاولیٰ، توزیع دار الباز مکه مکرمه،

﴿**أحکام الجنائز**﴾ للمحدث الکبیر محمد ناصر الدین الألبانی (اردو)

﴿**أحکام و مسائل**﴾ للحافظ عبدالمنان بن عبدالحق النورفوری، المکتبة الکریمیة گوجرانواله

((**الادب المفرد**)) للإمام الجلیل ، امیر المومنین فی الحدیث، محمد بن اسماعیل البخاری ـ المتوفیٰ 256، بتخریجات الشیخ الإمام الالبانی، طبعة دارالصدیق، الجبیل ، المملکة العربیة السعودیة ـ

((**الانصاف فی معرفة الراجح من الخلاف**)) للإمام علاؤ الدین علی المرداوی، المتوفیٰ 885ھ، منشورات ، محمد علی بیضون، دارالکتب العلمیة، لبنان

﴿**بلوغ المرام من ادلة الأحکام**﴾ للإمام الشهیر الحافظ ابن حجر العسقلانی م 852، ضبط اصوله وعلق علیه الشیخ الألبانی والشیخ عبدالله البسام، طبعة دارالحدیث مُلتان

﴿**البناية شرح الهداية**﴾ تاليف محمود بن احمد بن موسیٰ المعروف بـبدرين الدين العينى الحنفى 855، منشورات محمد على بيضون، دار الكتب العلمية ،بيروت، لبنان.

﴿**تحفة الاحوذى بشرح الجامع الترمذى**﴾ للشيخ عبدالرحمٰن المباركفورى، 1353ھ، دارالكتب العلمية بيروت، لبنان

((**تقريب التهذيب**)) للحافظ ابن حجر دار العاصمة، الرياض السعودية

﴿**التلخيص الحبير فى تخريج احاديث الرافعى الكبير**﴾ للحافظ ابن حجر المكتبة الأثرية سانگله هل باكستان

﴿**الجامع**﴾ للإمام ابى عيسیٰ محمد بن عيسیٰ الترمذى 279ھ

((**الجامع فى الحديث**)) للامام عبدالله بن وهب القرشى المصرى، المتوفیٰ 197، دارِ ابن الجوزى، الدمام المملكة العربية السعودية

((**حجة الله البالغة**)) از شاه ولى الله محدث دهلوى، دارالنشر الكتب الاسلامية لاهور۔باكستان

((**الروضة الندية شرح الدرر البهية**)) للامام صديق الحسينى 1305ء ادارة الطباعة المنيرية بمصر

﴿**زاد المعاد فى هدى خير العباد**﴾ للإمام ابى عبدالله محمد بن ابى بكر الدمشقى، المتوفى 751ھ، مؤسسة الرسالة بيروت، ومكتبة المنار الاسلامية الكويت،

﴿**سبل السلام شرح بلوغ المرام**﴾ للإمام محمد بن اسماعيل اليمنى 1182ھ ، دار النفائس الرياض

﴿**سلسلة الاحاديث الصحيحة**﴾ للإمام المجدد العلامة الالبانى، مكتبة المعارف، الرياض

﴿السنن﴾للإمام ابی داؤد سلیمان بن الأشعث السجتانی 275ھ

﴿السنن﴾ للإمام ابی عبداللّٰہ محمد بن یزید القزوینی 273ھ

﴿السنن﴾ للإمام ابی عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی 303ھ

((السنن))للامام الکبیر ابی محمد عبداللّٰہ بن عبدالرحمن الدارمی 255ھ الناشر داراحیاء السنة النبویة.

﴿السنن الکبریٰ ﴾ للإمام ابی بکر احمد بن الحسین البیهقی 458ھ نشر السنة ملتان

((سیر اعلام النبلاء))للإمام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذهبی 748ھ، موسسة الرسالة،بیروت،لبنان

((شرح معانی الآثار))للإمام أبی جعفر احمد بن محمد المصری الطحاوی، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی.

((شعب الایمان)) للامام ابی بکر، احمد بن الحسین البیهقی، المتوفی 458ھ، الطبعة الاولیٰ دارالکتب العلمیة،بیروت لبنان

﴿الصحیح الجامع ﴾ للإمام ابی عبداللّٰہ محمد بن اسماعیل البخاری،المتوفی 256ھ

﴿الصحیح﴾ للإمام مسلم بن الحجاج القشیری

((صحیح الجامع الصغیر وزیادته))للإمام الربانی، شیخ الاسلام محمد ناصر الدین الالبانی، المکتب الاسلامی، الطبعة الثانیة۔

((صحیح بخاری مترجم)) ترجمه و تشریح محمد داؤد رازؔ طبعة الاولیٰ ۲۰۰۱ء مکتبه قدوسیه لاهور

((صحیح الترغیب والترهیب)) للشیخ الاسلام محمد ناصر الدین الالبانی، مکتبة المعارف للنشر والتوزیع الریاض

((**صحیح سنن الترمذی مترجم**)) للإمام المحدث الالبانی و ترجمہ گوندلوی الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۱ھ جامعۃ تعلیم القرآن سیالکوٹ

((**عون المعبود شرح سنن ابی داؤد**)) لشیخ المحدث شمش الحق ڈیانوی، دارالکتاب العربی بیروت لبنان

((**فتاوی ابن تیمیۃ**))طبعۃ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ علی نفقۃ اصحاب الخیر

((**فتح الباری بشرح صحیح البخاری**))للإمام ابن حجر **المطبعۃ السلفیۃ**

((**فضائل الصحابۃ**)) للإمام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ دارابن الجوزی الریاض المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

((**فیروز اللغات**)) مرتبہ مولوی فیروزالدین،فیروز سنز لاہور،کراچی۔

((**فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**))للعلامۃ المناوی **المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ بمصر**

((**القاموس الوحید**)) ادارہ اسلامیات، لاہور ،کراچی

((**کتاب الشریعۃ**)) للإمام المحدث محمد بن الحسین الآجری المتوفی ۳۶۰ دارالوطن الریاض المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

((**الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار**)) للامام ابن ابی شیبۃ الکوفی، المتوفی **235**، الدارالسلفیۃ،الھند،

((**لسان العرب**)) لابن منظور محمد بن مکرم الانصاری المتوفی ۷۱۱ھ طبعۃ الدارالمصریۃ للتالیف

((**اللولؤ والمرجان فیما اتفق علیہ الشیخان إماماالمحدثین**)) تالیف محمد فواد عبدالباقی الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۴م جمعیۃ إحیاء التراث الإسلامی

((**مجمع البحرین فی زوائد المعجمین**)) للحافظ نورالدین علی بن

ابی بکر الهیثمی المتوفی ۸۰۷ھ، الناشر مکتبة الرشد، الریاض

((**مجمع الزوائد و منبع الفوائد**)) للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الهیثمی المتوفی ۸۰۷ھ طبعة ۱۹۸۶م من منشورات موسسة المعارف بیروت

((**مرعاة المفاتیح**)) عبیداللّٰہ المبارکفوری، مکتبة الرحمن سرگودھا

((**المستدرک علی الصحیحین**)) لابی عبداللہ الحاکم النیسا بوری مکتب المطبوعات الاسلامیة حلب

((**مسند احمد**)) للإمام الشهیر احمد بن حنبلؒ /بتحقیق احمد محمد شاکر دارالمعارف للطباعة والنشر بمصر، ومن اشبکة کمبیوتر

((**مسند ابن ابی شیبة**))للامام الحافظ عبداللّٰہ بن محمد بن ابی شیبة 235ھ، دارالوطن،الطبعة الاولیٰ، الریاض،السعودیة

((**مسند ابی یعلی الموصلی**)) للإمام أحمد بن علی بن المثنی التمیمی بتحقیق حسین سلیم دار الماعون للتراث/ وبتحقیق الشیخ الأثری دارالقبلة للثقافة الاسلامیة جده

((**مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه**))للإمام احمد بن ابی بکر الکنانی، البوصیری، المتوفیٰ 840دارالجنان،بیروت،لبنان

((**المصنف**))للحافظ ابی بکر عبدالرزاق بن همام الصنعانی المتوفی 211ھ الطبعة الاولیٰ من منشورات المجلس العلمی۔

((**المعجم الاوسط**)) للحافظ الطبرانی، المتوفیٰ 360ھ، مکتبة المعارف الریاض۔

((**المعجم الکبیر**))للطبرانی مطبعة الائمة بغداد،عراق

((**المعجم الوسیط**)) للأساتذه إبراهیم مصطفیٰ وأحمد حسن الزیات وحامد عبدالقادر ومحمد علی النجار المکتبة العلمیة طهران

((**المنهاج شرح مسلم بن الحجاج**)) قديمى كتب خانه كراچى

((**موارد الظمان الى زوائد ابن حبان**)) للهيثمى المطبعة السلفية 201 شارع الفتح بالروضة

((**الموسوعة الفقهية**)) الطبعة الاولىٰ، وزارة الاوقاف والشئون الاسلامية الكويت۔

((**النهاية فى غريب الحديث والاثر**)) للامام مجدالدين ابى السعادات المبارك بن محمد الجزرى ابن الأثير، المتوفىٰ 606، الناشر المكتبة الاسلاميه لصاحبها الحاج رياض الشيخ

((**نيل الأوطار**)) للامام الكبير العلامه الشوكانى،طبع فى مجلد واحد من دار ابن حزم بيروت

((**هامش المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية**)) للإمام المحدث الماهر بعلم الرجال ابن حجر العسقلانى الطبعة للدار العاصمة ٢٠٠٠م

مؤلف کے قلم سے علم وتحقیق کے جواہر

1) گلستان رسالتؐ کے دو پھول	عام قیمت: 40روپے
2 انسانیت کا زیور نرمی	عام قیمت: 36روپے
3) لعنتی کون	عام قیمت: 50روپے
4) مسنون رکعات تراویح	عام قیمت: 14روپے
5) تاریخ واصطلاحات حدیث	عام قیمت: 25روپے
6) معجم اصطلاحات اصول الفقہ	قیمت: 60روپے
7) معجم اصطلاحات الاحادیث النبویہ	قیمت: 70روپے
8) گالی حرام ہے۔	عام قیمت: 30روپے
9) فلیس منا	قیمت: 40روپے
10) عظمتِ قرآن بزبان صاحب قرآن	زیرِ طبع
11) پیارے کون؟	زیرِ طبع
12) آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی نحوی آسان ترکیب	زیرِ طبع

یاد رہے! مصنف کی تمام کتب صحیح احادیث اور مستند واقعات پر مشتمل ہوتی ہیں محدثین اکرام اور جمہور اہل علم کی آراء کا مکمل لحاظ اور احترام کیا جاتا ہے۔

نوٹ: مؤلف کی رہنمائی کیلئے رابطہ۔ manann248@hotmail.com

0300-6686931

برائے مراسلات: C،479 بلاک، علامہ اقبال کالونی، فیصل آباد

ناشر: مکتبہ قدوسیہ لاہور۔ ادارہ کتاب وحکمت فیصل آباد

دار ابن حزم، بیروت، لبنان

مؤلف کی دیگر کتب